نصیبوں سے ہاری پیا
از رمنا ملک

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

نصیبوں سے ہاری پیا

از

رمنا ملک

www.novelsclubb.com

نصیبوں سے ہاری پیا رائٹر رمنا ملک مکمل

کہانی ہے اپنے نصیبوں سے ہاری ہوئی لڑکی کی ، کہانی ہے کسی کے اعتماد کے ٹوٹنے کی ، کہانی ہے عنایہ وقار کی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

عنایہ بیٹا آ جاؤ ناشتہ کر لو پھر سکول جانے کا وقت ہو جائے گا اور ناشتہ رہ جانا ہے۔

نادیہ وقار نے اپنی بیٹی کو آواز لگاتے کہا تھا جو کہ اپنی چیزیں چیک کرنے میں مصروف تھی۔۔۔

آ گئی امی !اور نہیں ہوتی لیٹ آپ کے ہاتھوں کا بنا ناشتہ کون کمبخت چھوڑے گا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عنایہ نے لاڈ سے اپنی ماں کے گلے میں بازو ڈالتے کہا تھا۔

!!!! اور آپ جانتی ہیں ناکہ آپ کی بیٹی وقت کی کتنی پابند ہے

انہیں چھوڑتے چارپائی پر بیٹھتے عنایہ نے ماں کو ایک ادا سے کہا تھا۔۔۔

ہاں ہاں جانتی ہوں عنایہ وقار ایک پھرکی ہے جو ہر جگہ منڈلاتی رہتی ہے۔۔۔۔

نادیہ وقار نے بیٹی کو دیکھتے ہوئے انگلی کو چاروں طرف گھما کر کہا تھا۔۔۔

اچھا امی یہ تعریف تھی یا بے عزتی؟؟؟؟؟

عنایہ نے شرارتی انداز اپناتے پوچھا تھا۔۔۔

جو بھی سمجھ لو تم اور یہ بہنیں کہاں ہیں تمہاری؟؟؟؟؟

www.novelsclubb.com

نادیہ بیگم نے اب کی بار عنایہ سے اس کی دو چھوٹی بہنوں ہادیہ اور حدیقہ کے متعلق پوچھا تھا۔

ہاں امی وہ بس تیار ہو رہی تھیں۔ آنے ہی والی ہونگی۔ اور آپ بتائیں ابو کہاں ہیں؟ چلے گئے کیا؟

عنایہ نے کھانا کھاتے ساتھ ماں کی بات کا جواب بھی دیا تھا اور ان سے وقار صاحب کے متعلق بھی پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں وہ تو صبح ہی نکل گئے تھے آج انہیں جلدی جانا تھا اسی لیے۔۔۔

نادیہ بیگم اب اسے بتاتیں ساتھ ساتھ کچن کا سامان بھی سمیٹ رہی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

اتنے میں ہادیہ اور حدیقہ بھی آ چکی تھیں۔ اور اب عنایہ کے ساتھ ساتھ وہ بھی ناشتہ کرنے میں مصروف تھیں۔۔۔

****

**

وقار قریشی اور نادیہ وقار کی تین بیٹیاں تھیں۔

عنایہ وقار جو سب سے بڑی تھی اور اس کی عمر 20 سال تھی۔ اس کے بعد ہادیہ وقار جو اس وقت میٹرک کی سٹوڈنٹ تھی اس کی عمر 16 سال تھی۔ اور آخر میں سب سے چھوٹی حدیقہ وقار جو ابھی مڈل میں تھی اس کی عمر 14 سال تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وقار صاحب کا تعلق شہر کے متوسط طبقے سے تھا۔ وہ ایک کالج میں چپڑاسی کی نوکری کرتے تھے۔ گھر کا گزارا ان کی تنخواہ سے بہت مشکل

سے ہوتا تھا۔ ساتھ بیوی اور تین جوان بیٹیوں کا ساتھ تھا۔ وقار صاحب کے دو بھائی تھے۔ جو امیر تھے۔ لیکن وہ کہتے ہیں ناکہ غریب کا کوئی دوست نہیں ہوتا۔ ان کے اپنے کاروبار تھے لیکن وہ بھائی کو کچھ پوچھنا تو دور ان کا حال چال بھی پوچھنا گوارا نہیں کرتے تھے۔ ان کی تنخواہ سے گھر کے اخراجات پورے کرنا خاصا مشکل کام تھا۔ اوپر سے مہنگائی بھی بہت تھی۔ اور وقار صاحب کو دل اور شوگر کی بیماری بھی لاحق تھی۔۔۔

اسی لیے عنایہ نے ہادیہ اور حدیقہ کے سکول میں ٹیچنگ کرنا شروع کر دی تھی۔ وہ سکول گھر کے پاس ہی تھا۔ اسی لیے ان بہنوں کو چھوڑنے اور لینے کا مسئلہ پیش نہیں آتا تھا۔ وہ تینوں ساتھ جاتیں اور ساتھ آتی تھیں۔

، عنایہ وقار پرائیویٹ بی اے کر رہی تھی۔ عنایہ ایک بہت خوبصورت ذہین ، سُلجھی ہوئی ، نمازی اور پرہیزگار لڑکی تھی۔ اس کی آنکھیں لائٹ براؤن تھیں۔ اور اپنے سب کام اور فرائض وہ بخوبی سرانجام دیتی تھی۔ وہ بہت سنجیدہ لڑکی تھی لیکن ماں باپ کو یہ دِکھانے کے لیے کہ اسے کوئی پریشانی نہیں ہے وہ اِن کے ساتھ ہنسی مذاق کر لیا کرتی تھی۔ ایف اے تک بھی وہ اسکالر شپ کے ذریعے پڑھی تھی۔ لیکن اب اسکے گھر کے حالات اسے کالج جانے کی اجازت نہیں دیتے تھے اسی لیے وہ پرائیوٹ اپنی پڑھائی جاری رکھے ہوئے تھی۔ کیونکہ اسے پڑھنے کا بے حد شوق تھا۔

www.novelsclubb.com

اس سب کے علاوہ اس نے ماں سے سلائی کا طریقہ بھی سیکھ لیا تھا اور محلے کے کچھ بچوں کو ٹیوشن بھی پڑھاتی تھی۔۔۔۔

ایسے ہی تھوڑی عنایہ وقار کی اماں جی اسے پھرکی کے لقب سے نواز !!!!!! "چکی تھیں !وہ تھی ہی ایک "پھرکی

ناشتہ کرنے کے بعد وہ تینوں ماں کو سلام کرتیں خدا حافظ کہتیں سکول کے لیے نکل چکی تھیں۔۔۔۔

عنایہ بلاشبہ ایک ذہین لڑکی تھی۔ لیکن نصیبوں کا لکھا کون موڑ سکتا ہے؟ جب عقل اندھی ہو جائے تو بڑے سے بڑے فلاسفر کو بھی منہ کی کھانی پڑتی ہے۔ ایسا ہی کچھ عنایہ وقار کے ساتھ ہونے والا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

****

**

اس وقت دوپہر کے 1 بجے کا وقت تھا۔ جب دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تھی۔

"آ رہی ہوں جی۔"

www.novelsclubb.com

شاید پتہ تھا اس وقت کون ہو گا۔

آ گئے آپ؟ تھک گئے ہونگے بیٹھیں میں آپ کے لیے پانی لاتی ہوں----

نہیں تھکنا کیا ہے یہ تو اب روز کا معمول ہے۔۔۔۔

وقار صاحب نے پانی کا گلاس پکڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کیا بات ہے جی؟ آپ پریشان لگ رہے ہیں۔۔۔۔

نادیہ بیگم نے شوہر کی پریشانی بھانپ لی تھی۔ اسی لیے ان کے پاس بیٹھتے پوچھنے لگی تھیں۔۔۔۔

زیادہ پریشانی کی بات نہیں ہے۔ وہ بس مالک مکان کا فون آیا تھا کہ اس بار ٹائم پر کرایہ پہنچ جانا چاہیے۔۔۔۔

وقار صاحب نے پانی پیتے جواب دیا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں تو دے دیں گے۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ ویسے بھی ہم کونسا مہینوں کا کرایہ اکٹھا کرتے ہیں۔ کچھ دن ہی تو اوپر ہوتے ہیں۔۔ اور میرے پاس بھی سلائی کے لیے کپڑے آئے ہوئے ہیں۔ وہ آج ہی سلائی

کرکے بھجوا دیتی ہوں۔ اور عنایہ کے سکول سے تنخواہ بھی مل جائے گی۔ اور پھر ٹیوشن پڑھنے والے بچوں کی فیس بھی تو آتی ہے نا آپ پریشان نہ ہوں۔ اللہ پاک سب خیر کرے گا ان شاء اللہ۔ میں ذرا کھانے کی تیاری کر لوں۔ بچیاں بھی آنے والی ہونگی۔۔۔۔۔

نادیہ بیگم نے شوہر کو تسلی دیتے اب کچن کی طرف بڑھتے کہا تھا۔

ان شاء اللہ۔

وقار صاحب نے بھی جواب دیا تھا۔۔۔۔

****

www.novelsclubb.com

**

اوئے حاشر کیسا ہے تو؟ اور یہ چہرہ کیوں اُترا ہوا ہے؟ کوئی تتلی ہاتھ نہیں آ رہی کیا؟

احمد نے حاشر کے پاس بیٹھتے پوچھا تھا۔ جو ابھی ابھی اس کی دُکان پر آیا تھا۔

نہیں ایسا ہو سکتا ہے کیا؟ کہ تیرے بھائی کے ہاتھ کوئی تتلی نہ آئے۔۔۔۔۔

حاشر نے اِتراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

حاشر زمان جو کہ چار بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا۔ اور اس کا تعلق امیر خاندان سے تھا۔ وہ خوبصورت تھا لیکن وہ اپنی خوبصورتی کا استعمال کہاں کرتا تھا؟؟؟؟؟؟

www.novelsclubb.com

براؤن بال جو سلکی ہونے کی وجہ سے ہر وقت ماتھے پہ بکھرے رہتے تھے۔۔۔۔ کالی آنکھیں ، کھڑی مغرور ناک۔

جینز کی پینٹ پر وائٹ شرٹ اور لیدر کی جیکٹ پہنے۔ اور ایک کان میں بالی ڈالے وہ پُرکشش شخصیت کا حامل تھا۔۔۔

اس کا شمار اوباش لڑکوں میں ہوتا تھا۔ لیکن اوباش وہ اپنے گھر سے باہر تک ہوتا تھا اس کے گھر میں کسی کو نہیں پتہ تھا کہ حاشر باہر کی دنیا میں کیا کرتا پھرتا ہے۔۔۔۔۔۔

اور اپنی اسی خوبصورتی کے باعث وہ لڑکیوں کو اپنے جال میں پھنساتا تھا۔

لڑکیوں کو اپنے جال میں پھنسانا اور ان کے جذبات کے ساتھ کھیلنا حاشر زمان کا پسندیدہ اور اہم مشغلہ بن چکا تھا۔ اپنے انجام کی پرواہ کیے بناء وہ اس راہ پر چلتا ہی جا رہا تھا۔ اور احمد ان سب میں اس کا پورا پورا ساتھ دیتا تھا۔۔۔۔

اچھا پھر یہ تیرا چہرہ کیوں اُترا ہوا ہے؟؟؟؟؟

!!!!! یار یہ ڈیڈ بھی نا

ہر وقت مجھے ٹوکتے رہتے ہیں۔ حاشر جلدی اٹھا کرو۔ صبح واک پر جایا کرو۔ بہنوں کے ساتھ وقت گزارا کرو۔ انہیں گُھمانے لے جایا کرو۔ میں !!!!!! تنگ آگیا ہوں یاررررر

ایک ہی بات وہ کتنی بار کرینگے۔ پڑھائی پوری ہو گئی پھر بھی جلدی اُٹھوں میں ہنہنہ۔۔۔۔۔۔

چل چھوڑ یار کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تو دل پر نہ لیا کر۔۔۔۔۔۔

احمد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں یار میں کونسا دل پر لیتا ہوں وہ تو بس موڈ خراب ہو گیا تھا تو تیرے پاس آ گیا۔۔۔

حاشر نے قہقہہ لگاتے کہا تھا۔۔۔۔

اور سن یار سگریٹ پڑی ہے تیرے پاس؟؟؟؟؟

ہاں رک دیتا ہوں۔۔۔۔

بُری صحبت میں رہتے رہتے حاشر زمان ہر غلط کام میں ملوث ہو چکا تھا۔۔۔۔

اور اسے اپنے انجام کی کوئی پرواہ بھی نہیں تھی۔ اگر اللہ نے اس کی رسی کو ڈھیل دی ہوئی تھی۔ تو حاشر زمان نے اس سے کوئی سیکھ بھی نہیں لی تھی۔۔ اسے تو اپنی بہنوں تک کی پرواہ نہیں تھی جو اس پر

www.novelsclubb.com

جان چھڑکتی تھیں۔۔۔۔ اسے تو بس دوسروں کی بہنوں کی زندگی برباد کرنے سے غرض تھی۔۔۔۔۔۔

****

**

!!!!! السلام و علیکم امی ابو

عنایہ، ہادیہ اور حدیقہ نے گھر میں داخل ہوتے سلام کیا تھا۔۔۔

وعلیکم السلام آ گئی میری بیٹیاں۔۔۔۔

وقار صاحب نے محبت سے جواب دیا تھا جو اس وقت صحن میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وقار صاحب اور ان کا خاندان کرائے کے ایک گھر میں رہائش پذیر تھا۔ جو کہ دو کمروں اور ایک چھوٹے سے صحن پر مشتمل تھا۔ صحن میں ہی ایک

چھوٹا سا کچن بھی بنایا ہوا تھا۔ اور 3 چارپائیاں اور ایک صوفہ سیٹ تھا جس سے صحن کو آراستہ کیا گیا تھا۔۔۔

ہاں جی !آج تو بہت تھک گئے اور شاید سکول بھی دوبارہ بند ہونے والے ہیں کرونا کی وجہ سے ہادیہ نے جواب دیا تھا۔۔۔۔

ہاں یہ تو اب معمول ہی بن چکا ہے پتہ نہیں کب ختم ہو گا یہ وائرس۔۔۔۔

عنایہ نے بھی افسوس سے سر جھٹکتے کہا تھا۔۔۔

نادیہ بیگم کو وہ بھی آج پریشان سی لگی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا چھوڑو ان باتوں کو منہ ہاتھ دھو کے آؤ اور کھانا کھا لو تینوں۔۔۔۔۔

نادیہ بیگم نے کہا تھا۔۔۔

نہیں امی !پہلے میں نماز پڑھوں گی۔ پہلے ہی دیر ہو چکی ہے۔ پھر کھاتی ہوں۔ ہادیہ ، حدیقہ تم دونوں بھی ساتھ چلو اور وضو کر کے نماز پڑھو۔۔۔

کمرے کی طرف بڑھتے عنایہ نے ہادیہ اور حدیقہ کو بھی آواز لگائی تھی۔۔۔

چلو ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔۔

نادیہ بیگم نے اس کو جواب دیا تھا۔۔۔۔

جی آپی جان آ رہے ہیں۔۔۔

عنایہ کو جواب دیتیں وہ دونوں بھی اندر کی طرف بڑھ چکی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

****

**

کیا ہوا عنایہ بیٹا ؟ تم پریشان ہو کیا؟؟؟؟

نماز پڑھ کے وہ کھانے سے فارغ ہوئی تھی جب نادیہ بیگم نے اس کے پاس بیٹھتے پوچھا تھا۔۔۔

وہ ایک پل کو خاموش ہی ہو گئی تھی۔۔۔۔

جب نادیہ بیگم بولیں تھیں۔

بیٹا میں تمہاری ماں ہوں اور ماں کو بچوں کی پریشانی کا پتہ لگ ہی جاتا ہے اب بتاؤ۔۔۔

نادیہ بیگم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

امی !وہ نا سکول کا کچھ نہیں پتہ کب بند ہو جائیں تو میم نے کہا ہے کہ بچوں کو ان کا کام آن لائن بھیجنا ہو گا۔ واٹس ایپ پر ، اور ہادیہ اور حدیقہ کا کام بھی آن لائن ہی آئے گا۔۔۔ اور اس کے لیے ہمارا اپنا واٹس ایپ ہونا بھی تو ضروری ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں تو بیٹا اس میں پریشانی والی کون سی بات ہے بنا لو تم اپنے ابو کے موبائل میں واٹس ایپ۔۔۔۔۔

انہوں نے اپنی طرف سے ایک حل پیش کیا تھا۔۔۔۔

نہیں امی !ابو کے موبائل میں کیسے بنے گا؟ ان کے پاس تو چھوٹا موبائل ہے۔ یہ ایپلیکیشن تو بڑے والے موبائل میں آئے گی ٹچ موبائل میں۔ اور اس کے لیے ہم پیسے کہاں سے لائیں گے؟؟؟؟

عنایہ نے اپنی پریشانی ماں کے سامنے بیان کی تھی۔۔۔۔

ایک پل کے لیے تو وہ بھی پریشان ہو گئی تھی۔ مکان کا کرایہ بھی اس بار جلدی دینا تھا اور اوپر سے یہ پریشانی آ گئی تھی۔۔۔۔۔

لیکن وہ اس وقت پریشان ہو جاتیں تو عنایہ کا کیا ہوتا !اس وقت اسے تسلی دینی تھی۔۔۔۔

چلو کوئی بات نہیں تم فکر نہ کرو بیٹا !میں تمہارے ابو سے بات کرتی ہوں وہ بشیر سے کہیں گے کوئی موبائل آئے بکنے والا تو ہمیں بتائے وہ لے لیں گے۔ پھر آرام سے پیسے دیتے رہیں گے۔۔۔

نادیہ بیگم نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

بشیر ان کا ہمسایہ تھا۔ ان کا گزارا بھی مشکل سے ہی ہوتا تھا۔ اسی لیے جاوید صاحب نے اپنے بیٹے کو پڑھائی کے ساتھ ساتھ شام کے وقت ایک موبائل فون کی دکان پر نوکری پر لگایا تھا۔ تاکہ گھر کا گزر بسر آسانی سے ہو جائے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ تو ٹھیک ہے امی !لیکن ہم پیسے دیں گے کہاں سے ہر بار تو آمدن سے زیادہ خرچے ہو جاتے ہیں۔ اس کے پیسوں کا بندوبست کیسے ہو گا؟؟؟؟؟

عنایہ کی پریشانی میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔۔۔۔

ہو جائے گا بیٹا !اللہ پر بھروسہ رکھو۔ وہ سب ٹھیک کر دے گا۔۔۔

!!!! ان شاء اللہ امی

عنایہ ماں کی باتوں سے کچھ حد تک مطمئن ہو گئی تھی۔ تبھی سب معاملات اللہ کے سپرد کرتے وہ پرسکون ہو گئی تھی۔۔۔

****

**

www.novelsclubb.com

حاشر بیٹا !کہاں سے آ رہے ہو اس وقت؟ ہم تمہیں کتنی بار سمجھائیں کہ گھر میں رہا کرو ، گھر والوں کو وقت دیا کرو۔۔۔ اور نہیں تو باپ کا ہی

خیال کر لو ان کا بزنس میں ساتھ دو۔ اب تم اس قابل ہو کہ وہ سب کر سکو۔۔۔۔۔

نائمہ زمان نے اپنے بیٹے کو ذرا سخت لہجے میں کہا تھا۔ جو دوپہر سے نکلا رات کے 12 بجے گھر میں داخل ہو رہا تھا۔۔۔ وہ جو اسی کے انتظار میں اب تک جاگ رہی تھیں۔ اسے دیکھتے ہی ان کا پارہ ہائی ہو چکا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہے یار موم !میں کیا چھوٹا بچہ ہوں کیا جو ہر وقت نصیحتیں کرتے رہتے ہیں سب مجھے۔۔۔ میں بڑا ہو گیا ہوں۔۔۔۔

Look At Me...

!!!!! چھوٹا بچہ نہیں رہا اب میں

اس نے اپنی طرف اشارہ کرتے بدتمیزی سے کہا تھا۔۔۔۔

بڑے ہو گئے ہو تو بڑوں والے کام بھی کرو۔ اور اپنے لہجے کو سنبھال کر بات کرو۔ ماں ہوں تمہاری ، کوئی چھوٹی بچی نہیں۔۔۔۔۔

ہاں تو میں بھی کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہوں جو ہر وقت لیکچر سنتا پھروں۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاشر کہتا رکا نہیں تھا۔۔۔۔

تیز تیز چلتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

اور پیچھے نائمہ بیگم افسوس سے سر جھٹکتی رہ گئی تھیں----

صبح کرتی ہوں اس کے باپ سے بات ، یہ لڑکا تو ہاتھ سے نکلتا جا رہا ہے-----

نائمہ بیگم بھی کہتیں اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھیں----

****

www.novelsclubb.com

**

وقار صاحب کو بشیر سے بات کیے ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔ اس دوران عنایہ بہت پریشان رہی تھی کہ پتہ نہیں موبائل ملتا بھی ہے یا نہیں۔۔۔ اوپر سے آج ہی بتایا گیا تھا کہ اگلے ہفتے سکول بھی بند ہو رہے ہیں۔۔۔

ابو !وقار صاحب جو اپنی دوائی لے رہے تھے عنایہ کے پکارنے پر اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔۔۔

جی بیٹا !بولو کیا بات ہے؟؟؟؟

www.novelsclubb.com

نہیں پہلے آپ اپنی دوائی لے لیں۔ پھر کرتے ہیں بات۔ عنایہ نے انکی دوائی کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔

چلو بتاؤ اب کیا بات ہے کیوں پریشان ہو؟؟؟؟؟

وقار صاحب نے دوائی لیتے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔

جو انگلیاں مڑورتے ان سے بات کرنے کو پر تول رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عنایہ بیٹا کیا بات ہے بتاؤ نا اتنا پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے؟؟؟؟

وقار صاحب نے اس کی پریشانی کو بھانپتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ابو !اگلے ہفتے سکول بند ہو رہے ہیں۔آپ نے بشیر سے بات کی تھی۔ اس نے کوئی جواب دیا کیا؟ موبائل نہ ہوا تو میں کلاس کے بچوں کو ان کا کام کیسے پہنچا پاؤں گی۔ اور اس وجہ سے میم مجھے نوکری سے ہی نہ نکال دیں-----

سب کے سامنے مضبوط دِکھنے والی عنایہ وقار آج باپ کے سامنے روہانسی ہو رہی تھی---

www.novelsclubb.com

اس کے باپ کو اس کی حالت پر بھی ترس آ رہا تھا اور اپنی بے بسی پر بھی----

ان کی پھول سی دِکھنے والی وہ بہادر بیٹی جو چھوٹی سی عمر میں ہی اتنی مشکلات کا سامنا کر رہی تھی۔ اور وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔

"یہ مفلسی بھی نا انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی۔"

لیکن ہر حال میں صبر و شکر کرنے والے اور اللہ پر توکل رکھنے والے" اپنے بندوں کو وہ مہربان رب کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا ، یہ اس کا وعدہ ہے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

عنایہ بیٹا پریشان نہ ہو۔ شاید بشیر بتانا بھول گیا ہو۔ میں خود جا کے ابھی پتہ کر کے آتا ہوں۔ ٹھیک ہے؟

انہوں نے سوالیہ نظروں سے عنایہ کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

جی ابو ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

عنایہ نے سنبھلتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اور وقار صاحب اس کا سر تھپتھپاتے ہوئے باہر کی طرف چل دیے تھے۔ تاکہ بشیر کی دکان پر جا کر پتہ کر سکیں۔۔۔۔

****

www.novelsclubb.com

**

امی !آپ شام کے وقت یہ سلائی کیوں لے کر بیٹھ گئی ہیں۔ اب رہنے دیں صبح کر لیجیئے گا۔

عنایہ نے ماں کو اس وقت مشین پر بیٹھا دیکھ کر کہا تھا۔ پہلے ہی ان کی نظر کمزور تھی اور وہ اس وقت سلائی کر رہی تھیں۔۔۔۔

نہیں بیٹا !بس تھوڑا سا ہی رہ گیا ہے۔ کل دینے ہیں مجھے یہ سارے کپڑے تو صبح تک انتظار نہیں کر سکتی۔۔۔۔

نادیہ بیگم نے بیٹی کا دل رکھنے کو جھوٹ بولا تھا۔ تاکہ وہ پریشان نہ ہو جائے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھاااا چلیں پھر آپ اٹھیں میں سلائی کر دیتی ہوں۔۔۔۔

عنایہ نے انہیں اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔

ارے نہیں عنایہ تم صبح سے لگی ہوئی ہو۔ تھک گئی ہو گی جاؤ تم میں کر کے آتی ہوں بس تھوڑا سا رہ گیا ہے۔

نادیہ بیگم نے اسے زبردستی کمرے میں بھیجتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

افوہ اماں !آپ بھی نا مانتی نہیں ہیں۔۔۔۔

عنایہ نے شرارتی انداز میں کہا تھا۔ وہ اکثر شرارتی انداز میں ماں کو اماں کہہ کر بلاتی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

جس پر نادیہ بیگم نے نفی میں سر ہلاتے اسے گھوری سے نوازا تھا۔۔۔

****

**

دن یونہی گزر رہے تھے۔ کرونا کی وجہ سے سکول بند ہو چکے تھے۔ وقار صاحب نے ایک سیکنڈ ہینڈ موبائل عنایہ کو لا کر دیا تھا۔ واٹس ایپ عنایہ نے اپنے ابو کے نمبر پر بنایا تھا۔ تاکہ کوئی مسئلہ نہ ہو۔۔۔۔

ہادیہ حدیقہ تم لوگوں کا ہوم ورک آچکا ہے۔ ادھر آؤ نوٹ کر لو۔ اور اپنا کام کرو موبائل فری ہے۔ کیونکہ میں بھی گروپ میں میسج کر چکی ہوں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دکھائیں آپی پہلے میں نوٹ کرتی ہوں پھر حدیقہ کر لے گی۔۔۔

ہادیہ نے موبائل کے لیے ہاتھ بڑھاتے عنایہ سے کہا تھا۔۔۔

ہاں یہ پکڑو تم۔۔۔۔

میں ذرا امی کے ساتھ کچھ کام کروا کے آتی ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے آپی۔۔۔

ہادیہ کہتے اپنے کام میں مصروف ہو چکی تھی اور عنایہ اپنے کاموں میں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماں کے ساتھ کام کرواتے کھانے سے فارغ ہونے تک عنایہ کو کافی وقت ہو چکا تھا۔ اور ظہر کی نماز کا ٹائم بھی ہو گیا تھا۔۔۔

نماز ادا کرنے کے بعد عنایہ نے اپنا موبائل چیک کیا تھا کہ کہیں کسی بچے کا کوئی پیغام نہ موصول ہوا ہو۔

موبائل دیکھتے اسے گروپ کے علاوہ ایک اور نمبر سے بھی پیغام موصول ہوا تھا۔

یہ کس کا نمبر ہے؟؟؟؟

شاید کسی سٹوڈنٹ نے پرسنل پر میسج کر دیا ہو گا۔۔۔

عنایہ کو یہی لگا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

خیر دیکھتی ہوں۔۔۔۔

السلام و علیکم !!!!کیسی ہیں؟؟؟؟؟

یہ کون ہو سکتا ہے۔۔۔کون سا سٹوڈنٹ ہو گا؟

وعلیکم السلام !!!آپ کون؟؟؟؟؟

عنایہ نے پوچھنا فرض سمجھا تھا۔۔۔

میں کون اس سے کیا فرق پڑتا ہے جناب۔۔۔۔۔

آپ کون ہیں اس سے پڑتا ہے اور میں تو جانتا ہوں آپ کو یہی بہت ہے۔۔۔۔

جواب فوراً سے بھی پہلے موصول ہوا تھا۔۔۔۔

عنایہ کی تو جان ہوا ہونے لگی تھی۔ اس کا نمبر کسی کے پاس بھی تو نہیں تھا سکول میں ہی دیا تھا بس !!!!!!!

عنایہ نے اسے بلاک کرتے ہی موبائل بند کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ یہ غلطی مول نہیں لے سکتی ، کسی صورت بھی۔۔۔۔۔۔

جب کہ عنایہ کے اسے بلاک کرنے سے سامنے والے کو پکا یقین ہو چکا تھا کہ یہ کسی لڑکی کا نمبر ہے۔۔۔۔

اور اسے کیا چاہیے تھا ، سامنے والی لڑکی تھی۔ تیر نشانے پر لگا تھا۔۔۔۔

وہ بلاک کر گئی تھی تو کیا ہوا ، نیا نمبر ٹرائے کریں گے۔۔۔۔

اس لڑکے نے خباثت سے مسکراتے ساتھ والے لڑکے کے ہاتھ پر ہاتھ مارا تھا۔۔۔

عنایہ نمبر بلاک کر چکی تھی ، لیکن ایک خوف اس کے رگ و پے میں سرایت کر گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

یا اللہ !پلیز ایسا نہیں ہونا چاہیے یہ رانگ نمبر تو پیچھا ہی نہیں چھوڑتے۔ آپ جانتے ہیں نا عنایہ وقار ایسی نہیں ہے۔۔۔۔

عنایہ کی آنکھوں میں نہ چاہتے ہوئے بھی آنسو آ چکے تھے۔ وہ ایک سمجھدار لڑکی تھی۔ سکول ، کالج میں پڑھ چکی تھی۔ ایسی باتوں سے اچھی طرح واقف تھی۔۔۔۔

آپی کیا ہوا؟ ایسے کیوں کھڑی ہیں؟؟؟؟؟

حدیقہ نے عنایہ کو ایک ہی جگہ پر کافی دیر کھڑے دیکھا تو پوچھ بیٹھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

جب کہ اس کے اچانک بلانے پر عنایہ ڈر چکی تھی۔

ک۔۔کیا کچھ۔۔کچھ بھی تو نہیں حدیقہ۔

فوراً سے خود پہ قابو پاتے عنایہ نے بات کو سنبھالا تھا ورنہ حدیقہ کا کیا بھروسہ کوئی بات ملے نہیں سارے گھر میں ڈھنڈھورا پیٹ دے۔۔۔۔۔

ہاں میں اور ہادیہ آپی دونوں اپنا کام کر چکی ہیں۔۔۔۔ ہم سب باہر بیٹھے ہیں آپ بھی آ جائیں۔ کافی دن ہو گئے ہیں ہم سب ساتھ نہیں بیٹھے۔

اچھا چلو ٹھیک ہے آتی ہوں میں۔۔۔۔

عنایہ نے کہتے اس کے گال کھینچے تھے۔

سب مل کر بیٹھے تھے خوب باتیں ہوئیں وقت کا احساس ہی نہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

اسے موبائل کا ہوش ہی نہیں رہا۔ اور وہ کہاں ان موبائلوں کی عادی تھی۔۔۔۔

عشاء کی نماز ابھی ابھی پڑھ کے لیٹی تھی۔۔۔

سورت الملک اسے زبانی یاد تھی۔

سورت الملک پڑھتے ، کچھ مسنون دعاؤں کا ورد کرتے عنایہ وقار سکون سے سو چکی تھی۔۔۔۔

ویسے بھی عشاء پڑھ کر نیند پرسکون ہی آتی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

****

**

زمان صاحب؟

جی بولیں۔۔۔۔

نائمہ بیگم نے زمان صاحب کو مخاطب کیا تھا۔۔۔ کافی دنوں سے وہ زمان صاحب سے حاشر کے متعلق بات کرنا چاہتی تھیں۔ لیکن ان کے پاس وقت ہی نہیں تھا۔۔۔۔

نائمہ بیگم ہوں یا زمان صاحب یا ان کی چاروں بیٹیاں سب ہی دل کے بہت اچھے اور نمازوں کے پابند تھے۔

اللہ نے اگر ان کو اپنی نعمتوں سے نوازا تھا تو وہ سب ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے والوں میں سے تھے۔

حاشر پتہ نہیں کیسے ان سب سے مختلف ہو گیا تھا ان کی خود کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔

حاشر کی روٹین کا کچھ اندازہ ہے آپ کو؟؟؟ وہ کیا کرتا ہے کیا نہیں؟ آپ بزنس میں اتنا مگن ہو گئے ہیں کہ بیٹے کی کچھ خیر خبر ہی نہیں ہے؟

رات کو دیر سے آنا پھر سونا، صبح دیر سے جاگنا اور آوارہ گردی کے لیے نکل جانا یہ اس کا معمول بن چکا ہے۔ دن میں کیا کرتا ہے کچھ نہیں پتہ میں تو پریشان ہو چکی ہوں میری تو وہ سننا ہی چھوڑ چکا ہے۔ کاروبار سے کچھ دن فراغت لیں اور اپنے بیٹے پر نظر رکھیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نائمہ بیگم کہتے کہتے آخر میں روہانسی ہو چکی تھیں۔۔۔۔

ارے ارے نائمہ بیگم !آپ افسردہ نہ ہوں۔

اور جہاں تک حاشر کی بات ہے۔ وہ لڑکا میری بھی سمجھ سے باہر ہے۔ آپ کے سامنے ہی تو میں اسے کتنی بار سمجھا چکا ہوں ، لیکن وہ کیا کرتا ہے ایک کان سے سنتا ہے اور دوسرے کان سے نکال دیتا ہے۔ کاروبار میں نہ دیکھوں تو کون دیکھے آپ کا بیٹا ہے اس قابل ہے وہ میرے ساتھ ہاتھ بٹائے تو مجھے کچھ لمحے فراغت کے بھی نصیب ہوں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن ہماری ایسی قسمت کہاں؟؟؟؟؟

اللہ پاک نے ایک بیٹا دیا ہے ، وہ بھی انتہا کا ڈھیٹ۔۔۔

کسی کی کوئی پرواہ ہی نہیں ہے اسے۔

لیکن میں کل ہی اس سے بات کرتا ہوں آپ فلحال سو جائیں۔۔۔

زمان صاحب نے کہتے انہیں سونے کی تاکید کی تھی اور صبح حاشر کی اچھے سے خبر لینے کا ارادہ کرتے وہ بھی سونے کے لیے لیٹ چکے تھے۔۔۔۔

وقت نے کیا کیا کھیل کھیلنے تھے ان سے زمان ولاء بلکل انجان تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ناجانے اس گھر پر کیا قیامت ٹوٹنے والی تھی۔۔۔

****

**

صبح زمان صاحب نائمہ بیگم اور ان کی چاروں بیٹیاں ناشتے پر موجود تھیں۔ نہیں تھا تو حاشر زمان ان سب کو تو اب اس کے بناء ناشتہ کرنی کی عادت ہو ہی گئی تھی نہ بھی ہوتی تو کیا تھا حاشر کو کونسا فرق پڑتا تھا۔

www.novelsclubb.com

مما بھائی تو ہمارے ساتھ بلکل ہی وقت نہیں گزارتے 14 سال کی عینا نے ماں سے شکوہ کیا تھا۔

اس کے ساتھ باقی تینوں نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔۔۔۔

ہاں جی بیٹا جی آج کرتے ہیں آپ کے ویر سے اس موضوع پر بات اسی سلسلے میں ہی آج میں نے آفس جانے کا ارادہ ترک کیا ہے۔

زمان صاحب نے پرسوچ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

ان کی بات پر سب خاموش رہے تھے۔ کیونکہ سب چاہتے تھے اس سے بات ہو ہی جانی چاہیے۔۔۔

حاشر بہن بھائیوں میں چوتھے نمبر پر تھا۔ اس کی پیدائش کے 3 سال بعد چھوٹی عینا پیدا ہوئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

زمان صاحب اس کے اٹھنے کے انتظار میں تھے۔ لیکن وہ جانتے تھے 12 بجے سے پہلے وہ نواب زادہ نہیں اٹھنے والا۔۔۔۔

کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے حاشر میرے کمرے میں آ کے میری بات سنو۔۔۔۔

اور وہ اٹھا بھی 12 بجے ہی تھا۔ 1 بجے تک تیار ہو کے وہ گھر سے نکلنے کو تیار تھا۔ جب زمان صاحب کی آواز اس کے کانوں میں ٹکرائی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

وائٹ پینٹ پر ریڈ شرٹ اور ریڈ ہی جیکٹ پہنے، بالوں کو ماتھے پہ گرائے ، وہ ڈیشنگ لگ رہا تھا۔

اور اس نے کوفت سے آنکھیں میچیں تھیں۔۔۔

Oh God ! Not Again.....

ہلکی آواز میں بڑبڑاتے وہ ان کے پیچھے ان کے کمرے میں گیا تھا۔

کمرے میں داخل ہوتے وہ ان کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا روٹین ہے آج کل تمہاری؟

وہ سیدھا مدعے پہ آئے تھے۔۔۔۔

!!!!!کیا مطلب ڈیڈ

وہ جانتے بوجھتے انجان بنا تھا۔۔۔۔

حاشر !!!!تم اچھے سے جانتے ہو میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں۔۔۔۔

حاشر خاموش رہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمہارا کوئی گھر باڑ ہے یا نہیں !سارا دن آوارہ گردی کے علاوہ کرتے کیا ہو تم؟ نہ نماز کا ہوش ہے تمہیں نہ ماں بہنوں کا ایک ہی بھائی ہو

کبھی انہیں بھی گھمانے لے جاؤ۔ ماں باپ کے ساتھ وقت گزارو لیکن !!!!! نہیں جناب کو کوئی پرواہ ہو تو نا

وہ آج اس کو اچھا خاصا سنانے کے موڈ میں تھے۔

اس وقت کمرے میں صرف زمان صاحب اور حاشر زمان موجود تھے۔

نائمہ بیگم اس وقت کسی کام سے باہر گئی ہوئی تھیں اور وہ جان بوجھ کر موجود نہیں تھیں کہ آج وہ دونوں آپس میں بات کر ہی لیں۔۔۔۔۔

!!!!!! سمجھ آ رہی ہے تمہیں حاشر

وہ جو خلافِ توقع سر جھکائے کھڑا تھا۔ زمان صاحب کو وہ کچھ عجیب سا لگا۔ جیسے کسی سوچ میں گُم ہو۔۔۔

www.novelsclubb.com

!!!!!! اوکے ڈیڈ

آئندہ سے آپ کو شکایت کا کوئی موقع نہیں ملے گا۔ لیکن ابھی بزنس میں آنے کے لیے مجھے وقت چاہیے۔۔۔

وہ جو سمجھے تھے کہ وہ اب بھی بدتمیزی کرے گا۔ اس کے جواب سے انہیں خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔

ٹھیک ہے بیٹا تمہیں جتنا وقت چاہیے لے لو !لیکن خود کو بے کار مت کرو۔

زمان صاحب کے تاثرات اس کے جواب پر نرم پڑ چکے تھے اسی لیے انہوں نے اس کی پیٹھ تھپکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن کون جانے قسمت نے ان کے ساتھ کیا کیا کھیل کھیلنے تھے۔۔۔

حاشر تو کسی مقصد کے تحت ان کی بات سے متفق ہو چکا تھا لیکن کیا؟ یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا۔۔۔۔۔

****

**

عنایہ کو اب بھی مختلف نمبرز سے میسجز موصول ہو رہے تھے۔ جنہیں وہ اگنور کرتے بلاک لسٹ میں ڈالتی جا رہی تھی۔ یہ تو اس کی جان کا وبال ہی بن گیا تھا۔ نہ ہی وہ کسی کو اس بارے میں بات کر کے پریشان کرنا چاہتی تھی اور نہ ہی یہ مسئلہ حل ہو رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

میسیجز کا سلسلہ تو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ میسیجز میں عنایہ کی خوبصورتی کی تعریفیں کی جاتی تھیں۔ جنہیں وہ بخوبی اگنور کر رہی تھی۔

لیکن آخر کب تک؟؟؟؟؟

ایک لڑکی اپنی تعریفوں سے کب تک منہ موڑ سکتی ہے؟

وہ کہتے ہیں نا عورت کی دُکھتی رگ اس کی تعریف ہے۔۔۔

آپ اس کی تعریفوں میں زمین و آسمان کے قلابے ملائیں اور وہ پگھلتی چلی جائے گی۔

ایسا ہی کچھ عنایہ وقار کے ساتھ ہو رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ میسیجز کے جواب نہیں دیتی تھی۔ اگنور کر دیتی تھی لیکن پڑھنے کے بعد۔۔۔۔

غیر محسوس انداز میں وہ ان میسیجز کی عادی ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

اب کی بار آنے والے نمبر کو وہ بلاک لسٹ میں نہیں ڈال پائی تھی۔

عنایہ وقار کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج ہو چکی تھی۔

اور شاید یہی عنایہ وقار کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہونے والی تھی۔۔۔۔

عنایہ تو ہر وقت عبایہ اور نقاب میں ہوتی تھی۔ اور وہ شخص ہوا میں تیر چلا رہا تھا۔ اور اتفاقاً وہ شخص اس کی آنکھوں کی خوبصورتی بیان کر رہا تھا۔ اسے شاید اندازہ ہو چکا تھا کہ یہ لڑکی ایک مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتی ہے۔

www.novelsclubb.com

اور اس کے میسیجز کا جواب نہ دینا اور بلاک کرنا اسے اس بات پر پُختہ یقین دلا چکا تھا۔۔۔۔

عنایہ وقار نرم پڑنا شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔

بنتِ ہوا کے نرم لہجے نے

!!!!!! ابنِ آدم بگاڑ رکھے ہیں

****

**

عنایہ کی روٹین وہی تھی۔ نہ وہ نماز پڑھنا بھولتی تھی۔ نہ قرآن پاک نہ ہی ماں کے ساتھ کام میں ہاتھ بٹانا۔ بس اپنی پُرانی روٹین میں سے ایک بات کا اضافہ ہوا تھا، کہ وہ اب موبائل بھی استعمال کرنے لگی تھی۔ وہ موبائل کو پکڑے بیٹھی رہتی۔ میسیجز کے انتظار میں۔ وہ رات کا وقت تھا۔ اس ٹائم سو جانے والی عنایہ وقار آج کسی نامحرم کے میسیج کے انتظار میں تھی۔۔۔۔

آج بھی اسے سامنے والے کی طرف سے ایک میسیج موصول ہوا تھا۔۔۔

سارا دن لگ جاتا ہے خود کو سمیٹنے میں۔۔۔"

"پھر رات کو تیری یاد کی ہوا چلتی ہے اور ہم بکھر جاتے ہیں۔۔۔۔

آج شاید سامنے والی کی قسمت مہربان تھی۔ میسج فوراً سین کیا گیا تھا۔۔۔

اب عنایہ اس کشمکش میں تھی ،کہ جواب دے یا نہ دے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اللہ کی وہ بندی جو کبھی نامحرم کے بارے میں سوچتی ہی نہیں تھی۔ آج اس کے ساتھ بات چیت کے آغاز کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔

"!!!!! قِسمت بھی کیسے کیسے کھیل کھیلتی ہے نا"

دماغ کو دل پر حاوی رکھنے والی عنایہ وقار آج دل کے ہاتھوں مجبور ہو" "کر میسج کا جواب دے چکی تھی۔۔۔

آپ نے کہاں دیکھا تھا مجھے؟؟؟؟

سامنے والے سے سوال کیا گیا تھا۔۔۔

اور یہ پڑھتے ہی حاشر زمان کے چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ آئی تھی۔ کافی دنوں سے وہ اس لڑکی پر محنت کر رہا تھا ، بلآخر جواب دے ہی دیا تھا اس نے۔

کیسے نہ دیتی حاشر زمان بھی کوئی اگنور کرنے والی چیز ہے کیا؟ کچا کھلاڑی نہیں ہوں میں---

حاشر نے فخر سے خود کو داد دی تھی---

کچھ سوچنے کی بعد اس نے میسج ٹائپ کیا تھا---

جہاں بھی دیکھا تھا اس کو چھوڑو ، دیکھتے ہی تمہارے پیار میں گرفتار ہو چکا ہوں میں ، نہ دن کا سکون ہے نہ رات کا چین--- اور تم ہو کہ مجھے !!!!!! جواب ہی نہیں دیتی

www.novelsclubb.com

احمد جو کہ حاشر کا دوست تھا، پی سی او میں کام کرتا تھا۔ حاشر اس سے مختلف نمبرز لیتا اور پھر سیریل وائز ان کو ٹرائے کرتا تھا۔ لڑکی کا ہوا تو ٹھیک ورنہ وہ کہہ دیتا تھا، سوری رانگ نمبر۔۔۔۔۔

سامنے والا اس بات کی تصدیق کر دیتا کہ یہ غلط نمبر ہے تو حاشر اس پر میسج نہ کرتا۔ لیکن کوئی میسج دیکھنے کے بعد اسے بلاک کر دیتا یا ایک میسج کے بعد حاشر بلاک ہو جاتا تو اس نمبر کی جان وہ نہیں چھوڑتا تھا۔ کہ یقیناً یہ کسی لڑکی کا نمبر ہے ایسی جذباتیت کا مظاہرہ ایک لڑکی ہی کر سکتی ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عنایہ نے اس کا پیغام موصول ہوتے ہیں موبائل بند کر دیا تھا۔۔۔۔

اسے انجانا سا خوف بھی لاحق تھا پتہ نہیں وہ ٹھیک کر رہی تھی یا نہیں

!!!!!

موبائل رکھتے وہ آنکھیں بند کر چکی تھی۔ لیکن سوچوں کا محور وہ انجانا سا شخص اور اس کی سحر انگیز سی باتیں تھیں----

عنایہ وقار کے چہرے پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا----

www.novelsclubb.com

****

**

زمان صاحب اور نائمہ بیگم حاشر کو لے کر پُر سکون تھے کہ اب وہ باقی کچھ نہیں تو گھر میں رہتا تھا۔ لیکن گھر میں رہتے بھی وہ کیا کرتا پھر رہا تھا اس بات سے سب انجان تھے۔۔۔

"کبھی کبھی لاعلمی بھی رب کی طرف سے ایک انعام ہوتی ہے۔۔۔۔"

انہوں نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ان کا بیٹا اس حد تک بھی گِر سکتا ہے !!!!!

www.novelsclubb.com

دوسری طرف عنایہ وقار کی قسمت نے اس کے ساتھ کیا کیا کھیل کھیلنے تھے۔ نصیبوں کی ماری وہ لڑکی کتنے دُکھوں اور پچھتاووں کا باڑ اٹھانے والی تھی اس کا فیصلہ تو وقت نے کرنا تھا۔۔۔

بات چیت کا آغاز ہو چکا تھا۔

دو نا محرم ایک دوسرے سے محبت اور وعدوں کے عہد و پیمان کر" رہے تھے۔ بھلا نا محرم بھی کبھی آپ کا سگا ہو سکتا ہے؟؟؟؟ دو مخالف جنس کے درمیان جو تیسری چیز ہوتی ہے وہ شیطان ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

"اس بات کا اندازہ کم از کم عنایہ وقار کو نہیں تھا۔۔۔

عنایہ اس سے رشتہ لانے کی بات کرتی تھی۔ اپنے بارے میں سب کچھ وہ اسے بتا چکی تھی۔ ایک اور غلطی بھی وہ کر چکی تھی۔ لیکن گھر کا پتہ اس نے فلحال نہیں دیا تھا۔۔۔

عورت کسی پر بھی اعتبار بہت جلدی کر لیتی ہے ، جو کبھی کبھار" "بہت نقصان کا باعث بن جاتا ہے۔۔۔۔

حاشر تو ٹینشن فری ہو چکا تھا ، ایک انتہائی غریب گھر کی لڑکی اور ایک معمولی سی ٹیچر اس کا کیا بگاڑ لے گی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے اپنا نام حاشر بتایا تھا پورا نام نہیں بتایا تھا۔ کونسا حاشر ڈھونڈتی رہتی وہ۔۔۔

! مجھے تمہاری تصویر دیکھنی ہے عنایہ جاناں

حاشر نے رات کے پہر اس سے عجیب فرمائش کی تھی۔

حاشر میں پکس نہیں لیتی۔۔۔ اور لیتی بھی ہوتی تو میں ہرگز ایسا نہیں کرونگی۔۔۔

تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے کیا؟ میں تو موم ڈیڈ کو دکھانے کے لیے مانگ رہا تھا۔

حاشر نے بات کو سنبھالتے ہوئے فوراً سے وضاحت پیش کی تھی ، یہ وقت طیش میں آنے کا نہیں تھا۔۔۔

اگر انہوں نے مجھے دیکھنا ہے تو باقاعدہ رشتہ لائیں نا اور آکر دیکھ بھی لیں۔۔۔۔

عنایہ نے جواب میں اسے ایک معقول سا حل پیش کیا تھا۔۔۔

اُف یہ لڑکی بھی نا، آسانی سے بات ماننے والوں میں سے نہیں ہے۔۔۔۔

اب میں اس دو ٹکے کی لڑکی سے شادی کرونگا۔ یہی عزت ہے کیا حاشر زمان کی۔۔

حاشر نے خود سے بڑبڑاتے کہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

عنایہ صرف اس سے میجیسز پر بات کرتی تھی۔ کالز تک وہ نہیں گئی تھی۔ نہ ہی وہ جانا چاہتی تھی۔ اگر حاشر کو اس کے علاوہ جو بھی باتیں کرنی ہیں تو شادی کے بعد کرے گا۔۔۔۔

یہ عنایہ وقار کا کہنا تھا۔۔۔۔

زمانے کی اس حرکت سے وہ ناواقف تھی کہ کچھ لڑکے صرف وقت گزاری کے لیے آپ سے بات کرتے ہیں۔ باقاعدہ آپ کو قبول کرنا ایسے لوگوں کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ ہوتی تو وہ یہ نیچ حرکت کریں ہی کیوں!!!!!!

www.novelsclubb.com

اچھا ایسا ہی کر لیں گے ، لیکن میری برتھ ڈے آنے والی ہے عنایہ اور میں چاہتا ہوں ہم دونوں مل کے سیلیبریٹ کریں۔ تم آؤ گی نا حاشر نے ایک اور تیر چلایا تھا۔۔۔

میں کیسے آسکتی ہوں حاشر !ایسے ملنا نہ ہی اچھی بات ہے ، نہ امی ابو اجازت دیں گے۔

ہم شادی کے بعد منا لیں گے نا۔۔۔

www.novelsclubb.com

عنایہ نے محتاط انداز میں کہا تھا۔۔۔

کہ کہیں وہ ناراض ہی نہ ہو جائے۔۔۔

تمہیں انہیں بتانے کی کیا ضرورت ہے ، تم اپنی کسی سہیلی کا کہہ دینا یا پھر کسی کام سے نکل آنا۔

نہ میری کوئی سہیلی ہے نہ میں کبھی گھر سے باہر اکیلی نکلی ہوں حاشر میں نہیں آ سکتی۔۔۔

عنایہ نے دوٹوک انداز میں کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے جب تمہیں مجھ پر بھروسہ ہی نہیں تو کیا فائدہ بات کرنے کا !!!

www.novelsclubb.com

حاشر زمان ایموشنل بلیک میلنگ پر اُتر آیا تھا۔۔۔

ورنہ تو اسے غصہ آرہا تھا۔۔۔۔

حاشر آپ ناراض کیوں ہو رہے ہیں۔ شادی سے پہلے ملنا گناہ کا کام ہے۔ اور میں یہ گناہ مول نہیں لے سکتی ، آپ سمجھنے کی کوشش کریں نا۔۔۔

عنایہ روہانسی ہو چکی تھی۔۔۔

وہ کیسے ایک نا محرم سے اکیلے میں ملنے جا سکتی تھی ، یہ سوچ ہی اس کے رونگھٹے کھڑے کرنے کیلئے کافی تھی۔

www.novelsclubb.com

!!!!! عنایہ اب مجھ سے کوئی بات نہ کرنا خدا حافظ

کہتے ہی حاشر آف لائن ہو چکا تھا۔

وہ جانتا تھا ، کچھ دن بات نہیں کرے گا تو وہ مان جائے گی عنایہ نے لاتعداد میسیجز کیے تھے لیکن جواب نہیں آیا تھا۔

اگلے کئی دن واقعی حاشر نے عنایہ کے کسی میسج کا جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔

عنایہ تو عادی ہو چکی تھی اس سے باتیں کرنے کی۔۔۔

عنایہ نے حاشر کو نہیں دیکھا تھا۔

اور نہ ہی اس نے اپنی تصویر دکھائی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عنایہ چڑچڑی ہو چکی تھی۔۔۔

!!!!! نشہ تھا اس کی جھوٹی باتوں میں"

"وہ وقت گزارتے رہے اور ہم عادی ہوتے رہے -----

نہ گھر کے کاموں میں اس کا دل لگ رہا تھا نہ ہی اللہ کے ذکر میں۔
ایک نا محرم کی محبت میں وہ گرفتار ہو چکی تھی-----

نہایت ہی نا محسوس انداز میں---

لیکن کیا حقیقت پتہ چلنے کے بعد عنایہ وقار کبھی کسی مرد پر بھروسہ
"کر پائے گی؟؟؟؟؟

www.novelsclubb.com

!!!!!! شاید نہیں

اس رات عنایہ نے حاشر کو وائس کال کی تھی ، ایک بار ، دو بار ، تین بار ، وہ آن لائن تھا لیکن کال نہیں اُٹھا رہا تھا۔

! پلیز حاشر سوری

میری بات تو سُنیں ، کال پک کریں۔

اررے یہ تِتلی تو سیدھا کال پر آگئی ہے ، لگتا ہے میری یاد دل پر لے گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

خباثت سے مُسکراتے آخر کار اس بار حاشر نے کال اُٹھا ہی لی تھی۔۔۔

کال پِک کرتے حاشر خاموش رہا تھا۔

انداز ایسا تھا جیسے وہ اب بھی ناراض تھا اس سے۔۔۔

السلام و علیکم !عنایہ نے سلام کیا تھا۔

!!!! وعلیکم السلام

سلام کا جواب دیتے وہ پھر سے خاموش ہو چکا تھا۔

عنایہ کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا بولے۔

آپ اب بھی مجھ سے ناراض ہیں؟

عنایہ نے بات کا آغاز کر ہی لیا تھا۔

کیا نہیں ہونا چاہیے؟

حاشر نے اُلٹا سوال داغا تھا۔

عنایہ کچھ پل کو خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

حاشر میں آپ سے کیسے ملنے آ سکتی ہوں؟ یہ سراسر غلط ہے۔

عنایہ نے پھر سے وہی بات کی تھی۔

جبکہ حاشر نے کوفت سے آنکھیں گھمائی تھیں۔

www.novelsclubb.com

تو پھر کال کیوں کی ہے؟؟؟

حاشر نے اُکتائے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔۔

عنایہ کو اس کا انداز بُرا لگا تھا ، لیکن وہ ضبط کر گئی تھی۔۔۔

حاشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس سے تو کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔

آپ ابھی سے مجھ سے اکتا چکے ہیں؟؟؟؟

عنایہ نے نم آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

!!!!! اُففففففف اب یہ مگر مچھ کے آنسو بہانا شروع ہو چکی ہے

حاشر نے دل میں سوچا تھا۔۔۔

اب یہ رونا بند کرو یاررررر !میں نے تم سے صرف اتنا کہا تھا ،کہ میں اس بار اپنی سالگرہ تمہارے ساتھ منانا چاہتا ہوں۔ لیکن تمہیں تو مجھ پر اعتبار ہی نہیں ہے۔ تو اب میں ناراض بھی نہ ہوں۔

حاشر نے لہجے کو حد درجہ محتاط بناتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے حاشر !مجھے آپ پر اعتبار ہے ، لیکن شادی سے پہلے ملنا عجیب نہیں ہے!!!!!

عنایہ نے بھی محتاط لہجہ اپنایا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہاں تو اس کا مطلب یہی ہوا نا کہ تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں ہے ،کہ میں کچھ غلط نہ کر دوں تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔

حاشر نے جواباً کہا تھا---

وہ اسے پریشرائز کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہا تھا---

!!!!!! نہیں میں نے ایسا کب کہا

عنایہ تو شدید پریشان ہو چکی تھی---

کہا نہیں عنایہ !سوچ تو تمہاری یہی ہے نا------

عنایہ نے خاموشی اختیار کر لی تھی----

نامحرم کے چنگل میں پھنستے اُسے ذرا دیر نہیں لگی تھی۔۔۔۔

!!! ٹھیک ہے اگر آپ کو یہی لگتا ہے تو میں آپ سے ملنے ضرور آؤں گی

یہ یقین دلانے کے لیے کہ مجھے آپ پر اس قسم کا کوئی شک نہیں

ہے۔۔۔۔

عنایہ نے بلآخر آمادگی ظاہر کر ہی دی تھی۔۔۔۔

حاشر کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا، کہ وہ اتنی جلدی مان جائے گی۔۔۔۔

کب ہے آپ کی برتھ ڈے؟

!!!! پرسوں

جواب فوراً سے بھی پہلے آیا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں آ جاؤں گی۔ لیکن میں تھوڑی دیر کے لیے ہی آ سکتی ہوں۔ وقت اور جگہ آپ بتا دیجیئے گا۔

ٹھیک ہے بہت شکریہ عنایہ میرا مان رکھنے کے لیے۔۔۔

خوشی حاشر زمان کے چہرے سے چھلک رہی تھی۔ تو آخر کار وہ کامیاب ہو ہی گیا تھا۔ ایک اور لڑکی کی عزت برباد کرنے میں۔

بڑے بڑے فیصلوں میں اللہ پاک کی رضا کو سامنے رکھنے والی عنایہ وقار آج گناہوں کے اس دلدل میں پھنسنے جا رہی تھی۔ جس کی کوئی واپسی اور ازالہ نہیں تھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

کسی نامحرم کی محبت میں گرفتار ہو کر آپ اللہ سے شکوہ کرنے کی کوئی" گنجائش باقی نہیں چھوڑتے۔ اس رشتے کی تو اسلام میں گنجائش ہے ہی "نہیں !!!!!پھر اپنی ہی کی گئی غلطی کا اللہ پاک سے شکوہ کیسا۔۔۔۔۔

عنایہ وقار کی قسمت کا فیصلہ پرسوں ہونا تھا۔ ان دنوں وہ سب کچھ فراموش کر چکی تھی۔ یاد تھا تو فقط حاشر زمان۔۔۔۔۔۔۔۔

****

www.novelsclubb.com

**

اگلی صبح حاشر ایسے گھوم رہا تھا کہ جیسے اس نے بہت بڑا معرکہ سر کر لیا ہو۔ وہ آج کافی دنوں بعد احمد کے پاس گیا تھا۔ ایک مہینہ لگایا تھا اس نے عنایہ وقار کو منانے میں۔۔۔۔۔

آج امیر زادے کو ہماری یاد کیسے آ گئی؟

احمد نے چھوٹتے ہی شکوہ کیا تھا۔۔۔

یاررررر سوری نا بس کیا بتاؤں۔ بہت محنت کی ہے تیرے بھائی نے اس لیلی کو منانے کے لیے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا مان گئی وہ؟؟؟؟؟

احمد نے بے یقینی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

ہاں !تیرے بھائی کا طریقہ ہی ایسا ہے مانے بناء کیسے رہے کوئی۔۔۔۔

حاشر نے گردن اکڑاتے ہوئے کہا تھا۔

واہ ویرے !مان گئے تجھے۔

احمد نے اس کے گلے میں بازو ڈالتے کہا تھا۔۔۔

اچھا چل چھوڑ ان باتوں کو آگے کی پلیننگ کرتے ہیں۔۔۔۔

اچھا چل آ جا۔۔۔۔

وہ دونوں کہتے آگے پیچھے دکان میں داخل ہو گئے تھے۔

دوسری طرف عنایہ بہت خاموش ہو گئی تھی۔ گھر میں سب اُس کی خاموشی کو نوٹ کر رہے تھے۔ لیکن سب کو یہ خاموشی پیسوں کی وجہ سے لگ رہی تھی۔ کسی کو کیا پتہ عنایہ وقار کیا کرنے جانے والی ہے۔

وہ اپنے امی ابو اور بہنوں کو دیکھ رہی تھی ، بہت پُر سوچ انداز میں امی اس کی مثالیں اس کی بہنوں کو سناتی تھیں۔ اور وہ کیا کرنے ، والی تھی؟

لیکن حاشر تو مجھ سے ہی شادی کرنا چاہتے ہیں نا ایک بار ہی تو ملنے جانا ہے بس میں تھوڑی دیر میں واپس آ جاؤں گی۔

اپنے سوچوں کو جھٹکتے وہ دل کی سننے پر مجبور ہو گئی تھی۔

اب وہ اپنی امی کی طرف بڑھی تھی تاکہ کل کے بارے میں ان سے پوچھ سکے لیکن کہوں گی کیا؟؟؟

www.novelsclubb.com

بازار کا کہہ دیتی ہوں کہ مجھے سکول کے لیے کچھ کتابیں لینی ہیں ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔ لیکن پہلے تو میں کبھی نہیں گئی امی کیا سوچیں گی۔۔۔۔

ایک بار پھر وہ پریشانی کا شکار تھی----

!!!!!اُففففففف کیا کروں میں

ناخنوں کو دانتوں سے چباتے وہ مسلسل اضطراب کا شکار تھی---

ایک بار بات کر کے دیکھ لیتی ہوں نہ مانیں تو نہیں جاؤں گی ہاں یہ ٹھیک ہے----

یہ سوچتی وہ صحن کی طرف بڑھی تھی جہاں نادیہ بیگم سلائی کرنے میں مصروف تھی---

!!!!! امی

www.novelsclubb.com

ہمممممم------

مصروف سے انداز میں انہوں نے " ہمممم "ہی کہا تھا---

جب کہ وہ ہمت مجتمع کرنے میں مصروف تھی۔

امی کل مجھے بازار سے کچھ کتابیں لینی ہیں شام 4 بجے چلی جاؤں گی ایک گھنٹے میں واپس بھی آ جاؤں گی چلی جاؤں کیا؟؟؟؟؟

اس نے ایک ہی بار میں ساری بات کہہ دی تھی---

کونسی کتابیں لینی ہیں عنایہ؟؟؟؟

نادیہ بیگم نے سوال کیا تھا---

امی وہ سکول کے لیے کچھ لینی تھیں ، اور مجھے اپنی بھی کچھ بی اے کی لینی تھیں---

اچھا کس کے ساتھ جانا ہے؟ اور پیسے ہیں یا دوں؟؟

www.novelsclubb.com

نہیں امی پیسے تو ہیں اور میں آٹو میں چلی جاؤں گی۔

اکیلی کیسے جائے گی؟ ہادیہ یا حدیقہ کو لیتی جانا اور نہیں تو میں تمہارے ابو کو کہتی ہوں وہ لا دیں گے۔

نہیں امی ان کو کیا پریشان کرنا میں خود ہی لے آؤں گی نا جلد ہی واپس بھی آ جاؤں گی۔ آپ فکر نہ کریں۔۔۔

ان دونوں میں مکالمہ بازی جاری تھی۔ نادیہ بیگم کو آج اس کا رویہ عجیب لگا تھا۔ لیکن انہیں یقین تھا ان کی عنایہ کچھ غلط حرکت نہیں کرتی اور نہ ہی کرے گی اسی لیے انہوں نے حامی بھر لی تھی۔۔۔

!!!! شکریہ امی جان

عنایہ ان کو شکریہ کہتی کمرے کی طرف بڑھ چکی تھی۔۔۔۔

کمرے میں جاتے ہی اس نے حاشر کو بتا دیا تھا کہ وہ آ جائے گی۔۔

www.novelsclubb.com

حاشر کا "اوکے "کا جواب بھی آ چکا تھا، ساتھ اس نے دل والا اسٹیکر بھی سینڈ کیا تھا۔۔۔۔

"!!!!!!!!! ایک نا محرم کبھی بھی آپ کا خیر خواہ نہیں ہو سکتا"

****

**

پیر کا روز تھا۔ فضا میں عجیب سی خنکی تھی۔

موسم سرما کی آمد تھی۔

عنایہ وقار 3:45 پر گھر سے نکل چکی تھی۔

دل میں انجانا سا خوف بھی تھا۔ وہ پہلی بار ایسے اکیلی گھر سے نکل رہی تھی۔ اور وہ بھی ایک مرد سے ملنے خوف تو آنا ہی تھا۔۔۔

رکشے والے کو مطلوبہ جگہ کا بتاتے وہ اس میں بیٹھتی اپنی منزل پر روانہ ہو چکی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن کیا واقعی وہ عنایہ وقار کی منزل تھی؟؟؟؟؟؟

حاشر نے اسے ایک فلیٹ پر بلایا تھا۔

اس کا کہنا تھا کہ اس نے سارا انتظام وہیں پر کیا ہے۔

فلیٹ تھرڈ فلور پر تھا۔

اس بلڈنگ میں پہنچتے عنایہ ایک پل کو رکی تھی۔ جائے یا یہیں سے لوٹ جائے۔

لیکن کچھ سوچ کر اس نے اوپر جانے کا ارادہ کر ہی لیا تھا۔

رکشے والے کو کرایہ دیتے اس نے اوپر کی جانب قدم بڑھائے۔

اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔

تھرڈ فلور پر پہنچتے وہ فلیٹ کا دروازہ کھولنے ہی لگی تھی ، جب اس کے کانوں میں حاشر کی آواز ٹکرائی تھی۔

ہاں یہ حاشر ہی تو تھا۔

اس دن کال کے بعد یہ سلسلہ تھما نہیں تھا ، پھر کیسے نہ عنایہ وہ آواز پہچان پاتی۔

آواز تھی یا کوئی پگھلا ہوا سیسہ جو اس کے کانوں میں انڈیلا جا رہا تھا۔۔۔

حاشر کسی لڑکے سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔

یار احمد تو کب تک آ رہا ہے۔ میں نے کیمرے فِٹ کروا دیے ہیں۔ وہ عنایہ بھی پہنچنے والی ہو گی۔ بڑی مشکل سے مانی ہے وہ ، یہ موقع ہاتھ سے نکلنا نہیں چاہیے۔ بس ایک بار وہ آ جائے پھر میں نے اسے کہیں کا نہیں چھوڑنا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

قہقہے لگاتے دوست سے بات کرتے وہ عنایہ وقار کے پیروں کے نیچے سے زمین نکال چکا تھا۔۔۔

کیسے وہ اس کی ذات کو اپنے دوستوں سے ڈسکس کر رہا تھا، کیا یہی عزت اور قدر تھی حاشر کی نظر میں عنایہ وقار کی؟؟؟؟؟

ایک سیکنڈ نہیں لگا تھا عنایہ کو اس کے منصوبوں کو سمجھنے میں۔۔

محبت پر عزت غالب آ چکی تھی۔۔۔

لیکن یہ پل ماتم کرنے کا نہیں تھا۔

سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں عنایہ اُلٹے قدموں نیچے کی طرف دوڑی تھی۔۔۔

آنسو لڑیوں کی مانند اس کے گالوں پر بہہ رہے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

جلدی جلدی سیڑھیاں پھلانگتے وہ مین روڈ پر آئی تھی۔

رکشے والے کو روکتے وہ اس میں سوار ہو چکی تھی۔۔۔

رکشے میں بیٹھتے ہی اس نے اپنے آپ کو سنبھالا تھا۔ آنسو صاف کرتے رکشے والے کو گھر کا ایڈریس بتاتے سب سے پہلے اس نے اپنے موبائل سے واٹس ایپ ڈیلیٹ کیا تھا۔

نہیں کرنی اسے کوئی نوکری نہیں چاہیے اسے کوئی موبائل----

نہیں کرنی کسی سے بھی بات----

صد شکر کہ اس نے اپنی کوئی تصویر نہیں بھیجی تھی---

عنایہ وقار کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے---

www.novelsclubb.com

"محبت قیمتی تھی ، لیکن عزت انمول ہے---"

اس کے پاس تو الفاظ ہی نہیں تھے کہ وہ کیسے شکر کرے اس پاک ذات کا جس نے اسے ذِلت کی زندگی سے بچا لیا تھا۔۔۔

لیکن کیا اب کبھی بھی عنایہ وقار مرد ذات پر بھروسہ کر پائے"
"گی؟؟؟

****

**

www.novelsclubb.com

گھر آتے ہی وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھنے ہی لگی تھی کہ نادیہ بیگم نے اسے روکا تھا۔۔

عنایہ ہو آئی کتابیں نہیں لیں کیا؟

نادیہ بیگم نے اس کے خالی ہاتھوں کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

وہ خود پر ضبط کیے کھڑی رہی۔

بہت ہمت کر کے اس نے ماں کو جواب دیا تھا۔

نہیں امی !نہیں ملیں پھر لے لونگی ، اب شام ہو رہی تھی تو میں واپس آ گئی۔۔۔

چلو ٹھیک ہے کوئی بات نہیں !اچھا کیا جو گھر آ گئی میں بھی تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی کہ مغرب کا وقت ہو گیا کہاں رہ گئی ہو گی تم۔۔۔۔

اس نے صرف اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

پھر اس نے کمرے کی جانب قدم بڑھا لیے تھے۔۔۔

کمرے میں نہ ہادیہ تھی نہ ہی حدیقہ شاید وہ امی ابو کے کمرے میں ہونگی---

عنایہ نے دروازے کو کُنڈی لگائی تھی۔ اور دروازے کے ساتھ ہی لگتے وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی---

تنہائی ملتے ہی آنسو پھر سے بہنا شروع ہو چکے تھے---

عنایہ وقار کا دل کرچی کرچی ہو چکا تھا---

لیکن نا محرم کی محبت ذِلت اور رسوائی کے سوا دیتی ہی کیا ہے؟؟؟؟

عنایہ اگر وہ الفاظ نہ سنتی اور فلیٹ میں داخل ہو جاتی تو کیا واپسی کا کوئی راستہ بچتا اس کے لیے؟

!!!!! ایک عزت ہی تو تھی اس کے پاس

وہ ہی چلی جاتی تو کیا عنایہ زندہ بھی رہ پاتی؟؟؟؟

www.novelsclubb.com

محرم اور نامحرم کے قوانین آپ کے حیلوں اور دلیلوں سے بدل نہیں"
جاتے ، جو غلط ہے وہ غلط ہے !چاہے آپ اس کو جتنا مرضی
جسٹیفائی کر لیں۔ اللہ نے جس چیز کو حرام قرار دیا ہے وہ آپ کی لاکھ
دلیلوں کے بعد بھی حرام ہی رہے گی ، آگے سمجھنے کی ضرورت آپ کو
"ہے---

اللہ کی حدود کو پھلانگنے کی کوشش تو اس نے کی تھی ، نا محرم کی محبت
! میں تو وہ پھنستی چلی گئی تھی۔ وہ تو رات رات بھر جاگتی رہتی تھی
کس کے لیے؟ ایک نا محرم کے لیے؟ جو اُسی کی عزت کو خاک میں
ملانے کے منصوبے بنا رہا تھا۔

!!!!!!! وہ کیسے نہ سمجھ پائی کیسے

!!!!! مارے بے بسی کے اس کا دل پھٹا جا رہا تھا ، کیا کرے وہ

اس کے دل میں ایک خوف بیٹھ چکا تھا ، میں اب کبھی ایسا نہیں کرونگی اللہ پاک کبھی بھی نہیں اپنی عنایہ کو معاف کر دیں۔ اوپر کی طرف دیکھتے وہ اپنے رب سے فریاد کر رہی تھی۔

وہ جو کسی کی فریاد کو رد نہیں کرتا ، دیر سے ہی سہی لیکن وہ سنتا ضرور" "ہے---

عنایہ ہمت کرتی وضو کے لیے اٹھی تھی۔ مغرب کی نماز کا وقت نکلا جا رہا تھا۔ وہ رونے میں وقت ضائع نہیں کر سکتی۔ وہ تو بہت مضبوط ہے ہاں وہ اب نہیں روئے گی---- ،

www.novelsclubb.com

نماز ادا کرنے کے بعد اس نے ایک سجدہ شکر کا کیا تھا۔ اس کی عزت محفوظ تھی۔ کیا یہ اللہ کا خاص تحفہ نہیں تھا عنایہ وقار کے لیے !کہ وہ بدنامی کے دلدل میں دُھنستے دُھنستے بچی تھی۔

وہ تو کسی کو منہ دِکھانے کے قابل نہیں رہتی !اس کے ماں ، باپ !!!!! اس کی دو معصوم بہنیں کیا ہوتا ان کے ساتھ

حاشر کو الزام دینے کا کیا فائدہ !اس گناہ میں تو میں بھی برابر کی شریک تھی۔ میں جواب نہ دیتی تو اس کی کہاں ہمت ہوتی میری عزت کو یوں نیلام کرنے کی-----

!!! یا خدا

میرا دل نمازوں میں نہیں لگ رہا اللہ پاک !کیا آپ اپنی عنایہ سے ناراض ہیں؟

www.novelsclubb.com

اللہ پاک میں آپ کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی ، میں تو آپ کی" کمزور سی بندی ہوں ، آپ کی رضا میں راضی رہنے والی ، آپ کی عنائیتوں کا شکر کرنے والی ، پتہ نہیں میں اتنی بڑی بھول کیسے کر بیٹھی ، دعا

کرتے روتے روتے اس کی ہچکیاں بندھ چکی تھیں۔۔۔ اللہ پاک اپنی عنایہ سے راضی ہو جائیں نا، ایسی بھول اب میں کبھی نہیں کرونگی پلیز میرا دل اپنی رضا کی جانب پھیر دیں نا، میرا دل اپنے ذکر میں لگا رہنے دیں پلیز۔۔۔۔"

دعا کرتے روتے وہ نڈھال ہو چکی تھی، اس میں کسی چیز کی سکت نہیں تھی۔ کافی راتیں وہ کسی نامحرم کے لیے جاگتی رہی تھی۔ کافی دنوں سے وہ نہیں سوئی تھی۔ اب اُسے نیند آنے لگی تھی۔

وہ اُٹھتی پلنگ پر جا کر لیٹ چکی تھی۔ کب وہ نیند کی وادیوں میں اُتری اُسے خبر ہی نہ ہوئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

عنایہ کی آنکھ دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز پر کھلی تھی، شاید نادیہ بیگم تھیں جو اُسے آوازیں دے رہی تھیں۔

عنایہ سے تو اُٹھا ہی نہیں جا رہا تھا، آٹھ کر دروازہ کھولتے وہ دوبارہ پلنگ پر بیٹھ چکی تھی۔

کیا ہوا عنایہ بیٹا اتنی نڈھال کیوں ہو کچھ ہوا ہے کیا؟

رات ہو گئی تم کمرے سے باہر ہی نہیں آئی۔

نادیہ بیگم تو اس کی حالت دیکھتے پریشان ہو چکی تھیں---

ہاں امی !وہ میری آنکھ لگ گئی تھی اسی لیے---

عنایہ نے جواب دیا تھا---

دِکھاؤ ذرا !انہوں نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے چیک کیا تھا۔

اُف خدایا !عنایہ تمہیں تو تیز بُخار ہے---

انہوں نے پریشان ہوتے ہوئے کہا تھا---

چلو میرے ساتھ دوائی لے کر آتے ہیں----

نہیں امی میں ٹھیک ہوں رہنے دیں ، دوائی کی ضرورت نہیں ہے خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

عنایہ نے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

عنایہ !ادھر دیکھو میری طرف کچھ ہوا ہے کیا؟؟؟

نہیں امی کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔

عنایہ مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے ، تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی ہو۔۔۔

نادیہ بیگم نے نظروں سے اس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ان کی اس بات پر شام والا واقعہ عنایہ کے ذہن کے پردوں پہ لہرایا تھا۔

!!!!!! امی

کچھ سوچ کر اس نے ماں کو پکارا تھا۔۔۔

!!!! جی میری جان

ان کے اتنا ہی کہنے کی دیر تھی کہ عنایہ ان کی گود میں سر رکھے رونا شروع کر چکی تھی۔۔۔

نادیہ بیگم کے سامنے عنایہ نے ایسا پہلی بار کیا تھا۔۔۔

عنایہ کیا ہوا میرا بچہ؟ اپنی امی کو بھی نہیں بتاؤ گی۔۔۔

امی !روتے روتے اس نے پھر ماں کو پکارا تھا۔

آپ کی عنایہ کا اب نمازوں میں دل نہیں لگتا ، اللہ پاک ناراض ہیں آپ کی بیٹی سے آپ میرے لیے دعا کریں نا کہ وہ عنایہ وقار سے راضی ہو جائیں۔ میں کبھی کوئی بُرا کام نہیں کرونگی ، میں کبھی اللہ کی حدود کو پھلانگنے کی کوشش نہیں کرونگی۔ پلیز امی آپ دعا کرینگی نا۔

www.novelsclubb.com

ان کی گود سے سر اُٹھا کر عنایہ چھوٹے بچوں کی طرح ماں سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

عنایہ آج کیسی باتیں کر رہی تھی ، نادیہ بیگم تو پریشان ہی ہو چکی تھیں۔ دل کے ایک گوشہ اب بھی پُرسکون تھا کہ عنایہ غلط نہیں کر سکتی۔

ہاں ہاں کرونگی نا میں اپنی بیٹی کے لیے دعا ، تم پریشان نہ ہو اُٹھو منہ ہاتھ دھو لو ۔ کھانا کھا لو پھر میں تمہیں دوائی دیتی ہوں۔ اب نہیں جانا چاہتی تو صبح اپنے ابو کے ساتھ دوائی لے آنا۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے؟

آخری بات کہتے انہوں نے اس سے تصدیق چاہی تھی۔۔۔

عنایہ محض اثبات میں سر ہلا کر رہ گئی تھی۔۔۔

****

**

فلیٹ پر حاشر انتظار کر رہا تھا لیکن عنایہ نہیں آئی تھی---

حاشر شاید جانتا نہیں تھا کہ عنایہ اب کبھی نہیں آنے والی------

کیا ہوا یاررر حاشر اس کو کال کر نا اتنی دیر ہو گئی ہے !وہ آئے گی بھی یا نہیں؟

احمد میں کافی بار ٹرائے کر چکا ہوں وہ کال نہیں پک کر رہی اور اس کا لاسٹ سین بھی شام کا ہے۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد وہ آنلائن ہی نہیں ہوئی---

مجھے تو لگتا ہے وہ نہیں آنے والی ، تجھے چکما دے گئی ہے۔۔۔

ارے نہیں اس نے خود کہا تھا وہ آئے گی ایسا کیسے کر سکتی ہے وہ۔۔۔

احمد کے سوال پر حاشر بھی سوچ میں پڑ چکا تھا۔۔۔

اس کی اتنی محنت وہ ایسے ہی برباد نہیں کر سکتی۔۔۔

حاشر نے غصے میں مکا دیوار پر مارا تھا۔۔۔

اس کا خون کھول رہا تھا۔

زندگی میں پہلی دفعہ ایسا ہوا تھا، کہ کوئی اس کے بلانے پر نہیں آیا تھا۔۔۔

حاشر سے یہ برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

وہ لڑکی میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی ، نہیں کر سکتی ، وہ غصے میں یہی کچھ بڑبڑا رہا تھا۔

احمد نے اسے سمجھانے کی کوشش کی لیکن اس کے سر پر تو خون سوار تھا اس سے یہ شکست برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

وہ غصے میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر وہاں سے جا چکا تھا۔

راستے میں اسے کچھ خبر نہیں تھی کہ وہ گاڑی کیسے چلا رہا ہے ، وہ اپنی ہی دھن میں جا رہا تھا جب سامنے سے آتے آئل ٹینکر سے اس کی گاڑی کا زور دار تصادم ہوا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاشر چونکہ ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا اسی لیے بروقت وہ کچھ نہیں کر پایا تھا نتیجے کے طور پر آئل ٹینکر)جو غلطی سے غلط ٹرن لے چکا تھا (کے

ساتھ گاڑی ایک دھماکے کے ساتھ پھٹی تھی۔ جو حاشر کی گاڑی کے ساتھ ساتھ اس کے وجود کو بھی اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی۔

سڑک پر کافی لوگ جمع ہو چکے تھے۔

جبکہ رش کا فائدہ اٹھاتے وہ ڈرائیور فرار ہو چکا تھا، گاڑی اور اس میں موجود شخص جل کے راکھ ہو چکے تھے۔۔۔

ارے فائر بریگیڈ تو بلاؤ کوئی۔۔۔

بھیڑ میں سے ایک شخص نے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

جلد ہی فائر بریگیڈ کو بُلاتے آگ پر تقریباً ایک گھنٹے میں قابو پایا جا چکا تھا۔

حاشر کی حالت انتہائی وحشت ناک تھی ، لوگوں کو اسے دیکھ کر عجیب سی وحشت ہو رہی تھی۔

!!!!!!!!!! اتنی دردناک موت

اللہ ایسی موت سے سب کو بچائے۔ اور اس نوجوان کی مغفرت فرمائے۔

ایک بزرگ نے دعا کی تھی۔

بیچارہ پتہ نہیں کیا سوچ کے گھر سے نکلا ہو گا۔

کلمہ بھی نصیب نہ ہوا۔۔۔۔

وہاں کھڑے ایک شخص نے کہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کون حاشر کہاں کا حاشر ؟

موت نے تو اسے ایک پل بھی کچھ سمجھنے کا موقع نہ دیا تھا۔ لوگوں کی" زندگی عذاب بنانے والا حاشر زمان آج خود کس عذاب سے گزر رہا "تھا۔۔۔

اللہ پاک نے اسے موت بھی دی تو کیسی اتنی عبرت ناک !کہ جو دیکھتا !!!!! ایک پل کو اس کا وجود لرز جاتا

کل نفس ذائقۃ الموت ۔۔۔

www.novelsclubb.com

(ہر نفس کو موت کا مزا چکھنا ہے)

جو آتا ہے اسے واپس بھی جانا ہی ہے اس پاک ذات کے پاس ، اور موت اچانک ہی تو آتی ہے موت کا کوئی وقت مقرر نہیں ہوتا !!!

گاڑی ، اس میں موجود شخص اور اس کی ہر ایک چیز فنا ہو چکی تھی۔ کسی چیز کی خبر نہیں ہو رہی تھی ، کہ جس سے اس کے گھر کا پتہ لگایا جا سکتا۔

البتہ پولیس کو انفارم کر دیا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

پولیس کی کارروائی جاری تھی ، لیکن شناخت کا انہیں بھی اب تک کوئی سراغ نہیں ملا تھا۔۔۔

ڈی ایس پی نے حوالدار کو کہتے لاش کو سرد خانے میں رکھنے کو کہا تھا۔

جب تک کوئی گمشدگی کی رپورٹ درج نہیں ہوتی ، یا لاش کے بارے میں کچھ معلومات نہیں مل جاتی تب تک سرد خانے میں رکھنا ہو گا۔

لیکن سر اس لاش کو کب تک ہم سرد خانے میں رکھ سکتے ہیں ، اس کی حالت تو پہلے ہی انتہائی خراب ہے۔

حوالدار نے لاش کو دیکھتے کہا تھا۔

کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو !لیکن فلحال ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی آپشن موجود نہیں ہے---

www.novelsclubb.com

ڈی ایس پی فہاج نے بھی ایک بار افسوس سے اس مردہ وجود کی جانب دیکھتے کہا تھا ، جس کی حالت واقعی دیکھنے کے قابل نہیں تھی۔

دنیا میں دندناتے ہوئے پھرنے والا حاشر زمان ایک پل میں اپنے نام"
"سے لاش تک کا سفر طے کر چکا تھا۔

نہ اس کی دولت کام آئی تھی ، نہ اس کے باپ کا رُتبہ اور نہ ہی"
حاشر زمان کی خوبصورتی۔

موت تو اس کی جوانی کو بھی کسی کھاتے میں نہیں لائی تھی ، موت بھلا
کہاں جوانی دیکھتی ہے ، موت برحق ہے ، جسے آنا ہے ہی ، چاہے آپ
جن حالات میں مرضی ہوں ، موت کا نظام ایک بادشاہ کے لیے بھی
!!!! وہی ہے اور ایک فقیر کے لیے بھی

ایک یہی تو نظام ہے جو امیر ہو یا غریب سب میں اختلافات کو ختم کر
"دیتا ہے---

وہ کیا سوچ کے گھر سے نکلا تھا ، اور اب وہ کہاں تھا ، زمان ولاء کا وہ"
"مکین ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان سب کو چھوڑ کے جا چکا تھا۔۔۔۔

غم کے دریا سے نکالے کوئی۔۔۔
!!!مجھے جینا ہے بچا لے کوئی

****

**

www.novelsclubb.com

عنایہ اب بھی بخار میں تپ رہی تھی لیکن وہ ڈاکٹر کے پاس جانے کو تیار ہی نہیں تھی ایک خوف تھا اس کے رگ و پے میں کہ وہ باہر گئی تو ناجانے کیا ہو جائے۔

پتہ نہیں عنایہ کا یہ خوف کب ختم ہونا تھا۔۔۔

سب اس کی حالت سے پریشان تھے نادیہ بیگم نے اسے ڈاکٹر سے دوائی اس کی حالت بتا کر منگوا لی تھی لیکن پھر بھی وہ ٹھیک نہیں ہو رہی تھی۔ ڈاکٹر کو گھر بلانے کی وہ کہاں استطاعت رکھتے تھے۔۔۔

لیکن بیٹی کی حالت انہیں پریشان کر رہی تھی۔ تبھی انہوں نے پاس سے ایک لیڈی ڈاکٹر کو بلوایا تھا جو بھی تھا ان کی بیٹی زیادہ اہم تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

عنایہ کا معائنہ کرتے اسے سکون آور انجیکشن دیتے ڈاکٹر نے اسے آرام کرنے کی ہدایت دی تھی۔۔۔

آپ کی بیٹی شاید کسی شاک سے گزر رہی ہے اس حالت میں اسے اکیلا نہ ہی چھوڑا جائے تو بہتر ہے۔

میں نے انجیکشن اور دوائی دے دی ہے آپ لوگ ان کے ساتھ وقت گزاریں ان شاء اللہ بہت جلد وہ بہتر ہو جائیں گی۔۔۔

زیادہ کوئی مسئلے والی بات تو نہیں ہے جی ایسا پہلی بار ہوا ہے ورنہ تو وہ کبھی بیمار پڑتی ہی نہیں تھی۔۔

نادیہ بیگم نے فکرمندی سے پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

نہیں نہیں آپ پریشان نہ ہوں سب ٹھیک ہے اللہ پاک بچی کو صحت عطا کرے۔

آمین۔۔۔

ڈاکٹر انہیں ہدایات دیتیں الوداعی کلمات کہتے جا چکی تھیں۔۔۔

****

**

بابا !بھائی اب تک نہیں آئے آج تو کافی دنوں بعد وہ گھر سے نکلے تھے اور اتنی دیر ہو گئی آئے ہی نہیں آپ کو کچھ پتہ ہے کیا؟؟؟؟

رابعہ نے باپ کے کمرے میں داخل ہوتے ان سے پوچھا تھا ، حاشر کا کچھ پتہ ہی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

نہیں بیٹا مجھے تو نہیں پتہ ، میں نے تو کال بھی کی تھی اور اس کا فون ہی بند تھا شاید دوستوں کے ساتھ ہو آپ کو کچھ خبر ہے کیا؟

زمان صاحب نے بھی لاعلمی ظاہر کرتے پاس بیٹھی نائمہ بیگم سے پوچھا تھا۔۔۔

نہیں زمان صاحب مجھے بھی کچھ نہیں پتہ۔۔۔ آپ اس کے دوستوں سے پوچھیں اتنی دیر ہو گئی ہے۔ پتہ نہیں کہاں ہو۔۔۔

نائمہ بیگم کو تو نئی فکر لاحق ہو گئی تھی۔

!!!!! اچھا

www.novelsclubb.com

میں پتہ کرتا ہوں زمان صاحب نے انہیں تسلی دیتے فون پر حاشر کے ایک دوست کا نمبر ڈائل کیا تھا۔

لیکن حاشر تو اس کے ساتھ ہوتا ہی نہیں تھا اسے کیا پتہ ہونا تھا ، وہ حاشر کا پرانا دوست تھا۔

اس سے حاشر کے بارے میں پوچھا تو اس نے نفی میں جواب دیا تھا۔۔۔

اور کسی دوست کا تو نمبر تھا ہی نہیں ان کے پاس۔۔۔

!!!!کیا کریں اس کے علاوہ تو نہیں ہے میرے پاس کسی کا نمبر

زمان صاحب نے پریشانی سے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

بندہ فون کر کے بتا ہی دیتا ہے ، حاشر اتنا لاپرواہ کیسے ہو سکتا ہے۔

نائمہ بیگم تو شدید پریشان ہو چکی تھیں۔

رات کے 11 بجے کا ہی وقت تھا اور حاشر اس سے بھی دیر سے گھر آنے کا عادی تھا لیکن پچھلے ایک مہینے سے وہ گھر پر ہی ہوتا تھا، اگر کہیں جاتا تو بتا کے جاتا اور واپس بھی جلدی آ جاتا تھا اسی لیے آج ان کی پریشانی اپنی جگہ صحیح تھی۔

کچھ دیر انتظار کرتے ہیں آ جائے گا شاید موبائل کی بیٹری ڈیڈ ہو گئی ہو۔۔۔

رابعہ بھی ان کے پاس ہی صوفے پر بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

ان کی بات پر نائمہ بیگم اور رابعہ دونوں نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

اس کے علاوہ وہ کرتے بھی تو کیا۔۔۔۔۔

لیکن وہ تو اس بات سے انجان تھے کے حاشر اب کبھی نہیں آئے"
"گا۔۔۔۔۔۔

****

**

رات سے صبح ہو چکی تھی حاشر کا کچھ اتا پتا نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے کہاں ڈھونڈتے کسی دوست کا نمبر تھا نہیں اور اس کے وزیٹنگ
ایریاز کا انہیں جتنا پتہ تھا وہ سب جگہ پر دیکھ چکے تھے۔

اللہ نہ کرے میرے بچے کو کچھ ہو نہ گیا ہو زمان صاحب !ایسا پہلے تو کبھی نہیں ہوا۔

پورا دن وہ گھر سے پہلے تو کبھی غائب نہیں ہوا۔

اب نائمہ بیگم کا دل گھبرانے لگا تھا، انہیں عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کہہ تو آپ ٹھیک رہی ہیں ، میں ڈی ایس پی صاحب کو فون کرتا ہوں ہمیں حاشر کی ایک فوٹو انہیں بھیجنی ہو گی تاکہ انہیں کچھ اندازہ ہو سکے۔

زمان صاحب نے ان کی بات کی تاکید کرتے ڈی ایس پی صاحب کا نمبر ملایا تھا انہیں سب صورتِ حال سے آگاہ کرتے زمان صاحب تھکے سے انداز میں صوفے پر بیٹھے تھے۔

حاشر جتنا بھی ضدی تھا، لیکن وہ ان کی اولاد تھا وہ انہیں اپنے باقی بچوں کی طرح ہی عزیز تھا۔

ان کے دل کے قریب تھا وہ۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب وہ انتظار کے علاوہ کیا کر سکتے تھے ! سو وہ انتظار ہی کر رہے تھے۔۔۔

کچھ گھنٹے بعد انہیں دوبارہ سے ڈی ایس پی کی کال موصول ہوئی تھی جس میں حاشر کے ملنے کی خبر نہیں بلکہ ایک لاش کی خبر موصول ہوئی تھی ،کہ انہیں جلی ہوئی ایک لاش ملی ہے سراغ تو کچھ نہیں ملا لیکن آپ ایک بار آکر شناخت کر لیں کہ کہیں وہ آپ کا بیٹا ہی نہ ہو۔۔۔۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا !وہ حاشر نہیں ہو گا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ڈی ایس پی کی معلومات پر زمان صاحب نے فوراً نفی میں جواب دیا تھا۔

ہم نہیں کہہ رہے زمان صاحب کہ وہ آپ کا بیٹا ہی ہے لیکن آپ آکر شناخت تو کر سکتے ہیں۔۔۔

کیونکہ ابھی تک ہمیں کوئی گمشدگی کی رپورٹ نہیں ملی سوائے آپ کے بیٹے کے۔

ڈی ایس پی فہاج نے محتاط الفاظ کا چناؤ کرتے انہیں اپنا مؤقف بتایا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

زمان صاحب ناچاہتے ہوئے بھی لاش کی شناخت کرنے کے لیے روانہ ہو چکے تھے۔

گھر میں انہوں نے اس بات کا نہیں بتایا تھا وہ کسی کام کا کہتے گھر سے نکلے تھے راستے میں دل سے یہی دعا نکل رہی تھی کہ وہ حاشر نہ ہو۔۔۔۔

"لیکن قسمت کا لکھا کون ٹال سکتا ہے۔۔۔"

ڈی ایس پی فہاج کے بتائے گئے ہسپتال پہنچتے ہی انہیں ڈی ایس پی فہاج سامنے ہی نظر آ گئے تھے۔

مصافحہ کے بعد وہ انہیں سرد خانے کی طرف لے کر بڑھے تھے۔۔۔

سرد خانے میں داخل ہوتے لاش سے کپڑا ہٹاتے جب ان کی نظر اس بے جان وجود پر پڑی تو زمان صاحب نے دل پر ہاتھ رکھا تھا ایسا لگتا تھا ان کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو حاشر کی لاش جل چکی تھی لیکن اس کے کان میں موجود بالی سے انہوں نے نشاندہی کی تھی بالی بھی اپنی اصلی حالت میں تو نہیں تھی لیکن وہ حاشر کی ہی تھی یہ وہ اچھے سے پہچانتے تھے اور ڈی ایس پی نے انہیں جلا ہوا موبائل اور گھڑی بھی دکھائی تھی۔ ہاتھ میں مختلف بینڈز کے نشانات بھی موجود تھے جو حاشر ہر وقت پہنے رکھتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

زمان صاحب اپنی جگہ دہل کر رہ گئے تھے۔

جوان اور اکلوتے بیٹے کی لاش دیکھنا اور وہ بھی انتہائی اذیت ناک حالت میں ، کون سا باپ سہن کر پاتا۔۔۔

اپنی تسلی کے لیے انہوں نے ڈی این اے ٹیسٹ بھی کروا لیا تھا جس سے ثابت ہو چکا تھا کہ یہ حاشر زمان ہی ہے البتہ رپورٹ کے لیے انہیں کافی انتظار کرنا پڑا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زمان صاحب کی حالت کا اندازہ کوئی نہیں لگا سکتا تھا ان کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا ان کی حالت کو دیکھتے فہاج صاحب نے ان کے ساتھ آئے ڈرائیور کو انہیں گھر لے جانے کو کہا تھا۔

اور خود انہوں نے لاش کو ان کے گھر پہنچانے کا کہا تھا۔۔۔

وہ لوگ افسوس کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

حاشر زمان کی میت زمان ولاء میں کہرام برپا کر چکی تھی ، چار بہنوں کا اکلوتا جوان بھائی اس دنیا سے جا چکا تھا ماں باپ اور بہنیں سب بت بنے بیٹھے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

انہیں تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ ان کا بیٹا اور بہنوں کا بھائی اتنی جلدی چلا جائے گا۔ لیکن جانے والے کو کون روک سکتا ہے۔۔۔

زمان صاحب ہی کچھ ہوش میں تھے ، اگر وہ ہی ہوش نہ کرتے تو ان کے گھر والوں کو کون سنبھالتا ، میت کی تدفین کے بعد سے زمان صاحب کا گھر ماتم کا سماں پیش کر رہا تھا۔۔

ہر کوئی اپنی جگہ بت بنا بیٹھا تھا، سب رشتے دار جا چکے تھے۔ صرف کچھ قریبی لوگ باقی تھے جو انہیں سنبھال رہے تھے۔ زمان صاحب بھی اپنے کمرے کی طرف چل دیئے تھے وہ فلحال خود بھی کسی سے بات کرنے کی ہمت نہیں رکھتے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اللہ نے حاشر زمان کو دنیا میں ہی عبرت کا مقام بنا دیا تھا ، یہ سچ تھا وہ دوسروں کی زندگیاں برباد کرتا تھا اپنے انجام کی پرواہ کیے بناء ، لیکن اس میں اس کی بہنوں کا کوئی قصور نہیں تھا ، حاشر نے اپنے کیے کی سزا بھگت لی تھی۔ مکافاتِ عمل کا چکر حاشر زمان کی موت کے ساتھ ہی اختتام کو پہنچ چکا تھا۔ اب مکافاتِ عمل کی کوئی گنجائش نہیں بچی تھی۔۔۔"

"احمد کو حاشر کی موت کا علم ضرور ہو چکا تھا حاشر کے والدین کو احمد کا نہیں پتہ تھا لیکن احمد حاشر کی ہر ایک چیز سے واقف تھا اس کے جنازے میں احمد نے بھی شرکت کی تھی اور حاشر کی موت احمد کے لیے کسی عِبرت سے کم نہیں تھی وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا سارے کاموں میں تو وہ بھی ملوث رہا تھا کیا اس کا انجام بھی ایسا ہی

ہو گا؟؟؟ یہ سوچ اس کے وجود میں کپکپی طاری کرنے کے لیے کافی تھی احمد نے اللہ سے فوراً توبہ کی تھی بہت سے غلط کام وہ کر چکا تھا "!!!!! اب مزید نہیں اب وہ ایسا کچھ کرنے کا سوچے گا بھی نہیں

حاشر خود تو جا چکا تھا لیکن احمد کے لیے ہدایت کے دروازے وا کرنے !!!!! کا سبب ضرور بنا تھا

****

www.novelsclubb.com

**

نائمہ بیگم اٹھیں کچھ کھا لیں اور کتنی حالت خراب کرنی ہے آپ نے کتنے دنوں سے آپ کی یہی حالت ہے آپ نہیں سنبھلیں گی تو ہماری بیٹیوں کو کون سنبھالے گا؟

وہ کیسے چُپ چُپ سی رہنے لگ گئی ہیں گھر کی حالت ایسی ہے کہ جیسے اس گھر میں کوئی رہتا ہی نہ ہو۔۔۔

آج حاشر کی موت کو ڈیڑھ مہنیہ گزر چکا تھا لیکن زمان ولاء کی حالت میں کوئی سدھار نہیں آیا تھا اور آتا بھی کیسے اس گھر کے سربراہ ہی نہیں سنبھل پا رہے تھے نائمہ بیگم کو بار بار دورے پڑ جاتے اور وہ حاشر حاشر پکارتے بے ہوش ہو جاتیں۔ زمان صاحب کو ایک ہارٹ اٹیک ہو چکا تھا

ایسے میں ماں باپ کو بیٹیوں نے سنبھالا تھا ہاں وہ خاموش ہو گئی تھیں ، لیکن بہت ہمت سے کام لیتے وہ ماں باپ کی ہمت بنی تھیں۔

حاشر کے جانے سے اس کے گھر والوں کی زندگی میں ایک خلاء آ چکا تھا اس کو بلاشبہ کوئی پُر نہیں کر سکتا تھا لیکن زندگی رک بھی تو نہیں سکتی تھی نا۔۔۔۔

اسی لیے خود ہی ہمت کرتے انہوں نے ماں باپ کو ہمت دی تھی اور آج زمان صاحب کی حالت کچھ ٹھیک ہوئی تھی تو انہوں نے اپنی بیوی کی توجہ بھی اپنی اولاد کی طرف دلائی تھی انہوں نے نائمہ بیگم کو ساتھ

لگاتے دلاسہ دیا تھا کہ اسی میں اللہ پاک کی کوئی بہتری ہو گی اس کے علاوہ وہ کر بھی کیا سکتے تھے۔۔۔

ان کی بات سنتے نائمہ بیگم کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں ہاں اللہ نے حاشر کو لیا تھا تو انہیں اللہ پاک نے 4 اولادیں اور بھی تو دیں تھیں نا وہ کیسے بھول گئیں۔

وہ اللہ پاک سے شکوہ کر رہی تھیں ، لیکن اللہ نے ان کی گود بلکل خالی تھوڑی کی تھی ان کے پاس تو ان کی پھولوں جیسی چار بیٹیاں موجود تھیں، کیا ان کی کوئی اہمیت نہیں تھی !!!!!

www.novelsclubb.com

یہ سوچ آتے ہی انہوں نے اپنے قدم اوپر کی جانب بڑھائے تھے وہ جانتی تھیں اداسی کے موقعے پر وہ چاروں ہمیشہ ایک ساتھ پائی جاتی تھیں اور اب بھی ایسا ہی ہوا تھا وہ ساری ایک کمرے میں موجود تھیں وہ کمرے کا دروازہ کھولے دیوانہ وار کھڑی انہیں دیکھ رہی تھیں کب سے ضبط کیے آنسو بہنا شروع ہو چکے تھے۔

میری بچیاں !بے اختیار ان کے منہ سے نکلا تھا اور انہوں نے اپنے بازو ان کے لیے وا کیے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ چاروں بھاگتی ماں کے سینے سے لگی تھیں سب کا ضبط ٹوٹ چکا تھا۔۔۔

زمان صاحب بھی ان کے پیچھے آگئے تھے اور وہ اب انہیں دور سے کھڑے دیکھنے میں مصروف تھے ان کی بھی آنکھ کے کنارے سے آنسو نکلا تھا جسے انہوں نے بروقت صاف کیا تھا۔۔۔

وہ پانچوں رونے میں مصروف تھیں ، زمان صاحب نے انہیں رونے دیا کب سے رُکے آنسو آج ایک ہی بار بہہ جائیں تو بہتر تھا ، وہ سب اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر لیں ان سب کے لیے اس وقت یہی ٹھیک تھا۔

www.novelsclubb.com

زمان صاحب واپس نیچے جا چکے تھے جب کہ وہ کافی دیر رونے اور ایک دوسرے کو تسلی دینے کے بعد اب کافی حد تک سنبھل چکی تھیں۔۔۔

مجھے معاف کر دو بیٹا !میں بیٹے کے غم میں تم سب کو تو بھول ہی چکی تھی۔

پلیز مجھے معاف کر دو۔

نائمہ بیگم نے اپنی بیٹیوں سے ہاتھ جوڑ کے معافی مانگی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں امی آپ کیوں ایسا کر رہی ہیں، ہم نہیں سمجھیں گے تو کون سمجھے گا۔

ثنا نے ماں کے ہاتھوں کر تھامتے کہا تھا جو سب سے بڑی تھی۔۔۔

"بیٹیاں اللہ کی رحمت ہوتی ہیں ، جو دکھ ہو یا سکھ ماں باپ کے لیے ہر قدم پر ان کی مدد کو تیار رہتی ہیں، بیٹیاں تو اللہ کا خاص انعام ہوتی ہیں جو پَریاں بن کر آپ کے آنگن میں اترتی ہیں ، ہنستی ہیں، کھیلتی ہیں اور پھر ایک دن پریوں کی طرح کسی دوسرے آنگن میں اُڑ جاتی ہیں۔۔۔"

ثنا ، رابعہ ، ثانیہ اور عینا وہ چاروں ماں کی ڈھال بنی کھڑی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

"بیٹیاں بھی اللہ کی طرف سے دیا گیا کتنا انمول تحفہ ہوتی ہیں نا۔۔۔"

چلیں اٹھیں مما اب آپ نہیں روئیں گی بہت رو لیا ، حاشر بھائی کو کتنی تکلیف ہوتی ہوگی۔

ہمیں چاہیے ان کے ایصالِ ثواب کے لیے کچھ پڑھیں نہ کہ رو کے وقت ضائع کریں۔۔۔

ثانیہ نے ماں سے کہا تھا اور اس کے کہتے ہی سب اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں میں آج ہی ختم کے لیے مسجد میں کھانا بھجواتی ہوں اور قرآن پاک بھی پڑھ کر اسے بخشوں گی۔

حاشر کا ذکر کرتے ایک بار پھر وہ اشکبار ہوئی تھی۔

"ایسے موقع پر صبر کا دامن تھامنا ایک ماں کے لیے واقعی مشکل تھا، لیکن اب وہ شکوہ نہیں کرینگی انہوں نے خود سے عہد کیا تھا۔۔۔۔

وہ ساری نیچے کی طرف چل دی تھیں۔

www.novelsclubb.com

ان سب نے مل کر کھانا بنایا تھا، زیادہ نہیں تو کچھ حد تک وہ نارمل ہو چکی تھیں۔

مسجد میں کھانا وہ ملازم کے ہاتھ بجھوا چکی تھیں۔۔۔

عینا بابا کو بلا لاؤ پھر سب مل کر کھانا کھاتے ہیں۔

ٹیبل پر کھانے کی چیزیں لگاتے ثنا نے عینا کو باپ کو بلانے بھیجا تھا۔۔۔

اور وہ اوکے آپی کہتی جا چکی تھی سب کے رویوں کا زیادہ اثر اس معصوم پر ہی تو ہوا تھا ، جو آج سب کو پھر سے اکٹھا دیکھتی خوش ہو چکی تھی۔۔۔

وہ سب آج کافی دنوں بعد اکٹھے ہوئے تھے ، خود کو خوش دِکھانا سب کے لیے مشکل تھا بیٹے اور بھائی کی کمی سب کو محسوس ہو رہی تھی لیکن سب اپنی اپنی جگہ خاموش تھے۔۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں سونے جا چکے تھے۔۔۔

آج شاید زمان ولاء کے مکین کافی عرصے بعد کچھ سکون کی نیند سونے" والے تھے لیکن حاشر زمان کی کمی تو اب شاید ساری زندگی انہیں "محسوس ہونے والی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

****

**

ادھر عنایہ بھی کچھ حد تک بہتر ہو چکی تھی وہ گھر سے باہر نہیں جا رہی تھی لیکن وہ اب خوف کے اثر سے کافی حد تک نکل چکی تھی۔

اس کے گھر والوں نے اسے نارمل کرنے کے لیے بہت محنت کی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

موبائل وہ استعمال نہیں کرنا چاہتی تھی کسی نے اس پر زور نہیں دیا تھا۔ سکول سے اس کی نوکری ختم ہو چکی تھی لیکن پرنسپل نے اسے

دوبارہ جوائن کرنے کو کہا تھا جس پر عنایہ نے خاموشی اختیار کی تھی یہ سب معاملات اس نے اپنے ابو کے فون سے کیے تھے۔۔۔

عنایہ تمہارے ماموں کا فون آیا تھا، خیر سے اسماعیل کی شادی طے ہو چکی ہے ہم سب کو بلایا ہے اور تم بھی ساتھ چلو گی اسلام آباد اب میں کچھ نہیں سنوں گی، کب سے تم گھر میں ہی بیٹھی ہوئی ہو۔۔۔

اور تمہارے ابو بھی کہہ رہے تھے کہ ہم وہیں پر ہی کوئی مکان کرائے پر لے لیں گے یہاں کی نوکری چھوڑ رہے ہیں وہ اور تم سب کا بھی وہیں پڑھائی کا انتظام کر لیں گے۔۔۔

www.novelsclubb.com

عنایہ کی حالت کے پیشِ نظر انہوں نے شہر بدلنے کو ترجیح دی تھی اگر کوئی ایسی وجہ ہے بھی کہ وہ یہاں نہیں نکلنا چاہتی تو ہم گھر اور شہر بدل لیتے ہیں کیا پتہ وہ گھر میں قید ہونا چھوڑ دے۔

یہ وقار صاحب کا مؤقف تھا جس پر نادیہ بیگم نے بھی حامی بھر لی تھی۔

اور اب وہ سب اس سلسے میں اسلام آباد شفٹ ہونے کا سوچ رہے تھے سب انتظامات اپنے بھائی کی مدد سے نادیہ بیگم کروا چکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

ان کے بھائی نے انہیں گھر رہنے کی پیشکش کی تھی لیکن نادیہ بیگم نے صاف گوئی سے منع کر دیا تھا کہ وہ کرائے کے مکان پر رہ لیں گی۔

اسلام آباد جیسے بڑے شہر میں رہنا ان کے لیے مشکل تھا لیکن اولاد کے لیے ماں باپ بڑی سے بڑی مشکل کے لیے بھی تیار ہو جاتے ہیں۔۔۔

شادی ہونے تک وہ شاہنواز صاحب کے گھر رہنے والے تھے اس کے بعد انہوں نے شفٹ ہو جانا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہاں کے سب کام بھی وہ نمٹا چکے تھے۔۔۔

اب بس کل انہیں روانہ ہونا تھا ، اخراجات کے لیے نادیہ بیگم نے اپنے زیورات فروخت کر دیے تھے لیکن یہ بات صرف وقار صاحب ہی جانتے تھے---

انہوں نے منع کیا تھا لیکن نادیہ بیگم نے حالات کی نزاکت کو دیکھتے ان کی ایک نہیں سُنی تھی---

www.novelsclubb.com

بچوں کو انہوں نے آج ہی بتایا تھا---

وہ سب کچھ پل کے لیے افسردہ ہو گئی تھیں اس گھر سے ان کی کافی یادیں جڑی تھیں ، لیکن ہر چیز ہمیشہ آپ کے پاس رہے ایسا ضروری !!!! تو نہیں

وہ ملتان سے اسلام آباد شفٹ ہو رہے تھے۔۔۔

آج یہاں اس گھر میں ان کی آخری رات تھی۔

www.novelsclubb.com

صبح وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس شہر کو الوِداع کہنے والے تھے۔۔۔

عنایہ کو تو جیسے کوئی فرق ہی نہیں پڑا تھا ، اس کا دل تو جیسے جذبات سے عاری ہو چکا تھا۔۔۔

وہ نمازیں اب بھی پڑھ رہی تھی ، نمازوں میں پہلے جیسا دل نہ لگتا لیکن اللہ کے ذکر میں اسے سکون ملنے لگا تھا اور عنایہ وقار اسی میں بھی خوش تھی ، بے سکونی کسی طور تو ختم ہو رہی تھی۔۔۔

وہ حد درجہ محتاط تھی پہلے سے بھی زیادہ۔۔۔

www.novelsclubb.com

اللہ نے ایک بار اس کی عزت بچا لی تھی ، عنایہ وقار کے لیے ایک بار معجزہ ہوا تھا بار بار نہ وہ غلطی کر سکتی تھی نہ ہی معجزے بار بار ہوتے ہیں۔۔۔

لیکن اگلی صبح گھر سے رخصت ہوتے وقت اس کی آنکھیں نم ضرور ہوئی تھیں اس گھر سے جڑی ایسی بہت سی خوشگوار یادیں تھیں جو اسے افسردہ کر چکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اللہ پاک نے اس میں کوئی مصلحت ہی رکھی ہو گی۔۔۔

، خود کو خود ہی تسلی دیتے وقار صاحب اور ان کا خاندان ایک نئے شہر نئے سفر اور نئی زندگی کے لیے گامزن ہو چکا تھا۔۔۔

"آگے کیا کیا ہونے والے تھا ، یہ خدا ہی بہتر جانتا تھا۔۔۔"

****

**

www.novelsclubb.com

بس سے اُترتے وہ اسلام آباد جیسے خوبصورت شہر میں قدم رکھ چکے تھے۔۔۔ بلاشبہ اسلام آباد خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے۔۔

اس کی سیرگاہیں ہوں یا تاریخی مقامات ہر چیز اپنے آپ میں ایک الگ مقام رکھتی ہے---

وہ ٹیکسی لیتے شاہنواز صاحب کے گھر کی طرف روانہ ہو گئے تھے شادی ایک ہفتے بعد تھی لیکن تیاریاں ابھی سے جاری تھیں---

ان کا استقبال بھی اچھے انداز میں کیا گیا تھا---

سب سے ملتے تھوڑی دیر سب کے ساتھ بیٹھتے وہ اب اپنے کمرے کی طرف چلے گئے تھے جو شادی کے لیے انہیں مسز شاہنواز نے رہنے کے لیے دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

انہیں پہنچتے تقریباً 12 بج چکے تھے اور کچھ وقت باتوں میں گزر گیا تھا حاشر کی موت کا عنایہ نہیں جانتی تھی لیکن اس کی سب بُری یادیں وہ

اسی شہر میں دفنا آئی تھی۔ ظہر کی نماز ادا کرتے وہ سب آرام کی غرض سے لیٹ چکے تھے۔ شام تک ان کی آنکھ کھلی تھی گھر کا ماحول نہایت خوشگوار تھا عنایہ ایک سائیڈ پر بیٹھی تھی جبکہ ہادیہ اور حدیقہ سب کے ساتھ انجوائے کر رہی تھیں۔ اس کی کزنز نے اسے بھی بلایا تھا لیکن اس نے شائستگی سے منع کر دیا تھا وہ سب بہت عرصے بعد ملتے تھے لیکن عنایہ کی خاموش طبیعت سے وہ سب اچھی طرح واقف تھے اسی لیے زیادہ کسی نے نہیں کہا تھا رات وہ دیر تک سوئے تھے اگلے کچھ دن ایسے ہی گزرنے والے تھے آخر کار وہ ایک شادی والا گھر جو تھا۔۔۔۔

****

**

وہ اس وقت جاگنگ کر کے گھر آیا تھا۔ اس کے گھر آتے ہی ملازم بابا نے اسے جوس کا گلاس پکڑایا تھا۔ جسے تھامتے وہ اپنے کمرے کی طرف

بڑھ چکا تھا۔ جوس پیتے کچھ دیر اپنے کام پر نظر ڈالتے وہ فریش ہونے چلا گیا تھا اس کا خود کا گاڑیوں کا شوروم تھا۔۔۔

بلیک پینٹ پر بلیک شرٹ اور بلیک ہی کوٹ پہنے معاذ شاہ اپنے کام" پر جانے کے لیے تیار کھڑا تھا۔

کلائی میں وہ گھڑی ضرور پہنتا تھا اس وقت بھی اس نے بائیں ہاتھ کی کلائی میں ایک قیمتی گھڑی پہنی ہوئی تھی بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے اپنی پُرکشش براؤن آنکھوں پہ گلاسسز اور ہلکی ہلکی بیئرڈ کے ساتھ وجاہت کا شاہکار معاذ شاہ کسی بھی لڑکی کو گھائل کرنے کا ہنر رکھتا "تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اس کی آنکھوں میں ایک درد تھا جو ہر انسان نہیں پڑھ سکتا تھا۔۔۔"

، پیسوں کی بات کی جائے تو دولت کے معاملے میں وہ امیر واقع ہوا تھا لیکن رشتوں کے معاملے میں معاذ شاہ سے غریب کوئی نہیں تھا ، وہ پانچ سال کا تھا جب اس کے ماں باپ کا ایک حادثے میں انتقال ہو چکا تھا اس کی پرورش اس کی دادی نے کی تھی لیکن بیس سال کی عمر میں دادی کا ساتھ بھی اس سے چُھوٹ چکا تھا اس کی دادی رات سوئی تو اگلی صبح وہ اٹھی ہی نہیں۔۔۔ پہلے تو اسے دادی نے سنبھالا تھا لیکن اب اسے سنبھالنے والا کوئی نہیں تھا۔ اب کی بار اسے خود کو خود ہی سنبھالنا تھا اب اسے خود ہی سب کرنا تھا ، وہ ٹوٹ چکا تھا لیکن اس نے ہمت نہیں ہاری تھی ورنہ اسے دنیا نے کہیں کا نہیں چھوڑنا تھا اس نے سب معاملات میں دلچسپی لینا شروع کر دی تھی یہ شوروم اس کے باپ کے وقت کا تھا جسے معاذ شاہ نے مزید وسیع کیا تھا اپنی محنت کی بدولت ، اس سے پہلے ارحم خان سب سنبھالتے آئے تھے جو

کہ اس کے بابا کے ایک بہت اچھے دوست اور بزنس پارٹنر تھے انہوں نے مشکل کے اس دور میں معاذ کی بہت مدد کی تھی جس کے لیے وہ ہمیشہ سے ان کا مشکور رہا تھا۔۔۔

لیکن وہ معصومیت جو معاذ شاہ کی شخصیت کا خاصہ تھی وہ غائب ہو" چکی تھی ، بہرحال نرم دل وہ اب بھی تھا ، کسی کو مشکل میں نہیں "دیکھ سکتا تھا معاذ شاہ۔۔۔

اس نے اپنا گھر کوئی زیادہ بڑا نہیں لیا تھا ، اپنے گھر کو لاک کر کے وہ ان سب یادوں سے پیچھا چھڑواتے تین کمروں پر مشتمل ایک خوبصورت سے اپارٹمنٹ میں شفٹ ہو چکا تھا ، لیکن یہ اپارٹمنٹ بھی معاذ شاہ کی اپنی ملکیت تھا۔

کمرے سے باہر نکلتے وہ بغیر ناشتہ کیے جا چکا تھا۔ وہ ناشتہ بہت کم کرتا تھا۔۔۔

سلطان بابا اس کی اس عادت سے بہت مایوس ہوتے تھے۔۔۔

باہر نکلتے اپنی گاڑی میں بیٹھتے وہ اپنی منزل کے لیے روانہ ہو چکا تھا۔۔۔

****

**

آج اسماعیل کی مہندی تھی اور تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں سب اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف تھے جب کہ عنایہ آج بھی ایک کونے میں بیٹھی ہوئی تھی ایسا نہیں تھا کہ وہ کمزور پڑ گئی تھی بس اس کا دل ان سب چیزوں سے اچاٹ ہو چکا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

آج آ رہا ہے نا تو؟؟؟؟

اسمائیل نے اپنے دوست کو کال کرتے سلام دعا کرنے کے بعد کہا تھا۔

کوشش کرونگا اس نے مصروف سے انداز میں کہا تھا۔۔۔

یاررررر کوشش کی کیا بات !تو نے کہا تھا تو آئے گا اور اگر اب تو پوری شادی پر نہ آیا تو مجھ سے بات نہ کرنا اسماعیل نے کہتے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

اور وہ پیچھے ہیلو ہیلو ہی کرتا رہ گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

معاذ نے اسے فون میں سے ہی گھوری سے نوازا تھا۔۔۔

اسے پتہ بھی ہے مجھے گیدرنگ نہیں پسند پھر بھی جان بوجھ کے کرتا ہے۔۔۔

معاذ نے کوفت سے کہا تھا۔۔۔

معاذ اور اسماعیل یونیورسٹی کے دوست تھے معاز نے کسی سے دوستی نہیں کی تھی لیکن ہوتے ہیں نا کچھ لوگ جو اپنی جگہ خود بنا لیتے ہیں اسماعیل نے بھی اپنی جگہ خود بنائی تھی معاز شاہ کے دل میں۔۔۔

وہ شوخ طبیعت کا مالک اسماعیل شاہنواز کچھ ہی دنوں میں معاذ شاہ کا قریبی اور دلعزیز دوست بن چکا تھا۔۔۔

ایک دوسرے کے گھروں میں آنا جانا بھی لگا رہتا تھا سب ان کی دوستی سے واقف تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

آج اس کے دوست کی مہندی تھی اور وہ اسے بُلا رہا تھا جسے ان سب سے چِڑ تھی۔

لیکن اب جانا تو تھا ہی نا !!!!معاذ اسے ناراض نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

ارحم صاحب سے کہتے وہ جلدی نکل چکا تھا۔۔۔

****

**

وہ آج مہندی کے فنکشن کے حساب سے ڈریس سلیکٹ کر رہا تھا اور اسے یہ دنیا کا مشکل ترین کام لگ رہا تھا وہ ایسے سوٹ کم ہی پہنتا تھا آخر اس نے ایک کالے رنگ کا سوٹ منتخب کیا تھا ساتھ ہم رنگ واسکٹ پہنے اچھے سے بال بنائے ، کلائی میں گھڑی ڈالے ساتھ بلیک ہی پشاوری چپل پہن کر معاز شاہ مہندی کے فنکشن کے لیے تیار تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

مہندی کا فنکشن گھر پر ہی تھا ، گھر میں بنے پچھلے حصے کو اچھے سے سجایا گیا تھا۔۔۔

گیٹ پر پہنچتے معاذ نے اسماعیل کو کال کی تھی کہ وہ پہنچ چکا ہے اتنے سارے لوگوں میں جاتے اسے کوفت ہو رہی تھی وہ ایک سائیڈ پر کھڑا تھا جب اسماعیل اسے لینے آیا تھا اس سے بغلگیر ہوتے وہ اسے لیے اندر کی جانب بڑھ چکا تھا۔۔۔

اسماعیل آج سفید سوٹ میں ملبوس تھا کریم کلر کی واسکٹ اور ایک پیلی پٹی گلے میں ڈالی ہوئی تھی۔

شاہنواز انکل سے ملتے باقیوں کو سلام کرتے وہ اسماعیل کے پاس جا کے بیٹھ چکا تھا اسماعیل اور آسماء کا نکاح پہلے ہی ہو چکا تھا اسی لیے دونوں کی مہندی ایک ساتھ رکھی گئی تھی آسماء اسماعیل کے ماموں کی بیٹی تھی۔۔۔

آسماء نے پیلے کلر کا شرارہ اور کُرتی پہنی ہوئی تھی بالوں کو اچھے سے سیٹ کیا گیا تھا۔۔۔

مہندی کا فنکشن جاری تھا جب معاذ کو ایک ضروری کال آ گئی تھی جسے ریسیو کرتے وہ شور سے ایک خالی سائیڈ پر آیا تھا تاکہ آسانی سے بات کر سکے ، وہ ابھی بات کر کے فری ہی ہوا تھا جب اس کی نظر گارڈن کے ایک طرف گُم سُم سی بیٹھی لڑکی پر پڑی تھی جو دنیا و مافیہا سے بے خبر ناجانے کہاں کھوئی ہوئی تھی۔

وہ عنایہ وقار ہی تھی جو خود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کر چکی تھی عنایہ نے مہندی کلر کی سادہ سی فراک پہنی ہوئی تھی بالوں کو چوٹی میں قید کیا ہوا تھا اور ڈوپٹہ ایک سائیڈ پر لیا ہوا تھا وہ ایسے بیٹھی تھی جیسے اس کے سوا یہاں کوئی ہو ہی نہ۔۔۔

اس نے نظریں اٹھا کر سامنے والے کو دیکھا تھا ایک پل میں معاذ شاہ اس کی آنکھوں میں چھائی ویرانگی بخوبی محسوس کر چکا تھا اور اس نے اپنی نظروں کا زاویہ بدلا تھا۔

عنایہ نے اسے دیکھتے ناگواری سے منہ موڑا تھا۔

"بدتمیز"

پہلے کبھی لڑکی نہیں دیکھی کیا اسے دل میں سناتے وہ وہاں سے جا چکی تھی---

عنایہ وقار کو اب کسی میں کوئی دلچسپی نہیں تھی ، اس کی نظر میں مرد کی شبیہہ صرف حوس بن کر رہ گئی تھی---

www.novelsclubb.com

سب رسومات سے فارغ ہوتے رات کے 2 بج چکے تھے۔ معاذ اسماعیل سے اجازت لیتے گھر کے لیے نکل چکا تھا صبح اسے شوروم بھی

جانا تھا اور کل پھر بارات کے فنکشن کے لیے بھی آنا تھا یہ اسماعیل نے بھی اسے کس ٹینشن میں پھنسا دیا تھا۔۔۔

وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب ہو رہا تھا، کہ اچانک اس کے ذہن میں وہ انجانی سی لڑکی آئی تھی۔۔۔

پتہ نہیں کیسی لڑکی تھی لڑکیاں تو ان فنکشنز کے لیے بہت پُرجوش ہوتی ہیں یہ تو ایسے بیٹھی تھی جیسے عام روٹین میں گھر میں لڑکیاں بیٹھی ہوتی ہیں بلکہ گھر میں بھی کب لڑکیاں خاموش بیٹھتی ہیں عجیب ہی کوئی مخلوق تھی ، خیر مجھے کیا !!!!

www.novelsclubb.com

معاذ اسی بارے میں سوچتے سوچتے گھر پہنچ چکا تھا۔۔۔

****

**

بارات کا فنکشن میرج ہال میں تھا سب کچھ بہت اچھے سے مینیج کیا گیا تھا سب گھر والے ہال میں موجود تھے اور معاذ بھی پہنچ چکا تھا اس نے آج تیز نیلے رنگ کی قمیض شلوار پہنی ہوئی تھی۔

جبکہ اسماعیل نے گولڈن کلر کی شیروانی پہنی ہوئی تھی۔۔۔

وہ اسماعیل سے باتوں میں مصروف تھا جب پھر سے اسے وہی نظر آئی تھی آج پھر وہ سب سے الگ تھلگ بیٹھی ہوئی تھی کہ جیسے وہ یہاں نہیں کہیں اور ہو ، وہ آج بھی کل کی ہی طرح سادہ سی لال فراک پہنے ہوئی تھی جس پر ہلکا ہلکا موتیوں کا کام تھا ڈوپٹہ آج گلے میں تھا۔۔۔

وہ کونے والی ٹیبل پر بیٹھی ہوئی تھی آج تو وہ اتنی گُم تھی کہ اسے پتہ ہی نہ چلا کہ کوئی اسے بہت غور سے دیکھ رہا ہے۔۔۔

کیا ہوا معاذ کہاں کھویا ہوا ہے۔۔

کہ۔۔۔ کہیں نہیں یاررر معاز نے سر جھٹکتے اس کی بات کا جواب دیا تھا۔

جبکہ اسماعیل نے اس کی نظروں کے زاویے پر دیکھا تو وہاں عنایہ بیٹھی تھی۔۔۔

اس کے دیکھنے پر وہ نظریں چُرا گیا تھا جبکہ اسماعیل جانتا تھا وہ ایسے لڑکیوں کو دیکھنے کا عادی نہیں تھا۔۔۔

وہ میری پھپھو کی بیٹی ہے ابھی کچھ دن پہلے ہی اسلام آباد شفٹ ہوئے ہیں یہ ہمیشہ ایسے ہی رہتی ہے تو اسے دنیا کی عجیب مخلوق نہ سمجھ لینا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسماعیل نے شوخ انداز میں کہتے اس کے گلے میں ہاتھ ڈالے کہا تھا۔۔۔

"ہممممم گڈ"

معاذ نے صرف اتنا ہی کہا تھا۔۔۔

کیا ہوا تجھے پسند آ گئی کیا؟؟؟؟

اسماعیل نے غور سے اسے دیکھتے کہا تھا ایک وہی تو تھا جو اس کی آنکھیں پڑھ لیتا تھا۔۔۔

نہیں یار پاگل ہو گیا ہے کیا؟ مجھے کیوں پسند آنے لگی کوئی تو جانتا ہے نہ میں شادی نہیں کرنا چاہتا کبھی بھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں نے شادی کی بات کب کی میں نے تو پسند کی بات کی ہے تیری !!!!! طرح ہی ہے بور سی

اسماعیل نے مسکراتے شرارت سے کہا تھا۔۔۔

جب کہ اس کی بات پر معاذ نے اسے زبردست گھوری سے نوازا تھا۔۔۔

ابھی ان کی باتیں چل ہی رہی تھیں جب دُلہن کو لایا گیا تھا۔

آسماء نے میرون کلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا ساتھ میچنگ جیولری اور سینڈلز پہنے ، گھونگھٹ اوڑھے وہ لڑکیوں کے نرغے میں چلی آ رہی تھی۔

ہادیہ ، حدیقہ اور باقی سب کزنز اس کے ساتھ تھیں۔

اسٹیج پر بڑھتے اسماعیل نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا جسے اس نے تھام لیا تھا اسماعیل نے اسے اسٹیج پر بٹھایا تھا۔۔۔

اس کے بعد کچھ رسمیں کی گئی تھیں اور پھر رخصتی کا شور اٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

آسماء اسماعیل شاہنواز کے ساتھ رخصت ہو چکی تھی سب نے انہیں خوب دعاؤں سے نوازا تھا اور ان کی نئی خوشیوں بھری زندگی کی دعا کی تھی۔۔۔

****

**

اگلے دن ولیمہ کا فنکشن بھی بہت بخوبی سے انجام پایا تھا سب نے ان کی جوڑی کو خوب سراہا تھا وہ لگ ہی اتنے پیارے رہے تھے آسماء نے لائٹ پنک کلر کی میکسی پہنی تھی جب کہ اسماعیل نے بلیک تھری پیس اور ساتھ لائٹ پنک ٹائی پہنی ہوئی تھی وہ مسکراتے سب کی مبارکباد وصول کر رہے تھے۔

معاذ نے بھی اسے نئے سفر کی مبارکباد دی تھی اور اس سے ملتے وہ اب جانے کی اجازت لے رہا تھا۔۔۔

اسماعیل نے مسکراتے اس کا شکریہ ادا کیا تھا جس پر معاذ نے بھی مسکراتے "یہ تو میرا فرض تھا "کہا تھا۔۔۔

اسماعیل نے اس کی بات پر قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔

آج بھی معاذ شاہ کی نظریں اسے ڈھونڈ رہی تھیں لیکن آج وہ اسے نہیں دکھائی دی تھی معاز ہال سے گھر کے لیے نکل رہا تھا جب ہال سے نکلتے وہ کسی سے ٹکرایا تھا۔

اوپس !سو سوری وہ میں جلدی میں تھا۔

اس نے سامنے والے کو صفائی دیتے اوپر دیکھا تھا اور اس کی نظروں نے پلٹنے سے انکار کر دیا تھا وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

جب اس کے "اِٹس اوکے "کہنے پر وہ ہوش میں آیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے آج واقعی پیاری لگ رہی تھی۔

لیکن کسی لڑکی کو دیکھ کر اس پر تبصرہ کرنا معاذ شاہ کا شیوہ نہیں"

"تھا۔۔۔

وہ اس کے لیے ایک نا محرم تھی کوئی حق نہیں تھا کہ کسی لڑکی کو یوں دیکھا جائے اور اس کی تعریف کی جائے۔۔۔

وہ اس کو ایکسکیوز کرتا آگے بڑھ چکا تھا۔۔۔

ویسے بھی اب کونسا میں نے ملنا ہے اس سے شادی تو ختم ہو چکی تھی۔۔۔۔

، لیکن یہ معاذ شاہ کی بھول تھی"

"قسمت تو کچھ اور ہی رنگ دِکھانے کو تیار تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

****

**

اگلے کچھ دن وہ کام میں انتہائی مصروف رہا تھا۔ شادی کے باعث کافی کام رہ گئے تھے لیکن ان سب کاموں میں ایک چہرے کو وہ نہیں بھول پایا تھا اسے تو اس کا نام بھی نہیں پتہ تھا۔۔۔

دو تین بار دیکھنے سے ہی وہ اس کے دماغ سے نہیں نکل رہی تھی وہ آجکل کی لڑکیوں جیسی ماڈرن نہیں تھی وہ معاذ شاہ کو ایک حیا دار اور نیک لڑکی لگی تھی سیدھی سادی سی عنایہ وقار اس کے دل میں اپنی جگہ بنانا شروع کر چکی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ جو سوچتا تھا کہ کبھی کوئی رشتہ نہیں بنائے گا کسی کو اپنی زندگی میں" شامل نہیں کرے گا کہ جو اس کے قریب ہوتا اس سے دور ہو جاتا تھا

آج خود سے ہی کیے عہد بھلائے ، اس کے بارے میں سوچنے پر مجبور ،

"تھا۔۔۔۔

یہ دل لگی بھی نہ انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی ، آپ کا اپنا ہی دل"
"کسی اور کی طرف داری پر آپ کو مجبور کر دیتا ہے

معاذ شاہ بھی اس کے بارے میں سوچ رہا تھا وہ کیا کرے اب کس سے بات کرے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ خالی خولی باتوں پر یقین رکھنے والا نہیں تھا وہ اگر اسے پسند آ ہی گئی تھی تو وہ سیدھا نکاح کرے گا لیکن کیسے !ناجانے وہ لوگ کیا سوچیں گے میں تو خود بھی اسے ٹھیک سے نہیں جانتا۔۔۔۔

آج معاذ شاہ جب کام سے فارغ ہو کے گھر آیا تو اس کی سوچوں کا محور اس لڑکی کے گرد گھوم رہا تھا یہ اس کی اخلاقیات کے خلاف تھا۔

، نہیں میں کسی لڑکی کو سوچنے کا حق نہیں رکھتا

اس نے خود سے کہا تھا۔۔۔

لیکن وہ تو خود ہی اس کے دماغ سے نہیں نکل رہی تھی وہ بھی کیا کرتا۔۔۔

وہ شدید پریشان ہو چکا تھا اپنی اس کیفیت سے !ذرا بھی فراغت نصیب ہوتی تو وہ اس کی سوچوں پر سوار ہو جاتی کھوئی ہوئی سی وہ لڑکی اس کا جینا دوبھر کر رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں اسماعیل سے بات کرونگا ، وہ مجھے ٹھیک مشورہ دے گا !ہاں یہ ٹھیک ہے میں کل اسی سے اس بات کو ڈسکس کر لونگا ایسے تو میں پاگل ہو جاؤں گا---

اپنی ہی سوچوں میں گم وہ سونے کے لیے لیٹ چکا تھا---

پتہ نہیں آنے والی راتوں میں معاذ شاہ کو نیند نصیب بھی ہونی تھی یا" نہیں !!!!!!"

www.novelsclubb.com

****

**

عنایہ اور اس کے گھر والے اپنے گھر میں شفٹ ہو چکے تھے زندگی ایک تھے Peon ڈگر پر آ گئی تھی یہاں بھی وقار صاحب ایک سکول میں جبکہ عنایہ صرف گھر میں رہ کر سارے کام کرتی تھی باہر آنا جانا شروع ہو چکا تھا لیکن اس نے سکول میں جاب نہیں کی تھی نیا شہر تھا ، وقار صاحب نے کالج کی بجائے سکول اس لیے نوکری کی تھی کہ ان کی بچیوں کو سکول آنے جانے میں کوئی تنگی نہ ہو ، ہادیہ اور حدیقہ انہی کے ساتھ آتیں اور جاتیں تھیں۔۔۔

یہ گھر پہلے والے گھر جیسا ہی تھا کرایہ تھوڑا بڑھ گیا تھا لیکن ان کا گزر ٹھیک ہو رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب تو عنایہ نے اللہ پاک کو رازدار بنا لیا تھا جو بھی بات ہوتی وہ اللہ پاک کو اپنے دل کے راز بتاتی تھی۔

"وہ جو سب کے دِلوں کے حال بخوبی جانتا ہے۔۔۔"

عنایہ دنیا والوں کے لیے ایک کھوئی ہوئی گُم سُم سی اپنے کاموں میں مگن رہنے والی لڑکی تھی لیکن اللہ پاک کے سامنے وہ ایک کھلی کتاب کی مانند تھی وہ ہر نماز میں اپنے رب سے اپنے کیے کی معافی مانگتی اور آئندہ ایسا کبھی نہ کرنے کا وعدہ کرتی۔۔۔

دنیا والے اسے بور کہیں یا سیدھی سادھی لیکن عنایہ وقار رب کے خاص بندوں میں اپنا شمار کروانے کی تگ و دو میں تھی ، اس کا پتہ اسے اس صورت چل رہا تھا کہ وہ پہلے والی عنایہ بنتی جا رہی تھی۔۔۔

نمازوں کی شوقین ، نمازوں میں دل لگ جانا ، نماز پڑھ کر سکون ملنا اور اللہ کے ذکر میں مشغول رہنا۔۔۔"

وہ ہر نماز کے بعد وہ تمام سورتیں پڑھتی جو نماز کے بعد پڑھی جاتی ہیں وہ اتنے دل سے پڑھتی کہ اسے وہ زبانی یاد ہونے لگی تھیں۔

اٹھتے ، بیٹھتے ، چلتے ، پھرتے وہ اپنے رب کو راضی کرتی تھی۔۔۔

اور عنایہ وقار اپنی ان سرگرمیوں سے بہت خوش تھی کیونکہ اس کا دل مطمئن تھا۔۔۔

****

**

معاذ نے اسماعیل سے آج بات کرنے کے لیے اسے اپنے اپارٹمنٹ بلایا تھا اور اب معاذ کافی جب کہ اسماعیل چائے پیتے ہوئے آپس میں باتوں میں مصروف تھے۔

اب میں کیا کروں اسماعیل؟؟؟؟

ساری بات اسے بتاتے معاذ نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

اس کی باتوں سے ہی لگ رہا تھا کہ وہ پچھلے دنوں کافی ڈسٹرب رہا ہو گا۔

یار ایک دوستانہ مشورہ دوں تو اس طرح خود کو ذلیل کرنے سے بہتر ہے تو سیدھا وقار پھوپھا سے بات کرلے۔

میں ان سے تیری بات کر لونگا جہاں تک مجھے پتہ ہے ان کی بیٹیوں کے رشتے کہیں نہیں ہوئے ، تو ان سے رشتہ مانگ اور مجھے یقین ہے وہ انکار نہیں کرینگے۔۔۔

لیکن یار مجھے شادی ہی نہیں کرنی تو پھر؟؟؟؟؟

www.novelsclubb.com

پھر یا تو تو خود پاگل ہے یا مجھے کرنے کی کوشش کر رہا ہے ، تو چاہتا ہے وہ تیرے ذہن سے نکل جائے تو نامحرم کو نہیں سوچنا چاہتا اور تو

اسے پھر محرم بھی نہیں بنانا چاہتا کہ تجھے شادی میں انٹرسٹ نہیں تو اس میں اب میں کیا کر سکتا ہوں کہ ہماری عنایہ تیرے دماغ سے نکل جائے؟؟؟؟؟

اسماعیل نے اس سے ہی سوال کیا تھا جس کے پاس تو خود اس بات کا جواب نہیں تھا۔۔۔

"عنایہ"

!!!! تو اس کا نام عنایہ ہے

اس کا نام لیتے ہی معاذ کے لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب تو مسکرا کیوں رہا ہے؟؟؟؟

اسماعیل کو تو اس کی حالت پر شبہ ہو رہا تھا یقیناً معاز نے اس کا دماغ خراب کرنے کے لیے بلایا تھا آج اسے۔۔۔

کچھ نہیں !لیکن تو جانتا ہے نا میں کسی کو اپنی زندگی میں کیوں نہیں شامل کرنا چاہتا۔۔۔

معاذ نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے کہا تھا۔۔۔

یار تو کیوں نہیں سمجھتا یہ سب تقدیر کے فیصلے ہوتے ہیں !ہماری زندگی میں کسی کا آنا اور چلے جانا یہ سب قسمت کے کھیل ہیں اور خود سے تو کسی نے بے وفائی نہیں کی نا تیرے ساتھ؟؟؟؟ وہ سب اللہ کے کام ہیں تو ان سب کو سوچ کر کیوں ہلکان کرتا ہے خود کو۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور جہاں تک عنایہ کی بات ہے تو وہ بہت اچھی لڑکی ہے یہ جو تیرا خالی مکان ہے نا عنایہ اسے جنت بنا دے گی ، تیرا گھر گھر لگنے لگے گا تجھے۔۔۔۔

اسماعیل نے اسے سمجھانا چاہا تھا۔۔۔

اس کی باتیں معاذ کو بخوبی سمجھ آ رہی تھیں۔۔۔

لیکن اگر انہوں نے منع کر دیا تو؟؟؟؟؟

معاز کو ایک اور فکر لاحق ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

تو اتنا نیگیٹیو وے میں کیوں سوچتا ہے؟؟؟؟

اسماعیل کو اس پر اب غصہ آ رہا تھا۔۔۔

اور اگر ہاں کر دی تو۔۔۔۔

اسماعیل نے اس سے مسکراتے کہا تھا۔۔۔

پھر۔۔۔۔۔

معاذ نے پھر کہتے بات ادھوری چھوڑ دی تھی ، ذہن کے پردے پر پھر اس کا چہرہ لہرایا تھا ہونٹ خود بخود مسکراہٹ میں ڈھل گئے تھے۔۔۔۔

اسماعیل نے اسے مسکراتے دیکھ کر اس کی دائمی خوشیوں کی دعا کی تھی وہ اگر اب مثبت سوچ رہا تھا تو اسماعیل نے اسے مزید تنگ کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔۔۔۔

مزید اس سے کچھ باتیں کرتے کچھ دن تک وقار انکل سے بات کرنے کا کہتے اسماعیل جا چکا تھا۔۔۔

پیچھے اس نے ایک سانس ہوا کے سپرد کی تھی۔پتہ نہیں آگے کیا ہو گا اللہ پاک سب خیر کرے آمین۔

معاذ نے دل میں سوچتے دعا کی تھی۔۔۔۔

محبت کا مزہ تو تب ہے"

"جب محبوب محرم بن کر ملے

www.novelsclubb.com

****

***

وقار صاحب سے اسماعیل نے اپنے طریقے سے بات کر لی تھی وہ ایک بار معاذ سے ملنے کے خواہشمند تھے جس پر اسماعیل نے انہیں جلد ہی اسے لے کے آنے کا کہا تھا۔

انکل بس آپ پھوپھو وغیرہ سے بھی بات کر لیجیئے گا اس کے گھر میں کوئی نہیں ہے !میں ہی اس کے ساتھ آؤں گا وہ خود بھی رشتوں سے مارا ہوا شخص ہے۔۔۔

اسماعیل نے انہیں پھر سے تنبیہہ کی تھی۔

ٹھیک ہے بیٹا !تم فکر نہ کرو اللہ پاک سب بہتر کریں گے ان شاء اللہ !!!

www.novelsclubb.com

اگر میری بیٹی کا نصیب اس سے جڑا ہے تو اس رشتے کو ہونے سے "کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔"

وقار صاحب نے بہت ہی عمدہ بات کہی تھی۔

اس کے آگے تو کچھ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔۔۔

اسماعیل کے جاتے ہی وقار صاحب نے نادیہ بیگم سے بات کر لی تھی اور انہیں بھی کوئی اعتراض نہیں تھا لیکن ایک بار لڑکے سے ملنے کی خواہش کا انہوں نے بھی اظہار کیا تھا کیونکہ وہ اس کو تو نہیں جانتے تھے ، اسماعیل بیشک ان کے بیٹوں جیسا تھا اس کی بات کا مان تھا انہیں لیکن وہ ایک بار مل کے تسلی کرنا چاہتے تھے۔۔۔

ہاں جی میں نے بھی یہی بات کی تھی وہ ایک دو دن میں لے آئے گا معاذ بیٹے کو ہمارے گھر۔۔۔

www.novelsclubb.com

وقار صاحب نے بیڈ پر نیم دراز ہوتے کہا تھا۔۔۔

****

**

اسماعیل معاذ کے لیے واقعی بہترین دوست ثابت ہوا تھا اس نے بلکل ایک بھائی کی طرح اس سچوئیشن میں اس کا ساتھ دیا تھا۔

اور وقار صاحب سے ہوئی ساری بات بھی اس کے گوش گزار کی تھی۔

معاذ نے سمجھتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

ٹھیک ہے میں مل لونگا وہ بھی اپنی جگہ ٹھیک ہیں ہوں تو میں ان کے لیے ایک انجان شخص ہی نا۔۔۔

www.novelsclubb.com

معاز نے اسماعیل کی طرف دیکھتے کہا تھا وہ دونوں اس وقت ایک کیفے شاپ میں بیٹھے تھے۔

ہاں یار پھر جب چلنا ہو بتا دینا تاکہ میں انہیں بتا دوں۔

یار تو کہہ تو ابھی چل پڑتے ہیں---

معاذ نے شرارت سے بھرپور انداز میں کہا تھا---

نہیں کل چلتے ہیں ، ٹھیک ہے ڈن---

اسماعیل کے سنجیدگی سے کہنے پر معاذ نے سمجھتے حامی بھر لی تھی---

وقار صاحب نے نادیہ بیگم سے کہہ کر عنایہ سے بات کرنے کو کہا تھا---

اور عنایہ بے یقینی سے بس ماں کو دیکھ رہی تھی---

امی !مجھے شادی نہیں کرنی---

www.novelsclubb.com

کیوں نہیں کرنی؟ ہر لڑکی کو شادی کرنی ہوتی ہے۔

بی اے تم کر چکی ہو اور کیا کرنا ہے تم نے ہر کام تمہیں آتا ہے پھر کیا وجہ ہے شادی نہ کرنے کی؟؟؟

نادیہ بیگم کو اس کے انکار کی وجہ سمجھ نہیں آئی تھی۔

امی میں آپ سب کے بغیر نہیں رہ سکتی اور آپ سب کو چھوڑ کر بھی نہیں جانا چاہتی پلیز۔۔۔

عنایہ نے ان کے ہاتھ تھامتے کہا تھا۔۔۔

تو ہم کون سا دور ہیں تم سے !یہیں ہی تو رہتا ہے وہ اور ابھی ہم رشتہ پکا تھوڑی کر رہے ہیں پہلے لڑکے سے ملیں گے پھر جانچ پڑتال کر کے ہی کچھ کریں گے ایسے تھوڑی کسی کے ساتھ بھی تمہیں بیاہ دیں گے۔

www.novelsclubb.com

نادیہ بیگم نے اب اسے نرمی سے سمجھایا تھا۔

پھر بھی ابھی مجھے نہیں کرنی کہیں نہیں جانا۔۔۔

نکاح کرنا کوئی گناہ نہیں ہے عنایہ !اگر ہمیں وہ اچھا لگا تو ہم رشتہ پکا کر دیں گے یہ کوئی تک نہیں بنتی انکار کی ، کوئی اور وجہ ہے تو ہم سوچ سکتے ہیں۔

نادیہ بیگم نے اس کی طرف غور سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

امی کسی وجہ کے بغیر ہم لڑکیاں شادی سے انکار نہیں کر سکتیں کیا؟؟؟؟

عنایہ نے روہانسے لہجے میں کہا تھا۔

بیٹا شادی تو ایک دن کرنی ہی ہے نا اگر کوئی اچھا رشتہ آ رہا ہے تو انکار کی کوئی معقول وجہ ہو تو ہم انکار کریں ، خیر سے تم اتنی چھوٹی بھی نہیں ہو 21 برس کی ہونے والی ہو۔

www.novelsclubb.com

اور یہ کوئی چھوٹی عمر نہیں ہوتی امید ہے تم ہماری بات کا مان رکھ لو گی---

نادیہ بیگم اب ایموشنل بلیک میلنگ پر اُتر آئیں تھیں۔

امی !مجھے مردوں سے نفرت ہے ، نہیں جانا چاہتی میں کسی مرد کی دسترس میں---

ماں کو بتاتے وہ رونے لگی تھی---

کیوں ایسا بھی کیا ہو گیا کہ تم اس حد تک بد گُمان ہو اور اگر کوئی وجہ ہے بھی تو ہر مرد ایک سا نہیں ہوتا اپنے ابو کو ہی دیکھ لو ، کیا ان سے بھی نفرت ہے تمہیں---

www.novelsclubb.com

ابو سے کیوں ہو گی نفرت امی !بس مجھے باقی مرد نہیں پسند---

وہ باقی نہیں ہو گا وہ شوہر ہو گا تمہارا وہ سیدھا نکاح کا خواہشمند ہے---

امی میں کیا بوجھ ہوں آپ سب کے لیے جو آپ سب کچھ اتنا جلدی کر رہے ہیں۔

بوجھ نہیں یہ ہمارا فرض ہے ، باپ بیمار ہے تمہارا اور میں بھی کوئی ٹھیک نہیں ہوں تمہاری دو اور بہنیں بھی ہیں ہمارا بھی کچھ نہیں پتہ جتنا جلدی فرضوں سے فارغ ہو جائیں بہتر ہے---

ان دونوں کی تکرار جاری تھی جس پر اختتام کی مہر نادیہ بیگم نے لگائی تھی وہ عنایہ کو گنگ چھوڑتے کمرے سے جا چکی تھیں---

پیچھے وہ رونے میں مشغول ہو چکی تھی---

www.novelsclubb.com

سب مرد ایک جیسے ہی ہوتے ہیں امی !حوس پرست بس اب حوس" "پوری کرنے کے لیے نکاح کا سہارا لیا جا رہا ہے---

عنایہ کے من میں جو آرہا تھا وہ بول رہی تھی---

کون سا انہوں نے بھی میری بات مان لینی ہے جو ہو گا دیکھا جائے گا لیکن میں ان سے کبھی بات نہیں کرونگی کبھی یہاں واپس بھی نہیں آؤں گی--

عنایہ کی منصوبہ بندی شروع ہو چکی تھی----

قسمت کے کھیلوں سے ناواقف وہ اپنے ہی منصوبے بنا رہی"

"تھی----

نادیہ بیگم نے وقار صاحب کو کچھ نہیں بتایا تھا کہ عنایہ کی کیا سوچ ہے انہوں نے بس اتنا کہا تھا

www.novelsclubb.com

معاذ سے مل لیں تو پھر آگے کے معاملات طے کر لیں گے ، ان شاء اللہ ----

معاذ اپنے دفتر کے کاموں میں بھی مصروف تھا ایک ارحم صاحب پر ہی اسے یقین تھا اور آج کل وہ بھی شہر سے باہر گئے ہوئے تھے آج اسے عنایہ کے گھر والوں سے ملنے بھی جانا تھا۔

پتہ نہیں عنایہ کا کیا ری ایکشن ہو گا وہ مجھے قبول بھی کرے گی یا نہیں---

پسند تو میں اسے کرتا ہوں ، وہ تو نہیں کرتی---

خیر جو حق میں بہتر ہو گا وہی ہی ہو گا اور مجھے مثبت سوچنا چاہیے---

انسان کو اپنی سوچ کو مثبت ہی رکھنا چاہیے ، منفی سوچ سے آپ پر" بُرے اثرات حاوی ہوتے ہیں اور پھر ٹینشن اور ڈپریشن کے سوا کچھ "بھی ہاتھ نہیں آتا ، اسی لیے جتنا ہو سکے مثبت ہی سوچیں---

www.novelsclubb.com

اسماعیل نے اسے بتایا تھا 8 بجے تک آجانا اور 6 بج چکے تھے ایک گھنٹے تک وہ یہاں سے نکلنے کا ارادہ رکھتا تھا اسے عجیب سی گھبراہٹ بھی ہو رہی تھی اس لمحے ماں باپ اور دادو جان شدت سے یاد آئے تھے۔۔۔

لیکن اسماعیل نے جیسے اسے سنبھالا تھا وہ اس کا کبھی احسان نہیں چکا پائے گا۔۔۔

سوچوں کو جھٹکتے کام پر دھیان دیتے وہ کام میں مصروف ہو چکا تھا۔۔۔

اسماعیل اس کے اپارٹمنٹ پر پہنچا تھا، وہ ابھی ریڈی ہو رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

چل یار کتنا تیار ہونا ہے آج بارات نہیں ہے تیری۔۔۔

اسماعیل نے اسے آواز لگائی تھی جو ڈریسنگ کے سامنے کھڑا کبھی بال بنا رہا تھا کبھی اپنے کپڑوں کو دیکھنے لگ جاتا۔۔۔

ہاں یار بارات تو واقعی نہیں ہے--

But You Know

"First Impression Is The Last Impression."

معاذ نے وکٹری کا نشان بناتے کہا تھا---

www.novelsclubb.com

اور اسماعیل نے اس کی بات پر مسکراتے سر جھٹکا تھا۔

پتہ نہیں یہ تیری کیسی لاجک ہے !چل اب چلیں؟؟؟؟

ہاں چلو معاذ نے اس وقت قمیض شلوار پہنی ہوئی تھی سفید سوٹ میں وہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔

یہاں سے وقار صاحب کا گھر 20 منٹ کے فاصلے پہ تھا۔

اسماعیل کی ہی گاڑی پر وہ دونوں جا رہے تھے۔

گھر کے سامنے پہنچتے انہوں نے گاڑی روک دی تھی۔

یہ گھر ہے معاذ چل اتر آ گئی تیری منزل۔۔۔

اسماعیل نے مسکرا کر کہا تھا وہ آج اس کے لیے بے حد خوش تھا۔۔۔

انہوں نے دروازہ کھٹکٹایا تھا اور وقار صاحب نے ہی دروازہ کھولا تھا

اسماعیل انہیں اپنی اور معاز کی آمد کا بتا چکا تھا۔۔۔

ان سے بغلگیر ہوتے وہ دونوں اندر کی جانب بڑھے تھے وقار صاحب بہت احسن طریقے سے معاذ سے ملے تھے جس سے معاذ کی گھبراہٹ دور ہو چکی تھی۔

اندر جاتے نادیہ بیگم نے بھی ان دونوں کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

نادیہ بیگم نے تو بہت کچھ تیار کر لیا تھا چائے اور باقی لوازمات رکھتے وہ ان کے پاس ہی بیٹھ چکی تھیں۔

معاذ چائے نہیں پیتا تھا لیکن ان کا اتنا خلوص دیکھ کر وہ منع نہیں کر پایا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اِدھر اُدھر کی باتوں کے بعد وقار صاحب اصل بات پر آئے تھے۔۔۔

ہاں جی تو کیا سوچا ہے آپ نے؟؟؟؟

معاذ نے اسماعیل کی طرف دیکھا تھا۔

انکل معاذ کا مؤقف میں آپ کو بتا چکا ہوں اب فیصلہ آپ پر ہے---

جی انکل !میں تو باتوں کو گھمانے کا قائل نہیں ہوں آپ جیسا چاہیں گے ویسا ہی ہو گا لیکن میں منگنی وغیرہ جیسا رشتہ نہیں چاہتا میں سیدھا نکاح کرونگا جب بھی آپ کو ٹھیک لگے---

معاذ نے اسماعیل کی بات کو آگے بڑھاتے کہا تھا۔

ہمممم--- لیکن اگر آپ ہماری بیٹی کو دیکھنا چاہتے ہیں تو میں اسے بلوا دیتا ہوں آخر ساری زندگی کا سوال ہے---

www.novelsclubb.com

وقار صاحب نے معاذ سے کہا تھا۔

نہیں نہیں انکل ایسی کوئی بات نہیں ہے ، میں اس رشتے سے راضی ہوں اگر ملنا ہوا تو نکاح کے بعد سہی---

معاذ نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا تو ہم نکاح کا انتظام جلدی ہی کر لیں گے کیونکہ آپ کو بھی کسی کی ضرورت ہے ساری زندگی اکیلے ہی رہے ہیں ، ہم کوشش کریں گے کہ ہماری بیٹی آپ کو کوئی شکایت کا موقع نہ دے۔۔۔

اسی لیے نکاح کے بعد ہی ہم رخصتی بھی کر دینگے۔۔۔

معاذ کو اندازہ نہیں تھا کہ اتنی جلدی سب ہو جائے گا۔۔۔

انکل آپ نے اپنی بیٹی سے بھی پوچھا ہے شاید وہ ابھی یہ سب نہ چاہتی ہوں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

معاذ کو نئی پریشانی نے آگھیرا تھا۔۔۔

جی عنایہ سے ہم پوچھ چکے ہیں ہماری بیٹی بہت سمجھدار ہے اور ہم نے عنایہ سے پہلے ہی پوچھ لیا تھا اور شادی کا اہم عنصر تو نکاح ہی

ہے ، تو کیوں نا رخصتی بھی ہو جائے آگے آپ کی مرضی آپ جب مرضی ولیمہ کی تقریب رکھ لیں---

ٹھیک ہے انکل آپ نکاح کی تیاریاں شروع کریں۔ معاذ کی طرف سے میری فیملی آئے گی---

اسماعیل نے بھی اپنا حصہ ڈالا تھا۔

اور انکل آپ کو زیادہ تیاریاں کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں سب سادگی سے چاہتا ہوں---

www.novelsclubb.com

معاذ نے انہیں کسی بھی تقریب سے منع کیا تھا---

وقار صاحب تو اس کے خلوص کے قائل ہو گئے تھے--

"واقعی معاذ شاہ ان کی عنایہ کے لیے بہترین انتخاب تھا۔"

وہ جانتے تھے سب جلدی ہو رہا تھا لیکن عنایہ بھی تو کافی خاموش ہو چکی تھی اس کا ذہن بدلنے کے لیے بہتر تھا کہ اسے اب کسی کو سونپ دیا جائے جو دل و جان سے اس کی عزت کرے تاکہ عنایہ کو اگر کوئی پریشانی ہے بھی تو شادی کے ارادے سے وہ ختم ہو جائے ، انہیں جلدی کرنے کو نادیہ بیگم نے ہی کہا تھا بیشک انہوں نے عنایہ کی سوچ تک رسائی انہیں نہیں بتائی تھی لیکن اپنے انداز میں سب جلدی کرنے کو کہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور معاذ انہیں عنایہ کے لیے پرفیکٹ لگا تھا۔۔۔

وہ تو خود بھی تنہائیوں کا مارا انسان تھا لیکن اکیلے رہتے بھی اس کی تربیت میں کوئی کمی نہیں آئی تھی نرم سے لہجے والا معاز شاہ ان کے دل کو بھا گیا تھا۔۔۔

سب معاملات ہوتے ہی معاذ اور اسماعیل جا چکے تھے اور اب نادیہ بیگم کو نکاح کی تیاریوں کی فکر لاحق ہو چکی تھی جمعہ کو نکاح طے پایا تھا اور ابھی سب کچھ کرنا تھا۔

نکاح تو سادگی سے ہونا تھا لیکن پھر بھی انہیں فکر ہو رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ان کے جاتے ہی عنایہ کمرے سے باہر آئی تھی وہ جو ان کی سب باتیں سن چکی تھی اب ماں کے سر پر پہنچ چکی تھی۔۔۔

امی اتنی جلدی تھی آپ کو مجھے یہاں سے بھیجنے کی کہ دو دن بعد ہی آپ مجھے بھیج رہی ہیں !اتنا اکتا گئے آپ سب مجھ سے عنایہ رونے والی ہو چکی تھی۔

کس نے کہا تم سے کہ ہم تم سے اکتا چکے ہیں؟ عنایہ کیوں الٹا سوچنے لگی ہو تم؟ ہم نے اسی لیے جلدی کی کہ معاذ کے گھر میں کوئی نہیں ہے اگر وہ شادی کا ارادہ رکھتا ہے تو ہمیں یہی ٹھیک لگا کہ رخصتی ہم جلد سے جلد کر دیں ، وہ گھر میں اکیلا رہتا ہے۔

اس نے بھی بہت دکھ سہے ہیں پیسے کا ہونا سب کچھ نہیں ہوتا رشتوں اور محبتوں سے خالی رہا ہے وہ ، اب بیاہ کر جانا تو کوئی الٹی سیدھی حرکتیں مت کرنا ایک ٹوٹے ہوئے شخص کو مزید مت توڑنا۔۔۔

وہ چاہت سے تمہارا رشتہ لے کر آیا ہے اسے چاہت سے ہی رہنے دینا کوئی غلط حرکت مت کرنا۔۔۔

مجھے امید ہے تم میری باتوں کو سنجیدگی سے لو گی۔۔۔

نادیہ بیگم نے اسے مایوسی سے دیکھا تھا پتہ نہیں ایسا کیا ہوا تھا کہ وہ سب سے بد ظن ہو گئی تھی۔ سب کچھ الٹا سوچنا تو اس کا اہم مقصد بن چکا تھا معاذ کے لیے بدگمانی ختم کرنا انتہائی ضروری تھا۔۔۔

اسے کہتے وہ وہاں سے جا چکی تھیں۔۔۔

عنایہ سن سی بیٹھی تھی ، وہ جانتی تھی کہ ایک انسان کے فریب کی سزا اسے کسی اور کو نہیں دینی چاہیے لیکن اسے تو شادی کرنی ہی نہیں تھی وہ اکیلی رہ سکتی تھی ، لیکن اس معاشرے میں اکیلی عورت کو کون رہنے دیتا ہے !!!

www.novelsclubb.com

وہ اپنے کمرے میں جاتے پھر سے رونا شروع ہو چکی تھی۔

پتہ نہیں اسے رونا کیوں آرہا تھا۔۔۔

شاید پہلے ملے دھوکے کا اثر تھا یا شاید اب وہ کسی تک رسائی چاہتی ہی نہیں تھی۔۔۔

یااللہ کیا کروں میں؟

شاید میرا نصیب اسی کے ساتھ جڑا ہو اللہ پاک تو ہمارے لیے بہترین" ہی سوچتے ہیں ، بعض اوقات ایسا بھی تو ہوتا ہے نا کہ جو ہمیں اچھا لگے وہ ہمارے لیے بہتر نہیں ہوتا اور جو ہمیں برا لگے کیا پتہ وہی حق "میں بہترین ہو۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں حاشر بھی تو مجھے لگتا تھا نا کہ ساتھ نبھائے گا لیکن کیا ہوا ؟؟؟؟

اور اب معاذ کے بارے میں بُرا گمان رکھنا شاید میرا وہم ثابت ہو۔۔۔۔

افففففف۔۔۔ وہ بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے آنکھیں موند چکی تھی سب کچھ ایک فلم کی طرح چل رہا تھا۔ حاشر نے کیا کیا تھا؟ اور اب ایک اور انسان اس کی زندگی میں شامل ہونے والا تھا ہاں حاشر تو میرا کچھ نہیں لگتا تھا وہ تو ایک نامحرم تھا اور یہ انسان تو میرا محرم بننے کی چاہ رکھتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"!!!!! تو کیا اب یہی عنایہ وقار کا مقدر ہے"

لیکن پتہ نہیں میں اس رشتے کو نبھا بھی پاؤں گی یا نہیں ، میں تو جذبات سے عاری لڑکی ہوں کسی کو کیا خوش رکھوں گی---

اپنی ہی سوچوں میں غرق وہ اب اپنی نئی آنے والی زندگی کو سوچ رہی تھی---

نئی زندگی کو کیسے گزارے گی وہ ایک انجان انسان کے ساتھ ، وہ تو اکیلی رہنے کی عادی تھی ، کہاں کسی کے ساتھ گزارا کر پائے گی---

یا اللہ میری مدد فرما ، میرا نصیب اگر معاذ شاہ کے ساتھ ہی جڑا ہے تو" اس کے لیے میرے دل میں نرم گوشہ پیدا کر دے ، کسی انسان کو تکلیف دینا عنایہ وقار کے بس کی بات نہیں ہے !اور اگر میں اسے تکلیف دونگی تو میرے اور حاشر میں فرق ہی کیا رہ جائے گا؟ امی کہہ

رہی تھیں کہ وہ بہت چاہت سے میرا ہاتھ مانگنے آیا تھا وہ بھی تو چاہت کا ہی متلاشی ہو گا ، حاشر نے مجھے دھوکا دیا میں کسی کو دھوکا دینے یا بے وفائی کرنے کی ہمت نہیں رکھتی ، مجھے کچھ بھی غلط کرنے سے باز رکھنا اللہ پاک !عنایہ وقار آپ کی رضا میں راضی رہنے والی ہے نا !مجھے اپنی رضا میں آگے بھی راضی رکھنا تاکہ تنہائیوں کے عادی انسان کو آگے بھی تنہائیاں نصیب نہ ہوں !!!عنایہ آپ کے منتخب کیے بندے کو آپ کی رضا سمجھ کر قبول کرتی ہے بس آپ مجھے ثابت قدم رکھنا !اور میرے دل سے تمام وسوسوں اور بدگمانیوں کو ختم کر دیں--- میں پوری "کوشش کرونگی اس انسان کو خوش رکھ سکوں---

www.novelsclubb.com

دل میں اپنے رب سے مخاطب ہوتے عنایہ وقار اس رشتے کو قبول کرنے کی کوششوں میں لگی تھی جو بہت جلد جڑنے والا تھا---

اب تو وہ بھی روتے روتے تھک چکی تھی کب تک ویسے بھی وہ ٹال پاتی ایک نا ایک دن تو امی ابو نے میری شادی کر ہی دینی تھی کب تک بٹھاتے وہ مجھے وہ بھی اپنی جگہ ٹھیک ہیں اور ہادیہ حدیقہ بھی تو ہیں ان کے بارے میں بھی تو کچھ سوچنا ہے---

اب جب رب سے اپنے دل کا حال بانٹ کر وہ پرسکون ہوئی تھی تو دل سے سارے وسوسے مٹتے دماغ مثبت سوچوں سے بھر چکا تھا بہنوں اور گھر والوں کی فکر لاحق ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیا یہ احساس نہیں تھے؟ وہ تو خود کو احساس و جذبات سے عاری سمجھتی تھی---

لیکن شاید عنایہ وقار جانتی نہیں تھی کہ اللہ پاک بہت مہربان ہے وہ"
اپنے بندوں کو کبھی بھی اکیلا نہیں چھوڑتا ، وہ تو سبب اور وسیلے بنانے
والا ہے اور معاذ شاہ ، عنایہ وقار کے لیے ایک بہترین وسیلہ ثابت
! ہونے والا تھا۔ غموں میں ڈوبی ایک لڑکی کو خوشیوں کی طرف لانے والا
"رب کا بہترین وسیلہ---

کتنی عزیز تھی وہ اپنے رب کو ، کہ رب نے اسے معاذ شاہ جیسا انعام"
"دیا تھا ، رب کا ایک خاص تحفہ---

www.novelsclubb.com

"جس کی قدر کرنا عنایہ وقار کو خود پر لازم کر لینی چاہیے تھی---"

سب پہلوؤں کو سوچتے وہ اب کافی حد تک مطمئن ہو چکی تھی۔۔۔

اب وہ کسی سے بحث نہیں کرے گی اس کا نصیب یہی ہے اور وہ اس فیصلے سے راضی ہے۔۔۔

عنایہ وقار اب نیند کی وادی میں اتر چکی تھی کافی دنوں سے بے سکونی کی کیفیت جو طاری تھی وہ مٹ چکی تھی۔۔۔

شاید اب عنایہ وقار کی زندگی خوشیوں سے بھرنے والی تھی ، غموں کا" بسیرہ اب شاید ختم ہونے والا تھا ، اور رب کی رضا میں راضی رہنے والوں "کو وہ رب بھلا کب اکیلا چھوڑتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

****

**

گھر جاتے معاذ بھی اپنی انہی سوچوں میں غرق تھا سب کچھ اتنا جلدی ہو چکا تھا اس نے تو کچھ کیا ہی نہیں تھا۔

اس کی زندگی میں ایک فرد کا اضافہ ہونے والا تھا اس نے گھر کو اچھے سے سجایا ہوا تھا لیکن وہ تو لڑکا ہے لڑکیوں کی پسند ناپسند کا اسے کیا پتہ !!!

www.novelsclubb.com

پتہ نہیں وہ کیا سوچے گی ، دو دن میں کیا کر سکتا ہوں میں--- شاید آسماء بھابھی ہی کچھ مدد کر دیں---

اسے تو عنایہ وقار کے علاوہ کچھ سوجھ ہی نہیں رہا تھا سوچوں کا محور عنایہ سے شروع ہو کے اسی پر ختم تھا۔۔۔

وہ اس کی تخیلات کا حصہ بن چکی تھی۔۔۔

ایک بہت اہم حصہ۔۔۔ جو ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

تخیلات میں کیسے سمیٹ لوں تم کو۔۔۔"

"محبتوں کا کوئی دائرہ نہیں ہوتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک بار پھر وہ اسماعیل سے بات کرنے میں مصروف تھا وہ بھی کیا سوچتا ہو گا کہ اس کی شادی ہوئی نہیں میں نے اسے پریشان کرنا شروع کر دیا ابھی ہی تو وہ گھر گیا ہو گا۔۔۔

لیکن وہ بھی کیا کرے؟؟؟؟؟

اسماعیل سے اس نے سب شیئر کر کے آسماء بھابھی کو لانے کا کہا تھا۔۔۔

پلیز یار ایک آخری بار مدد کر دے نا بھابھی کو لے آنا کل شاپنگ اور کچھ ضروری سامان لینے کے لیے ایک لڑکی کا ہونا ضروری ہے مجھے کیا پتہ ان سب کا۔۔۔

اور گھر میں بھی اگر کچھ چینجنگ کرنی ہوں تو وہ بھی بھابھی بتا دینگی۔۔۔

اچھا اچھا یار کوئی بات نہیں کل ہم آ جائیں گے اور ارحم انکل آ گئے کیا؟

www.novelsclubb.com

تو آفس جائے گا یا شاپنگ پر؟؟؟

ہاں وہ تو کل دوپہر تک پہنچیں گے اور وہ کہہ رہے تھے وہ سیدھا آفس ہی آئیں گے تو ان کے آتے ہی آ جاؤں گا میں تم فری ہو گے کیا؟؟؟

ہاں میں چھٹی لے لونگا کچھ نہیں ہوتا۔۔۔

چھٹی کیوں لے گا یار پہلے ہی تو نے شادی کے لیے لیو دی تھی اب پھر سے ! تم ایسا کرنا جب فری ہونا تب بتا دینا۔۔۔

زیادہ بننے کی ضرورت نہیں ہے معاذ ! میں آ جاؤں گا اور ہم ہی تمہارے کام نہیں آئیں گے تو کون آئے گا تم فکر نہ کرو اللہ پاک تمہیں زندگی کی ہر خوشی سے نوازے عنایہ اور تم ہمیشہ خوش رہو آمین۔۔۔

اسماعیل نے ایک سچا دوست ہونے کا ثبوت دیا تھا۔۔۔

معاذ اس کی خود داری پر چپ ہی ہو گیا تھا وہ اور کیا کہتا اسماعیل سے بہت شکریہ "کہتے الوداعی کلمات کے ساتھ فون بند کر دیا تھا۔۔۔"

اس کی زندگی میں عنایہ شامل ہونے والی تھی۔ جس نے اپنی جگہ بنا کچھ بولے اور بنا کچھ کیے ہی بنا لی تھی اور یہ رب کی مہربانی ہی تھی کہ وہ اس کی محرم بھی بننے جا رہی تھی لیکن وہ ابھی تک عنایہ کے خیالات سے ناواقف تھا نکاح کے بعد وہ اس سے بات کرے گا جب وہ اس پر حق رکھتا ہو گا اور اگر اسے وقت چاہیے ہوا تو میں اسے ضرور اس رشتے کے لیے وقت دونگا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"رشتے زور زبردستی کے قائل نہیں ہوتے۔۔۔"

وہ اب پھر اس کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔۔۔

اس نے مسکراتے اپنا سر جھٹکا تھا، وہ تو اس کے دل و دماغ پر ابھی سے ہی قابض ہو چکی تھی، پتہ نہیں آگے کیا ہو گا۔۔۔

معاذ شاہ بھی عنایہ کو سوچتے سوچتے ہی سو چکا تھا۔۔۔

.....

اگلے دن وقار صاحب کے گھر تیاریاں ہو رہی تھیں گھر کی بڑی بیٹی پرائی ہونے والی تھی اور ادھر معاذ شاہ آنے والی زندگی کی تیاریوں میں مصروف تھا دوپہر تک کام کر کے فارغ ہوتے وہ آفس سے آ چکا تھا اور اسماعیل اپنی بیوی کے ہمراہ اس کے اپارٹمنٹ میں پہنچ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

معاذ کے فریش ہوتے ہی وہ لوگ شاپنگ کیلئے نکل چکے تھے ٹائم کم تھا اور تیاریاں زیادہ تھیں معاذ بلیک کلر کی ٹی شرٹ اور بلیو جینز میں ملبوس تھا اوپر بلیک ہی جیکٹ پہنے وہ شاپنگ کیلئے تیار تھا۔

پہلے وہ کپڑے لینے کیلئے مال گئے تھے وہاں سے عنایہ کے لیے آسماء نے مختلف قسم کے گھر میں پہننے کے لیے کپڑے لیے تھے ، ساتھ کچھ ضرورت کا سامان بھی لیا تھا۔۔۔

بھابھی نکاح کے لیے بھی کوئی ڈریس سلیکٹ کر لیں آپ کو تو اندازہ ہو گا ناکہ کس طرح کا ڈریس پہنا جاتا ہے۔۔۔

آسماء جو مختلف چیزیں دیکھنے میں مصروف تھی اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

دیور جی !وہ بھی لے لیں گے۔۔۔

www.novelsclubb.com

آسماء نے مسکراتے کہا تھا۔۔۔

اس کے انداز پر وہ بالوں میں ہاتھ پھیر گیا تھا۔۔۔

آپ خود کیا پہننے والے ہیں؟

آسماء کو اب اس کا خیال آیا تھا۔۔

!!!!! میں

مجھے کیا پتہ میرا نکاح بھی تو پہلی بار ہی ہو رہا ہے آپ بتا دیں۔۔۔۔

تو سب کا پہلی بار ہی ہوتا ہے معاذ تو بتا شیروانی پہنے گا یا سوٹ؟؟؟؟

جو تم لوگوں کو ٹھیک لگے لے لو۔۔۔

معاذ نے اسماعیل کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

چلو شیروانی ہی دیکھ لیتے ہیں کونسا تم نے بار بار دولہا بننا ہے۔

اسماعیل نے اس کی طرف دیکھتے شرارت سے کہا تھا۔

اللہ بار بار بنائے بھی نہ۔۔۔۔

معاذ تو جذباتی ہی ہو گیا تھا۔۔۔۔

اچھا اچھا مذاق تھا یار تو تو سینٹی ہی ہو گیا ہے۔۔۔

ہاں جانتا ہوں میں تو ویسے ہی کہہ رہا تھا۔۔۔

پھر انہوں نے عنایہ کے لیے گولڈن کلر کی لائٹ سی فراک لی تھی جس پر ہلکا ہلکا موتیوں کا کام تھا ساتھ گولڈن ہی سلک کا پاجامہ اور ہم رنگ نیٹ کا ڈوپٹہ تھا۔ ڈوپٹے کے بارڈر پر نہایت ہی نفاست سے کام کیا گیا تھا۔۔۔

جبکہ معاذ کے لیے کریم کلر کی شیروانی لی تھی۔

ان سب میں ہی شام ہو چکی تھی گھر کے لیے استعمال کی کھانے پینے کی کچھ چیزیں لینے کے بعد وہ لوگ گھر کی طرف روانہ ہو چکے تھے۔۔۔

اب ان کو گھر کو ڈیکوریٹ کرنا تھا۔

اس کا گھر کافی حد تک ٹھیک تھا تھوڑی بہت چینجنگ انہوں نے کر لی تھی۔۔۔

سب کاموں سے فارغ ہوتے رات کے 11 بج چکے تھے۔ اب ان لوگوں کو بھوک محسوس ہونے لگی تھی۔ کھانا انہوں نے باہر سے آرڈر کر کے منگوا لیا تھا۔

کھانے سے فارغ ہوتے اسماعیل اور آسماء اس سے اجازت لیتے گھر کی طرف روانہ ہو چکے تھے اور معاذ ان کو چھوڑنے باہر تک گیا تھا۔۔۔

معاذ نے ایک بار پھر ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کوئی بات نہیں معاذ، اور اب ملتے ہیں کل نکاح پر۔۔۔

ان شاء اللہ۔۔۔

معاذ نے جواباً کہا تھا۔۔۔

وہ خود بھی تھک چکا تھا۔۔۔

اپارٹمنٹ میں داخل ہوتے لاک کرتے وہ سونے کے لیے اپنے روم کی طرف بڑھ چکا تھا آج وہ یہاں اکیلا تھا کل اس کے ساتھ عنایہ ہو گی۔

اس گھر میں بھی اب کوئی ہو گا اب معاذ شاہ اکیلا نہیں ہو گا اس ویران گھر میں۔۔۔

معاذ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا کتنے سالوں سے تو وہ اکیلا رہ رہا تھا اب اور نہیں رہنا پڑے گا۔۔۔

وہ تو گھر میں کھانا بھی نہیں کھاتا تھا اور نہ ہی گھر میں کوئی سامان ہوتا تھا سوائے کافی کے۔۔۔

www.novelsclubb.com

صرف ایک سلطان بابا ہی تو تھے جو اپنے کھانے کے لیے تھوڑا بہت سامان لاتے تھے۔۔۔

آج اس نے کافی چیزیں لیں تھیں کہ اب وہ بھی گھر میں بنا کھانا کھائے گا کیونکہ اس کے ساتھ کھانا کھانے والا کوئی ہو گا۔۔۔

باتیں کرنے والا کوئی ہو گا۔۔۔۔

معاذ شاہ آنے والی زندگی کو سوچتے انتہائی پُرجوش تھا۔۔۔

کل کا دن بہت اہم تھا اس کے لیے۔۔۔

دور قسمت کھڑی اسے دیکھ کے مسکرائی تھی۔۔۔۔

****

**

www.novelsclubb.com

آج عنایہ وقار کے لیے بھی اہم دن تھا وہ دل سے راضی تھی لیکن وہ مکمل طور پر خوش نہیں ہو پا رہی تھی شاید یہ ڈر تھا کہ آگے ملنے والا انسان پتہ نہیں کیسا ہو گا۔۔۔

نکاح کے لیے سب سامان معاذ کی طرف سے آ چکا تھا۔

ابھی امی اس کا جوڑا اور باقی سامان رکھ کر گئی تھیں۔

مہندی کے نام پر اس نے ہلکا سا ڈیزائن بنوایا تھا۔۔۔

وہ زیادہ تیار ہونے کی عادی نہیں تھی آج بھی وہ سادہ سا تیار ہونے کا ارادہ رکھتی تھی۔

اس سے زیادہ خوش تو اس کے والدین اور بہنیں تھیں تیاری ان کی زور و شور سے جاری تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ انہیں دیکھ کر مسکرائی تھی۔

عنایہ کے ایک فیصلے سے اگر اس کے گھر والوں کے چہرے پر" مسکراہٹ آ گئی تھی تو وہ خود کو خوش نصیب تصور کر رہی تھی ، کہ وہ "کسی کے چہرے پر مسکراہٹ لانے کا سبب تو بنی۔

اس کا دل ایک دم خوشگوار ہو گیا تھا ہاں اب وہ خوشی محسوس کر رہی تھی وہ بہنوں کی باتیں سنتی مسکرا بھی رہی تھی اور ماں کی سب نصیحتیں بھی سن رہی تھی لیکن ایک خیال کے آتے اس کی آنکھیں نم ہو چکی تھیں۔

آج وہ اس گھر سے ہمیشہ کے لیے جانے والی تھی آج وہ ان سب سے دور چلی جائے گی وہ کیسے رہے گی ان کے بناء ، نادیہ بیگم اس کی

افسردگی کی وجہ سمجھ چکی تھیں انہوں نے آگے بڑھ کر اسے محبت سے اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔

کچھ پل وہ اسے ساتھ لگائے بیٹھی رہی تھیں۔۔۔

اور عنایہ بس آنسو بہا رہی تھی ، وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔

"اللہ پاک میری عنایہ کے نصیب بہت اچھے کرے ، مشکلات کبھی تمہارے گھر کی راہ نہ تکیں عنایہ !اللہ میری بیٹی کو دنیا کی ساری خوشیاں نصیب کریں آج آنسو بہا لو آگے اللہ کبھی تمہاری آنکھوں میں آنسو نہ لائے میری جان۔۔۔"

www.novelsclubb.com

معاذ تمہیں بہت خوش رکھے گا عنایہ اور تم بھی کوشش کرنا اسے کوئی دکھ نہ دینا !میری شہزادی سمجھ رہی ہے نا۔۔۔

انہوں نے اسے خود سے الگ کرتے بہت نرمی سے پوچھا تھا۔۔۔

میں کوشش کروں گی امی محبتوں سے محروم انسان کو خوشیوں سے بھرپور زندگی دے سکوں !آپ کی عنایہ آپ کو شکایت کا موقع نہیں دے گی---

اس نے اثبات میں سر ہلاتے ماں کی بات کا مان رکھا تھا۔

اس کی ماں نے اس کے سر پر بوسہ دیتے اسے مزید دعاؤں سے نوازا تھا۔

آج وہ عنایہ کی طرف سے مطمئن ہو چکی تھیں۔ اگر عنایہ نے حامی بھر لی تھی تو وہ جانتی تھیں عنایہ بات کر کے مکرنے والوں میں سے نہیں تھی---

www.novelsclubb.com

****

**

معاذ شاہ نکاح کے لیے مکمل طور پر تیار تھا۔

خوشی کیا ہوتی ہے معاذ شاہ اس کا منہ بولتا ثبوت پیش کر رہا تھا۔۔

اسماعیل اور اس کے گھر والے اس کی خوشی میں شریک تھے۔

وہ لوگ آگے پیچھے گاڑیوں میں وقار صاحب کے گھر کے لیے نکل چکے تھے۔

عنایہ بھی تیار بیٹھی تھی معاذ کی طرف سے آئے جوڑے اور جیولری میں سجی سنوری وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

نیٹ کا ڈوپٹہ اچھے سے سیٹ کیا گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے صرف آنکھوں میں کاجل اور ہونٹوں پر ہلکی سی لپ اسٹک لگائی تھی اور اتنے میں ہی وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

وہ یہاں کسی کو جانتے تو تھے نہیں اسی لیے ان کے گھر میں باہر کا کوئی فرد موجود نہیں تھا صرف نادیہ بیگم کے بھائی تھے جو معاذ کی طرف سے آ رہے تھے باقیوں کو انہوں نے بلایا تھا لیکن کوئی نہیں آیا تھا۔

اتنے میں بارات آنے کا شور اٹھا تھا عنایہ عجیب سی گھبراہٹ کا شکار ہو رہی تھی۔

سب باہر کی جانب چلے گئے تھے اب وہ اکیلی کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔

باہر معاذ اور باقی سب کا اچھے سے استقبال کیا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

سادگی سے ہونے والے اس فنکشن میں سب پُر خلوص لوگ شامل تھے ایک دوسرے کی خوشی میں خوش ہونے والے !آسماء اندر عنایہ کے کمرے کی طرف گئی تھی تاکہ عنایہ کو دیکھ سکے وہ جانتی تھی یہ لمحہ ایک

لڑکی کے لیے بہت نازک ہوتا ہے وہ نادیہ بیگم سے اجازت لیتی اندر کی جانب بڑھ چکی تھی۔

اور باقی سب مختلف جگہوں پر بیٹھ چکے تھے۔

آسماء کی سوچ کے مطابق عنایہ اس وقت بہت پزل ہوئی بیٹھی تھی آسماء نے آگے بڑھتے اسے گلے سے لگاتے اسے دلاسہ دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی وہ اس کا موڈ فریش کرنے کے لیے چھوٹی موٹی باتیں اور ہنسی مذاق بھی کر رہی تھی۔

نکاح کے سارے انتظامات ہو چکے تھے اسی لیے وقار صاحب مولوی صاحب اور گواہوں کے ہمراہ عنایہ کے پاس آئے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وقار صاحب اور عنایہ بیگم عنایہ کے پاس بیٹھ چکے تھے سب لڑکیاں ایک سائیڈ پر ہو چکی تھیں اور اب مولوی صاحب عنایہ سے اس کی رضامندی پوچھ رہے تھے۔

عنایہ وقار ولد وقار قریشی آپ کا نکاح معاذ شاہ ولد معیز شاہ سے بعوض "ایک لاکھ روپے حق مہر کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟"

قبول ہے---

قبول ہے---

قبول ہے---

www.novelsclubb.com

تین بار رضامندی ظاہر کرتے وہ اپنا آپ معاذ شاہ کے نام کر چکی تھی۔

ماں اس کا ہاتھ تھامے بیٹھی تھی تو باپ نے سر پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

اب مولوی صاحب نے دستخط کے لیے رجسٹر اس کی طرف بڑھایا تھا۔

اور عنایہ نے نم آنکھوں اور کانپتے ہاتھوں سے سائن کر دیے تھے۔۔۔

اس کے ابو نے اس کے سر پر بوسہ دیا تھا۔

اب وہ سب لڑکے کی طرف جا رہے تھے۔

مولوی صاحب اب معاذ شاہ کے سامنے وہ کلمات دہرا رہے تھے۔

معاذ شاہ نے بھی دلی رضامندی سے عنایہ کو اپنی زندگی میں قبول کیا تھا۔۔۔

سائن کرتے اب وہ سب سے مبارکباد وصول کر رہا تھا۔

تمام رسومات سے فارغ ہوتے دلہا دلہن کو ایک ساتھ لا کر بٹھایا گیا تھا۔

عنایہ تو خود میں سمٹ رہی تھی جبکہ معاذ سب کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا۔

دودھ پلائی اور باقی کی رسمیں بھی کی گئی تھیں کسی بھی بدمزگی کے بغیر ان کا نکاح خوش اسلوبی سے انجام پایا تھا۔

****

**

عنایہ کا سارا سامان پیک ہو چکا تھا۔

رخصتی کے وقت وہ پھر سے آبدیدہ ہو چکی تھی۔

اب وہ "عنایہ وقار "نہیں رہی تھی اب وہ "عنایہ معاذ "بن چکی تھی۔

باپ کی جگہ شوہر کا نام آ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

اب اسے اسی انسان کے ساتھ رہنا تھا سب سے ملتے وہ معاذ کے سنگ رخصت ہو چکی تھی۔

وقار صاحب نے معاذ کو بیٹی کو خوش رکھنے کی نصیحت کی تھی جسے اس نے اثبات میں سر ہلاتے حامی بھری تھی۔

امید کرتا ہوں انکل آپ کو میری طرف سے شکایت کا کوئی موقع نہ ملے۔۔۔

وقار صاحب نے مسکراتے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔

دعاؤں کے آنچل میں رخصت ہوئی عنایہ معاذ اب اپنے اصلی میں گھر میں آ چکی تھی۔

یہاں بھی اس کا استقبال اسماعیل اور آسماء نے کیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

رسمیں وغیرہ کوئی نہیں کی گئی تھیں عنایہ کو اس کے روم میں چھوڑتے معاذ کو بتاتے وہ لوگ اپنے گھر جا چکے تھے۔

معاذ نے ان سب کو کہا تھا ولیمہ کی تقریب وہ آرام سے کرے گا اور سب نے اس کی بات پر رضامندی ظاہر کی تھی۔۔۔

اب اسے عنایہ سے اس رشتے کے بارے میں بات کرنی تھی وہ جانتا تھا یہ سب جلدی میں ہوا ہے اور پتہ نہیں وہ اس رشتے کے لیے تیار بھی تھی یا نہیں۔۔۔

اس کا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا۔

!!! السلام و علیکم

عنایہ بیڈ پر اس کے انتظار میں ہی بیٹھی تھی جب معاذ نے اندر داخل ہوتے اسے سلام کیا تھا۔۔۔

!!! وعلیکم السلام

عنایہ نے سلام کا جواب سر جھکائے ہی دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ویسے ہی تیار بیٹھی تھی لیکن چہرے پر گھونگھٹ نہیں تھا وہ بہت کنفیوز تھی اس وقت

معاذ اسے بغور دیکھ رہا تھا۔

اس نے ایک گہرا سانس لیتے اس کے قریب بیڈ پر بیٹھتے بات کا آغاز کیا تھا جبکہ اس کے اس انداز پر عنایہ مزید خود میں سمٹی تھی۔

عنایہ !میں جانتا ہوں آپ اس رشتے کے لیے بروقت تیار نہیں ہونگی" یہ سب واقعی بہت جلدی میں ہو گیا ہے شاید آپ مینٹلی پریپیئرڈ نہ ! ہوں اور یقین مانیں میں خود بھی رشتوں کے معاملے میں زور زبردستی کا قائل نہیں ہوں۔۔۔ میں ایسے ہی کوئی قدم نہیں بڑھانا چاہتا !جب تک آپ بلکل مطمئن نہیں ہو جاتیں مجھے یا ہمارے رشتے کو لے کر !آپ

www.novelsclubb.com

یہاں آرام سے رہیں آپ کا اپنا ہی گھر ہے میری طرف سے آپ کو کوئی پریشانی نہیں ہوں گی میں تب تک کوئی بھی پیش قدمی نہیں کرونگا "جب تک آپ دل سے اس رشتے کو قبول نہیں کر لیتیں---

عنایہ کے ساتھ معاذ شاہ کا نام جڑ چکا ہے ، معاذ شاہ کے لیے یہی "بہت بڑی بات ہے---

آخری بات پر کھل کے مسکراتے اس نے عنایہ کی طرف دیکھا تھا---

www.novelsclubb.com

جو اب بھی سر جھکائے بیٹھی تھی---

اچھا چلیں آپ کچھ نہیں کہنا چاہتیں تو کوئی بات نہیں لیکن میرے ساتھ شکرانے کے دو نفل تو ادا کر ہی سکتی ہیں نا؟

معاذ نے سوالیہ انداز میں پوچھا تھا۔

جی۔۔۔۔

عنایہ نے اثبات میں سر ہلاتے جواب دیا تھا۔

تو ٹھیک ہے میں چینج کر کے وضو کر کے آتا ہوں پھر آپ بھی چینج کر لیجیئے گا۔

وہ بیڈ سے اٹھتے الماری کی طرف بڑھتے اپنے کپڑے نکالتے کہہ رہا تھا۔

الماری میں سے کپڑے نکالتے اس کی نظر عنایہ کے کپڑوں پر پڑی تھی جو اس نے آسماء بھابھی اور اسماعیل کے ساتھ عنایہ کے لیے خریدے تھے آسماء نے ہی سب کپڑے پریس کروا کے ہینگ کروا دیے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک بار پھر مسکرایا تھا اب اس کی چیزوں میں شراکت کرنے والی آ گئی تھی اور معاز نے خوشی خوشی یہ حق اسے دیا تھا۔

وہ کپڑے نکال کے مڑا تو عنایہ اسے ہی دیکھ رہی تھی اس کے دیکھنے پر وہ نظریں چرا گئی تھی۔

وہ بھی چینج کرنے جا چکا تھا۔

وہ بلیک کرتا اور سفید پاجامہ پہنے وضو کیے باہر آیا تھا کہنیوں تک بازو فولڈ تھے جنہیں وہ اب نیچے کر رہا تھا۔۔۔

عنایہ بیگ میں سے کپڑے نکال رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اگر آپ بُرا نہ مانیں تو میں نے بھی آسماء بھابھی کے ساتھ مل کے کچھ کپڑے لیے تھے آپ کے لیے اور وہ الماری میں موجود ہیں آپ کوئی بھی پہن لیں مجھے اچھا لگے گا۔

معاذ کے کہنے پر عنایہ نے بیگ کی زپ بند کرتے اپنے قدم الماری کی جانب بڑھائے تھے۔

تب تک وہ ایک سائیڈ پر کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔

ڈوپٹہ وہ اب سر پر لے چکی تھی جیولری کے نام پر اب کچھ نہیں تھا چوڑیاں وغیرہ بھی وہ اُتار چکی تھی عنایہ خود پر اس کی نظریں محسوس کر رہی تھی۔

الماری کھولتے اس نے ایک گہرے سرخ رنگ کا ڈریس نکالا تھا۔۔۔

سرخ رنگ کی شرٹ ، ٹراؤز اور سرخ ہی ڈوپٹے کو نماز کے اسٹائل میں لیے 10 منٹ بعد وہ دوبارہ کمرے میں موجود تھی۔

معصوم سا چہرہ لیے چہرے پر معصومیت سجائے، وہ اسے اپنے دل کے بہت قریب لگی تھی۔۔۔

سنہری آنکھوں میں جھجک اب بھی رقم تھی۔۔۔

جائے نماز کہاں ہو گی؟

عنایہ نے بات کا آغاز کیا تھا۔۔۔

اوہ سوری۔۔۔

یہ لیں !معاذ نے کہتے اسے الماری سے ہی جائے نماز نکال کے دی تھی۔

آگے پیچھے جائے نماز بچھاتے وہ اب اپنے رب کا شکر ادا کرنے میں مصروف تھے۔

www.novelsclubb.com

نفل ادا کرنے کے بعد اب وہ دعا مانگ رہے تھے۔

معاذ نے اپنی آنے والی زندگی کے لیے خوشیوں کی دعا مانگی تھی اور ساری زندگی کے لیے عنایہ کا ساتھ مانگا تھا وہ اب عنایہ کو نہیں کھونا چاہتا تھا۔۔۔

جب کہ عنایہ بھی اپنی اگلی زندگی کی دعا مانگ رہی تھی معاذ کے لیے دل میں نرمی پیدا ہونے کی دعا اور اسے خوش رکھنے کی دعا۔

وہ دونوں نفوس دل میں اپنے رب سے مخاطب تھے۔

جائے نماز اٹھا کر تہ کرتے وہ اب بیڈ پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

لیکن پھر اچانک وہ اٹھا تھا، عنایہ کو بھوک بھی تو لگی ہو گی وہ جو خود بھی بیٹھنے لگی تھی اس کے اچانک اٹھنے پر حیرانی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔

ارے میں بھول گیا آپ کو بھوک بھی تو لگی ہو گی نا۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے آپ فکر نہ کریں سو جائیں آپ تھک چکے ہونگے۔

انگلیاں مڑورتے وہ اسے جواب دے رہی تھی۔۔۔

میں نہیں تھکا اگر کچھ کھانا ہے تو بتا دیں میں لے آتا ہوں۔۔۔

نہیں نہیں پلیز آپ کہیں مت جائیں اس وقت۔۔۔

وہ عجلت میں ہربڑاتے بولی تھی۔

اکیلی تو وہ گھر میں بھی کبھی نہیں رہی تھی ، اور اب نئے گھر میں اس وقت اکیلے اسے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

معاذ نے بہت غور سے اسے دیکھا تھا۔

خوف کے تاثرات وہ جانچ چکا تھا !وہ کھوئی سی رہتی تھی یہ وہ جانتا تھا لیکن ایسے خوف محسوس کرنا اکیلے رہنے سے اس نے اب دیکھا تھا۔۔۔

اچھا ریلیکس !کہیں نہیں جاتے آرڈر کر لیتے ہیں۔۔۔

نہیں مجھے سچ میں بھوک نہیں ہے میں اب صبح ناشتہ کر لونگی اگر آپ کو بھوک لگی ہے تو آپ منگوا لیں۔۔۔

عنایہ نے بروقت خود کو کمپوز کیا تھا۔۔۔

اوکے !میں بھی اب صبح ناشتہ ہی کرونگا۔۔۔

معاذ نے دوبارہ بیڈ پر بیٹھتے کہا تھا۔۔۔

وہ کچھ کہنے کی ہمت نہیں کر رہی تھی اور صوفے پر سونے کا خیال معاذ کو نہیں آیا تھا وہ ایک سائیڈ پر کروٹ لیتے لیٹ چکا تھا عنایہ نے اس کی پشت کو دیکھتے ایک سرد آہ ہوا کے سپرد کی تھی اور خود بھی ایک سائیڈ پر لیٹ چکی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسے نیند شاید نہیں آنے والی تھی نئی جگہ اور نیا رشتہ بھی تو بن چکا تھا وہ معاذ کی باتوں کو سوچ رہی تھی۔۔۔

وہ انسان اس کی ہر چھوٹی چھوٹی بات کی فکر کر رہا تھا ابھی سے ہی اور اسے وقت بھی خود سے دے رہا تھا وہ تو سمجھ رہی تھی وہ اس کو پانے کے لیے نکاح کا راستہ اختیار کر رہا ہے لیکن وہ تو محرم ہوتے ہوئے بھی اس کو وقت دینے اور رشتے کو قبول کرنے کا وقت دے رہا تھا۔۔۔

"معاذ شاہ کیا واقعی ویسا نہیں تھا، جیسا وہ سوچ رہی تھی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

لیکن مجھے بیوی ہونے کے فرض بھی تو نبھانے ہیں صبح کیا بنانا ہو گا ؟

پتہ نہیں کچھ ہو گا بھی یا نہیں بنانے کو ، خیر صبح نماز کے وقت جا کے دیکھ لونگی نہیں تو منگوا لونگی----

ہاں یہ صحیح ہے اور مجھے زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے اللہ پاک سب بہتر ہی کرینگے---

سب کچھ اس پاک رب کے سپرد کرتے عنایہ اب سوچوں کو جھٹک چکی تھی---

****

www.novelsclubb.com

**

نادیہ بیگم عنایہ کی رخصتی کر کے پرسکون تھیں۔ معاذ کو لے کر وہ مطمئن تھیں عنایہ کو بھی وہ سمجھا چکی تھیں اداس تو وہ بھی تھیں

بیٹی پرائی جو ہو گئی تھی ، عنایہ انہیں عزیز تھی اور اولاد کس کو عزیز نہیں ہوتی عنایہ کی خوشیوں کے لیے دعا گو تھیں وہ۔۔۔ معاز نے کچھ بھی دینے سے منع کیا تھا پھر بھی جو ان سے ہو سکا تھا انہوں نے دیا تھا اب وہ ناشتے کے لیے بھی کافی اہتمام کرنے کا ارادہ رکھے ہوئے تھیں۔

صبح نماز ادا کرتے ہی وہ شروع ہو چکی تھیں۔ عنایہ سے ملنے بھی جانا تھا اور ناشتہ بھی لے کے جانا تھا وہ سب ہی اس سے ملنے کو بے تاب تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

عنایہ بھی فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد کچن میں آئی تھی کچن اوپن اسٹائل تھا وہ کیبن کھولے چیزوں کا جائزہ لینے میں مصروف تھی اور معاز نماز ادا کرنے کے لیے مسجد جا چکا تھا۔۔۔

ضرورت کا سامان تو موجود ہے لیکن میں بناؤں کیا؟؟؟

!پتہ نہیں وہ کیا کھاتے ہونگے؟ چائے ، کافی دونوں کا سامان موجود تھا کچھ تو بنا ہی لینا چاہیے کافی اور چائے تو بعد میں بھی بن جائے گی اپنے ارادے پر عمل کرتے وہ ناشتہ بنانے میں مصروف ہو چکی تھی۔۔۔

معاذ کے آنے تک ناشتہ وہ بنا چکی تھی اس نے آتے ہی اسے سلام کیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

سلام کا جواب دیتے معاز نے کچن میں نگاہ دوڑائی تھی۔۔۔

آپ سوئی نہیں؟ میں تو سمجھا تھا آپ دوبارہ سو گئی ہونگی۔

نہیں میں نماز پڑھ کے نہیں سوتی۔

معاذ کے پوچھنے پر عنایہ نے جواب دیا تھا۔

اچھا ویسے ناشتہ تو آپ بنا ہی چکی ہیں پلیز کافی بھی بنا دیں گی؟؟؟

معاذ نے التجائیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

جی میں ابھی بنا دیتی ہوں۔۔۔

معاذ نے تو خود ہی اس کی مشکل آسان کر دی تھی۔ اس کے لیے کافی بناتے اپنے لیے اس نے چائے بنائی تھی۔

آج وہ گھر پر ہی تھا اسے کچھ کام نمٹانے تھے۔

www.novelsclubb.com

ابھی عنایہ ناشتہ لگا رہی تھی کہ دروازے پر بیل کی آواز آئی تھی۔

اس وقت کون ہو گا؟

میں دیکھتا ہوں۔ عنایہ کے کہنے پر معاذ باہر گیا تھا اور واپسی پر اس کے ساتھ وقار صاحب اور ان کی فیملی اندر آئی تھی۔

ان کو دیکھتے عنایہ کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔ فورا سے آگے بڑھتے وہ ان سب سے ملی تھی۔

ارے عنایہ تم نے ناشتہ کیوں بنایا میں لائی تھی نا۔۔

کھانے کی میز پر پڑے ناشتے کو دیکھتے وہ بولیں تھیں۔

آنٹی آپ نے کیوں تکلف کیا میں نے آپ کو کہا تھا نا کہ ان سب تکلفات کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

ہاں بیٹا ضرورت نہیں تھی لیکن ہم تو اپنی خوشی سے لائے ہیں نا !اور زیادہ نہیں ہے تھوڑا سا ہی ہے بس۔۔۔۔

معاذ کو بیٹھنے کا کہتے انہوں نے ناشتہ عنایہ کی طرف بڑھایا تھا تاکہ وہ خود معاذ کو ناشتہ نکال کر دے---

امی آپ لوگ بھی تو بیٹھیں نہ---

ان سے سامان لیتے عنایہ بولی تھی---

ارے بیٹا ہم تو ناشتہ کر کے آئے ہیں میں ساتھ آنا چاہتی تھی اور تمہاری بہنوں کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتے تھے اور انہوں نے بھی تم سے ملنے کی ضد لگائی ہوئی تھی تو لے آئے بس تم سے مل لیا یہی بہت ہے---

www.novelsclubb.com

ارے آنٹی یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں یہ آپ کا اپنا گھر ہے آپ جب چاہیں آ جا سکتی ہیں اور ناشتہ نہ کریں لیکن کچھ دیر بیٹھ کر چائے تو پی لیں---

معاذ کے کہنے پر وہ لوگ چائے پینے کی حامی بھر چکے تھے معاذ کو کھانا دیتے عنایہ چائے بنانے میں مصروف ہو چکی تھی سب کو چائے دیتے وہ بھی اب ناشتہ کر رہی تھی جبکہ معاذ اب وقار صاحب کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھا۔۔۔

عنایہ بیٹا تم خوش ہو نا؟ وہ جو ناشتہ کرتے بہنوں کے ساتھ باتیں بھی کر رہی تھی ماں کے آہستہ سے پوچھنے پر متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

اللہ کا شکر ہے امی میں بہت خوش ہوں اور معاذ بہت اچھے ہیں۔۔۔

ماں کو جواب دینے کے ساتھ ساتھ اس نے معاذ کی تعریف بھی کر دی تھی تاکہ اس کی امی مطمئن ہو جائیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

دیکھا میں نے کہا تھا نا وہ بہت اچھا بچہ ہے تمہیں بہت خوش رکھے گا۔۔۔۔

انہوں نے عنایہ کی بات پر اس کے ہاتھوں کو دباتے کہا تھا۔۔۔

جی امی بلکل ٹھیک کہا تھا آپ نے۔۔۔

ماں کی بات کی تاکید کرتے وہ سر کو اثبات میں ہلا گئی تھی۔۔۔

اس کے بعد کچھ دیر وہاں بیٹھتے وہ لوگ چلے گئے تھے لیکن عنایہ اور معاذ کو چکر لگانے کا ضرور بولا تھا انہوں نے۔ اسی دوران اسماعیل کا فون بھی آیا تھا کہ کسی چیز کی ضرورت ہو تو ضرور بتانا اور معاذ نے اس کا شکریہ ادا کیا تھا اسماعیل ایک اچھا دوست ہونے کے فرائض بخوبی نبھا رہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

****

**

پہلے تو وہ گھر میں اکیلا رہتا تھا اسی لیے ملازم بھی ایک مرد تھا جو اپنے کام کرتے ہی چلا جاتا تھا۔ لیکن اب عنایہ کے ہوتے اسے ایک عورت ملازمہ کی ضرورت تھی جو اس کی غیر موجودگی میں اس کے ساتھ رہتی کیونکہ وہ نوٹ کر چکا تھا کہ عنایہ اکیلے رہنے سے خوف کھاتی تھی۔ جب وہ آئے گا تب ملازمہ چلی جایا کرے گی اس سلسلے میں اس نے مایا نامی لڑکی کو بطور ملازمہ رکھا تھا یہ اس کے سلطان بابا کی بیٹی تھی۔ سلطان بابا اس کی فطرت سے واقف تھے اسی لیے انہوں نے حامی بھر لی تھی جب تک مایا وہاں ہو گی بابا بھی اسی کے ساتھ رہیں گے اور بابا پر بھی اسے یقین تھا اسی لیے عنایہ کی پروٹیکشن کے لیے وہ اب پریشان نہیں تھا۔۔۔

خود کو بھولتے معاذ شاہ اب اپنی بیوی اور اس کی ضرورتوں کو سوچ رہا"
"تھا، کتنی خوش نصیب تھی عنایہ معاذ۔۔۔

عنایہ کو وہ آگاہ کر چکا تھا۔

وہ ظہر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی جب معاذ نے اس کی طرف ایک تحفہ بڑھایا تھا۔

یہ کیا ہے؟

تحفہ "عنایہ معاذ "کی منہ دکھائی کا، رات میں دینا بھول گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ دلکش انداز میں مسکرایا تھا۔۔۔

اس کے اتنے دلکشی سے کہنے پر عنایہ مسکرائے بناء نہیں رہ سکی تھی۔۔۔ مسکراتے اس نے تحفہ قبول کرتے شکریہ کہا تھا۔۔۔

شکر ہے ہماری بیگم صاحبہ بھی مسکرائیں۔۔۔

تحفہ دیتے وہ اب صوفے پر بیٹھ چکا تھا، بتائیے گا ضرور کیسا لگا۔

ٹھیک ہے ابھی دیکھتی ہوں اس کی مسکرانے والی بات کا جواب دیئے

بنا وہ بولی تھی اب وہ کیا جواب دیتی اس بات کا۔۔۔۔

وہ گفٹ کھولنے میں مصروف تھی اور معاذ اسے دیکھنے میں۔۔۔

عنایہ جانتی تھی وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا کل سے یہی تو کر رہا تھا وہ۔۔۔

معاذ نے اسے ایک خوبصورت سا گولڈ کا بریسلیٹ دیا تھا جس پر

www.novelsclubb.com

"Anaya Maaz"

لکھا ہوا تھا۔ عنایہ کی پسند کو دیکھتے معاذ نے اسے نفیس سا گفٹ دیا تھا کیونکہ وہ ہیوی چیزیں نہیں پہنتی تھی۔۔۔

گفٹ دیکھتے وہ کھل کے مسکرائی تھی۔۔۔

Maa Shaa Allah !!!

یہ بہت خوبصورت ہے بہت شکریہ۔۔۔

اس نے دل سے تعریف کرتے معاذ کی طرف دیکھا تھا کل سے اب تک وہ اس سے اب ایسے بات کر رہی تھی۔۔۔

Most Welcome Anaya Maaz.....

"آپ کو پسند آگیا ہمارے لیے یہی بہت ہے۔۔۔"

وہ نوٹ کر رہی تھی وہ اسے مخاطب کرتے وقت اپنا نام بھی ساتھ ہی لگا رہا تھا اور اس کا ایسے کہنا اسے شرمانے پر مجبور بھی کر رہا تھا لیکن وہ بس مسکرا کر نظریں جھکا جاتی تھی۔۔۔

میں جانتی ہوں میں آپ کے ساتھ غلط کر رہی ہوں لیکن میں کوشش کر رہی ہوں کہ آپ کے ساتھ ناانصافی نہ کروں۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک ہی دن میں اس کے اتنے خلوص سے عنایہ کو بُرا لگا تھا وہ کیا کر رہا تھا اور وہ اسے بدلے میں کیا دے رہی تھی بات کرتے اس کا لہجہ نم ہو چکا تھا۔۔۔

ارے ابھی تو آپ مسکرا رہی تھیں اب اچانک کیا ہو گیا معاذ تو ایک دم سے بوکھلا گیا تھا۔۔۔

صوفے سے اٹھتے بیڈ پر آتے وہ عنایہ کے ہاتھ تھامتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

آنسوؤں کے باعث اس سے بولا نہیں جا رہا تھا وہ بس نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔

اگر گفٹ پسند نہیں آیا تھا تو بتا دیتیں ، ایسے رونے کی کیا ضرورت" تھی۔ اس کا موڈ ٹھیک کرنے کو معاذ نے مزاقا کہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ایسی بات نہیں ہے یہ تو بہت پسند آیا مجھے۔۔۔

عنایہ نے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔

پھر یہ رونا کیوں؟

بس ویسے ہی---

اچھا ویسے ہی کون روتا ہے---

"عنایہ معاذ---"

جلد بازی میں جواب دیتے وہ اپنے ساتھ اس کا نام جوڑ چکی تھی جیسے وہ کرتا تھا---

اور یہاں معاذ شاہ کا قہقہہ بلند ہوا تھا---

"ہمممممم---"

عنایہ معاذ کچھ بھی کر سکتی ہے بھئی---

www.novelsclubb.com

اپنی جلد بازی پر وہ خود ہی پچھتائی تھی---

اچھا ویسے مجھے بُرا نہیں لگا جتنا وقت چاہیے لے سکتیں ہیں آپ

میم--- نو پرابلم !!!!

تھینک یو---

نو نیڈ مسز---

اس کو دیکھتے مسکراتے معاذ نے کہا تھا اور عنایہ ایک بار پھر مسکرا دی تھی---

ویسے میں تو صرف آپکے نام پر ہی دل و جان سے فدا ہوں اتنا حسین نام بھی ہوتا ہے بھلا کسی کا---

ANAYAMAAZ!!!

www.novelsclubb.com

لفظوں کو توڑ کر ادا کرتے وہ بولا تھا عنایہ کو ایسا کرتے وہ بہت پیارا لگا تھا لیکن اس نے صرف اسے تھینکس ہی کہا تھا----

****

**

زمان ولاء کے مکین بھی اپنی زندگیوں میں مگن تھے حاشر کو بھلانا آسان نہیں تھا لیکن زندگی بھی تو رکنے کے لیے نہیں ہوتی نا جیسا بھی وقت ہو زندگی گزر ہی جاتی ہے وہ بھی اپنی زندگیوں میں مگن ہو چکے تھے۔

ان کی بیٹیاں انہیں حاشر کی کمی محسوس ہونے نہیں دیتی تھیں زندگی اب ایک ٹریک پر آنے لگی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سب نے اپنی مصروفیات ڈھونڈ لی تھیں۔۔۔

****

**

معاذ نے عنایہ کے لیے وہ سب کچھ کیا تھا جو ایک آئیڈیل شوہر کر سکتا ہے اس کی ایک ایک چیز کا خیال رکھنا اس کی چیزوں کو اہمیت دینا گھمانا پھرانا یا پھر اسے خود پر فوقیت دینا وہ سب کچھ کر رہا تھا۔۔۔

اگر کہا جائے کہ عنایہ کو وہ پلکوں پر بٹھائے ہوئے تھا تو غلط نہیں ہو"گا"۔۔۔

www.novelsclubb.com

عنایہ خوش نصیب تھی اور اس بات کا اعتراف وہ معاذ سے بھی کرتی تھی۔۔۔۔

وہ معاذ کے سب کام خود کرتی تھی ہاں بابا اسے سامان لا دیتے تھے اور ان کی بیٹی مایا اس کا ہاتھ بٹاتی تھی لیکن عنایہ ، معاز کے سب کام خود کرتی تھی۔۔۔

اس کے ساتھ کھانا کھانے سے لے کر اس کی ایک ایک چیز تیار رکھنا عنایہ کا شیڈول بن چکا تھا۔

اور کچھ نہ سہی تو اعتماد کا رشتہ ان میں قائم ہونا شروع ہو چکا تھا بے تکلفی کا آغاز ہو چکا تھا۔

عنایہ ماں کے گھر ملنے جاتی تو کچھ دیر لگا کے واپس آ جاتی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

شادی کا ایک مہینہ اس کے ساتھ خوبصورت گزرا تھا۔

اگر معاذ عنایہ کا عادی ہو رہا تھا تو عنایہ کو بھی سب اس کے ساتھ" "شیئر کرنے کی عادت ہو چکی تھی۔۔۔

وہ بہت غور سے اس کے دن کی روداد سنتا تھا۔۔۔

مردوں کے لیے غلط سوچ رکھنے والی عنایہ معاذ مرد کا یہ روپ دیکھتے" "اپنی سوچ پر غلط ہونے کی مہر لگا چکی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس کی ماں ٹھیک کہتیں تھیں عنایہ سب مرد ایک جیسے نہیں ہوتے۔۔۔

ہاں معاذ شاہ ویسا نہیں تھا جیسا وہ سوچتی تھی۔۔۔

"معاذ شاہ عنایہ معاذ کی زندگی کا ایک حسین باب بن چکا تھا۔۔۔"

کیا اس باب میں بھی سیاہ صفحات آنے والے تھے۔کیا ابھی بھی عنایہ کے زندگی میں غموں کا بسیرہ ہونا تھا؟کیا اس کی زندگی میں ابھی بھی مشکلات باقی تھیں؟ یا ساری مشکلات معاذ کے اس کی زندگی میں آنے !!! سے دور ہو چکی تھیں

****

www.novelsclubb.com

**

سلطان بابا اور مایا آج یہی رکنے والے تھے معاذ ابھی تک نہیں آیا تھا اور اب عنایہ نے انہیں کل جانے کا کہہ دیا تھا۔

پتہ نہیں کتنی دیر لگ جائے بابا انہیں آنے میں آپ لوگ بھی تھک گئے ہونگے آپ گیسٹ روم میں سو جائیں وہ آئیں گے تو میں دروازہ کھول دونگی---

نہیں بیٹا پہلے آ جائیں معاذ بابا پھر ہی ہم سونے کے لیے جائیں گے ایسے آپ کو اکیلا چھوڑ کر کیسے سو جائیں آپ کی حفاظت کے لیے انہوں نے مجھے منتخب کیا ہے میں لاپرواہی کیسے کر سکتا ہو فکر نہ کرو میں یہیں ہوں وہ آتے ہیں تو میں سونے چلا جاؤں گا----

ٹھیک ہے جیسے آپ کو ٹھیک لگے---

عنایہ جواب دیتے وہیں لاؤنج میں بیٹھ چکی تھی---

ویسے تو جلدی آ جاتے ہیں ، آج پتہ نہیں کیا ہو گیا اللہ پاک خیر ہی کریں---

عنایہ کھانا بنا کے فری تھی سلطان بابا اور مایا کو وہ کھانا دے چکی تھی اور خود وہ معاذ کے انتظار میں بیٹھی تھی۔۔۔

اتنے میں اسے اس کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا تھا۔۔۔

اس کے دروازے پر پہنچنے سے پہلے وہ دروازہ کھول چکی تھی وہ جو ابھی بیل پر ہاتھ رکھنے والا تھا دروازہ کھلنے پر مسکرایا تھا۔

ہائے ے ے ے ے ے ے۔۔۔۔

!!!! السلام و علیکم

اتنی یاد آ رہی تھی کیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

سلام کر کے اندر داخل ہوتے اس نے پوچھا تھا۔۔۔

وعلیکم السلام !نہیں وہ آپکو آج دیر ہو گئی تو اسی لیے پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

اندر داخل ہوتے اس نے بابا کو بھی سلام کیا تھا اور بابا اس کے سلام کا جواب دیتے خیریت دریافت کرتے سونے کے لیے جا چکے تھے۔۔۔

آپ فریش ہو جائیں میں کھانا گرم کرتی ہوں۔۔۔

عنایہ نے اسے کہتے کچن کا رخ کیا تھا۔

اوکے مسز۔۔۔۔

وہ کہتا فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

معاذ فریش ہو کر آیا تو کھانا کمرے میں موجود تھا۔۔۔

میں نیچے آ جاتا یار تکلیف کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

ڈریسنگ کے سامنے جاتے بال بناتے وہ عنایہ سے مخاطب تھا۔۔۔

میں نے سوچا شاید آپ تھک چکے ہونگے اسی لیے یہیں لیتی آؤں۔۔۔

نظریں جھکائے وہ جواب دے رہی تھی---

آج آپ دیر سے کیوں آئے؟

ہاں وہ آج مجھے کچھ کام تھا تو میں آفس سے واپسی پر وہی کرنے چلا گیا تھا---

اوہ--- چلیں کھانا کھا لیں کافی ٹائم ہو گیا ہے---

ہمم--- آپ نے کھایا---

نہیں---

کیوں؟؟؟

www.novelsclubb.com

آپ کا انتظار کر رہی تھی---

ارے پھر تو زیادتی ہو گئی آپ کے ساتھ میری وجہ سے میری بیگم بھوکی بیٹھی تھیں---

نہیں کوئی بات نہیں اب کھا لونگی نا۔۔۔

ہاں جی یہ بھی ٹھیک ہے۔۔۔

کھانا نکالتے وہ اس کی باتوں کا جواب بھی دے رہی تھی۔۔۔

!!!! میں آپ کے لیے کچھ لایا تھا عنایہ

کھانا کھاتے ہی وہ اس سے پھر سے مخاطب تھا۔۔۔

میرے لیے کیا لائے ہیں سب کچھ تو ہے میرے پاس۔۔۔

!!! نہیں ایک چیز کی کمی تھی آپ کے پاس

www.novelsclubb.com

اور وہ کیا؟

معاذ کے کہنے پر عنایہ نے حیرانگی سے پوچھا تھا۔۔۔

کھانا کھا لیں نا پھر دکھاتا ہوں آرام سے۔۔۔

اوکے---

اس کے کہنے پر وہ خاموش ہو چکی تھی---

پھر معاذ نے کوئی بات نہیں کی تھی---

****

**

کھانا کھانے کے بعد عنایہ برتن رکھنے گئی تھی جب پیچھے وہ بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا---

ہاں جی دکھائیں اب کیا لائے تھے آپ میرے لیے میں بھی تو دیکھوں آخر ہے کیا چیز جس کی میرے پاس کمی ہے---

واپس کمرے میں آتے وہ پُرجوش انداز میں بولی تھی وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ آخر ہے کیا چیز جو اس کے پاس نہیں ہے---

آئیں بیگم صاحبہ پہلے بیٹھیں تو صحیح---

اس نے بیڈ پر اس کے لیے جگہ بناتے کہا تھا---

بیڈ پر بیٹھنے کے بعد عنایہ نے پھر سے اس سے پوچھا تھا اور معاذ نے کمفرٹر کے نیچے سے ایک شاپنگ بیگ نکالا تھا---

اس نے اندر سے کچھ نکالا نہیں تھا بلکہ وہی شاپنگ بیگ اس کی طرف بڑھاتے اسے آنکھوں سے کھولنے کا اشارہ کیا تھا---

وہ سمجھا تھا وہ بہت خوش ہو جائے گی---

لیکن عنایہ کا ری ایکشن اس کی سوچ کے برعکس تھا---

www.novelsclubb.com

شاپنگ بیگ سے گفٹ نکالتے عنایہ کی آنکھیں بلکل پتھرا گئی تھیں----

وہ یک ٹک اس تحفے کو دیکھ رہی تھی---

ذہن کے پردے پر اس کا ماضی لہرایا تھا، آنکھوں سے آنسو متواتر بہہ رہے تھے ، جسے دیکھتے معاذ کی پیشانی پر بل پڑے تھے---

عنایہ کے ہاتھ اس تحفے کو پکڑے کپکپا رہے تھے---

عنایہ کیا ہوا ہے؟؟؟

اس کے ہاتھوں کو تھامتے وہ بولا تھا۔

نہیں چاہیے مجھے یہ نہیں چاہیے !تحفے کو دور پھینکتے وہ چیخی تھی نہیں چاہیے مجھے یہ معاذ نہیں چاہیے----

بُری نہیں ہے عنایہ !نہیں ہوں میں بُری لڑکی میں بُری نہیں ہوں"

www.novelsclubb.com

معاذ آپ یقین کرتے ہیں نا مجھ پر عنایہ معاذ بُری لڑکی نہیں ہے---"

اس کے ہاتھوں کو جھٹکتے کانوں پر ہاتھ رکھتے وہ پھر سے چیخی تھی ، اس کی حالت غیر ہو رہی تھی !معاذ کے لیے یہ سب نیا تھا ایسا پہلی بار ہو رہا تھا کہ وہ ایسا ری ایکٹ کر رہی تھی۔

وہ کھوئی ہوئی رہتی تھی لیکن ایسی حالت ، یہ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔

عنایہ سنبھالو خود کو ہوا کیا ہے تمہیں !کیوں چیخ رہی ہو مجھے ہے تم پر یقین تم کچھ بُرا نہیں کرو گی ادھر دیکھو میری طرف دیکھو اس کے کندھوں سے اسے تھامتے معاذ نے اسے سینے سے لگایا تھا۔۔۔ اس کے سینے سے لگتے وہ پھر سے وہی الفاظ بڑبڑا رہی تھی۔۔۔

عنایہ نے معاذ کو مضبوطی سے تھاما ہوا تھا اس کے چہرے کو دیکھتے وہ اسے بار بار باور کروا رہی تھی اور وہ اس کی پیٹھ کو سہلاتے اس کی باتوں

پر یقین کرنے کی حامی بھر رہا تھا اچانک ہی بڑبڑاتے اس کے سینے سے لگے وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔

عنایہ !عنایہ کیا ہوا؟ ہوش کرو اس کے گالوں کو تھپتھپاتے وہ پریشان ہو چکا تھا۔۔۔

معاز کو تو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے۔۔۔

رات کے 12 بجے اس کا ایسی حالت میں بے ہوش ہو جانا معاذ شاہ کے لیے شدید پریشانی کا باعث تھا اس سچوئیشن میں کیا کرے وہ؟؟؟

اس کو بانہوں میں اٹھاتے معاذ باہر کی جانب بھاگا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

مایا نیچے کچن میں پانی پی رہی تھی جب وہ بوکھلاتا اسے اٹھائے نیچے کی جانب آیا تھا۔۔۔

معاذ بھائی کیا ہوا آپی کو یہ بے ہوش کیوں ہیں؟؟؟

مایا تو خود بھی پریشان ہو چکی تھی۔

پتہ نہیں مایا میں ہوسپٹل جا رہا ہوں اور پتہ نہیں کتنا وقت لگے تم دروازہ لاک کر لو اچھے سے اور سلطان بابا کو بھی بتا دینا ٹھیک ہے نا۔۔۔

عجلت میں اسے جواب دیتا وہ دروازہ عبور کر گیا تھا لیکن اسے دروازہ لاک کرنے کا کہنا نہیں بھولا تھا۔۔۔

پیچھے وہ اس کی ہدایات پر عمل کرتے دروازہ لاک کر چکی تھی ، اور عنایہ کی صحت کی دعا کرتے وہ اندر کی جانب بڑھ چکی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہسپتال پہنچتے معاذ نے سٹریچر لانے کو کہا تھا۔۔۔

اسے سٹریچر پر لٹاتے اس کا ہاتھ تھامے وہ مسلسل اس کے گال تھپتھپاتے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا ، لیکن وہ تھی کہ

ہوش میں آ ہی نہیں رہی تھی معاذ کی جان ہوا ہونے لگی تھی اس کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

پلیز عنایہ کو کچھ نہیں ہونا چاہیے اللہ پاک !میں اسے کھونے کی سکت نہیں رکھتا اس بار نہیں پلیز !!!

دل میں رب سے مخاطب ہوتے معاذ شاہ نے اس کا ہاتھ چھوڑا تھا جسے روم میں لے کر جا رہے تھے۔۔۔

وہ دیوار کے ساتھ لگا خود کو بہت اکیلا محسوس کر رہا تھا۔۔۔

وہ اپنی زندگی کا موازنہ کر رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ساری زندگی اسے کسی اپنے کا ساتھ نصیب نہیں ہوا تھا اب جب عنایہ اس کی زندگی میں آ گئی تھی اور معاذ کو اس کی عادت ہو چکی تھی تو اب یہ سب ہو گیا تھا۔۔۔

اگر معاذ شاہ جانتا ہوتا کہ ایک "موبائل فون "کے دینے سے اس کی "بیوی ایسی حالت میں چلی جائے گی تو وہ کبھی ایسی حرکت نہ کرتا۔۔۔

لیکن اسے کیا پتہ تھا کہ ایک موبائل سے اس کی یہ حالت ہو جائے گی ایسا بھی کیا ہے موبائل میں کہ وہ اس قدر سنگین حالت کا شکار ہو چکی تھی۔

اس کی حالت معاذ کے لیے بلکل قابلِ قبول نہیں تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

تنہائیوں کے مارے اس انسان میں اب مزید تنہائیوں کو سہنے کی "سکت نہیں تھی۔۔۔

"وہ کم از کم عنایہ کو نہیں کھو سکتا تھا۔۔۔

وہ ابھی اپنی ہی سوچوں میں غرق تھا جب ڈاکٹر نے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔

آپ ان کے ہسبینڈ ہیں؟

جی !اب کیسی ہیں میری بیوی؟؟؟؟

وہ شاید کسی صدمے کے زیر اثر ہیں ہم نے انہیں سکون آور انجیکشنز دے دیئے ہیں اور ایک ڈرپ بھی لگائی ہے ، میڈیسنز بھی کچھ دنوں کی لکھ دی ہیں جو انہیں باقاعدگی سے لینی ہونگی ، بخار بھی شدید ہے انہیں اور آپ کوشش کریں کہ انہیں کسی بھی قسم کے سٹریس سے دور رکھیں جیسے ہی انہیں ہوش آئے گا آپ انہیں گھر لے کر جا سکتے ہیں۔۔۔ ،

www.novelsclubb.com

کیا میں ان کے پاس جا سکتا ہوں۔۔۔

ڈاکٹر کی ہدایات پر اثبات میں سر ہلاتے وہ بے بسی سے بولا تھا۔

جی شیور۔۔۔۔

اس کی بات پر ڈاکٹر نے مثبت جواب دیتے اپنے قدم کلینک کی جانب بڑھائے تھے۔

معاذ ہمت کرتے دروازہ کھولتے اندر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

دروازے کھولتے ہی اسے وہ ہاتھ میں ڈرپ لگے آنکھیں موندے دِکھی تھی ، بے ہوشی میں بھی چہرے پر تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔۔

www.novelsclubb.com

معاذ کا دل کٹ کے رہ گیا تھا۔۔۔

عنایہ اس کی زندگی کا ایک بہت اہم حصہ بن چکی تھی خود کی ذات"
"سے بھی عزیز تھی وہ اسے۔۔۔

قدم اس کی جانب بڑھاتے کرسی کھینچتے معاذ اس کے بیڈ کے قریب رکھتے بیٹھ چکا تھا۔۔۔

نظروں سے اس کے چہرے کا طواف کرتے معاذ نے اس کا دایاں ہاتھ تھاما تھا۔۔۔

خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھتے معاذ اس کے ساتھ گزارے لمحے یاد کر رہا تھا، کتنا خوش رہنے لگا تھا معاذ شاہ اس کی سنگت میں ! ساری تکلیفوں کے آثار اس ایک کے آنے سے دور ہو چکے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"سب تکلیفوں کا مداوا عنایہ کے اس کی زندگی میں آتے ہو چکا تھا۔۔۔"

کیا اسے خوش رہنے کا بھی حق نہیں تھا؟؟؟؟

کیا ہمیشہ وہ تنہائیاں سہتا رہے گا آخر وہ ہی کیوں؟؟؟

"کیوں اسے محبتیں راس نہیں آتی تھیں؟"

اللہ پاک اس بار معاذ شاہ کے ساتھ ایسا نہ کریں !عنایہ کو مجھ سے" کبھی مت چھینیے گا، اگر میں نے زندگی میں کوئی بھی اچھا کام کیا ہے تو اس کے عوض مجھے عنایہ کا ساتھ عطا کر دیں میں آپ سے اور کچھ نہیں مانگوں گا، میری زندگی کے سارے سُکھ آپ عنایہ کے مقدر میں لکھ دیں، عنایہ معاذ کے بناء معاذ شاہ کچھ بھی نہیں ہے !!!عنایہ کو کچھ ہوا تو معاذ شاہ یہ خسارہ برداشت نہیں کر پائے گا اب میں نہیں جی پاؤں گا میرے حال پر رحم کریں مجھ پر یہ ظلم مت کریں۔"

www.novelsclubb.com

عنایہ کے ہاتھ تھامے ہوئے ہی رب سے فریاد کرتے ایک آنسو معاذ شاہ کی آنکھ سے ٹوٹ کر گرا تھا ، اذیتیں سہتے سہتے وہ اب تھک چکا تھا اس کا ضبط ٹوٹ چکا تھا آنکھیں انتہائی سرخ ہو چکی تھیں---

ایسی ہی حالت میں وہ اس کے ہاتھ پر سر ٹکائے نیند کے خمار میں اُتر چکا تھا---

اس کی آنکھ عنایہ کے وجود میں حرکت سے کھلی تھی۔

کسمسا کر اس نے حرکت کرتے ارد گرد دیکھا تھا۔ سورج نکل چکا تھا اور اس کا ایک ہاتھ کسی کی گرفت میں تو دوسرا کسی درد کے زیر اثر تھا شاید ڈرپ کی تکلیف کے باعث---

آہستہ آہستہ دماغ پر زور ڈالتے اسے سب یاد آرہا تھا---

سب کچھ یاد آتے وہ پھر سے آنسو بہانے لگی تھی۔۔۔

معاذ یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا، اسے کچھ بھی کہنے کی بجائے وہ اس کے تاثرات جانچ رہا تھا !کیوں وہ ایسی حالت کا شکار تھی۔۔۔

کیا تھا ایسا جو وہ برداشت نہیں کر پاتی تھی۔۔۔

تم ٹھیک ہو؟؟؟؟

بہت نرمی سے اس کے بال سہلاتے اس نے پوچھا تھا۔۔۔

اس کی اپنائیت پر عنایہ کا دل ہمیشہ ہی کٹ جاتا تھا۔۔۔

وہ اب اسے آپ نہیں بلاتا تھا بے تکلفی کا ہی اثر تھا جو وہ اسے اپنائیت سے بلانے لگا تھا۔۔۔

اس رشتے کو اب تک اس نے کوئی موقع نہیں دیا تھا اور پھر بھی وہ اتنی اپنائیت دکھاتا تھا عنایہ کا دل بہت ندامت میں تھا۔۔۔

کیوں اتنی فکر کرتے ہیں آپ میری معاذ؟؟؟؟

رات سے ہی وہ اسے نام سے مخاطب کر رہی تھی۔۔۔

مت کی کریں میری اتنی فکر !میں آپ کے لائق نہیں ہوں ، مت کیا کریں میری اتنی پرواہ ، میں آپ کو ڈیزرو نہیں کرتی۔

آپ چھوڑ دیں مجھے ، دوسری شادی کر لیں عنایہ معاذ آپ کے قابل نہیں ہے کچھ نہیں دے سکتی آپ کو میں کچھ بھی نہیں بہت ہی بُری ہوں میں بہت بُری۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

معاذ کی گرفت سے ہاتھ چھڑواتے اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں چھپاتے تکلیف کی پرواہ کیے بنا وہ رونے میں مصروف تھی۔۔۔

بہت درد دے رہی تھی وہ اسے بہت زیادہ معاذ کی آنکھوں میں دیکھا تھا اس نے جو انتہائی سرخ تھیں جنہیں دیکھ کر اسے خود پر غصہ آرہا تھا۔۔۔

"محبت سے رکھنے والے اس شخص کو دیا ہی کیا تھا اس نے؟؟؟"

جبکہ معاذ صرف اس کی حرکات دیکھ رہا تھا۔۔۔

****

www.novelsclubb.com

**

ہو گئی تمہاری فضول بکواس ختم؟ یا اور بھی کچھ بولنا ہے؟

رات سے یہاں میں تمہارے ہوش میں آنے کی دعائیں کر رہا ہوں اور تم نے ہوش میں آتے مجھے یہ تحفہ دیا ہے عنایہ--- میں نے کبھی کچھ کہا تمہیں کہ میں تم سے خوش یا راضی نہیں ہوں؟ کبھی کہا میں نے عنایہ کے مجھے تم سے کوئی ناراضگی ہے؟ نہیں نا تو اتنا فضول کیوں سوچتی ہو تم؟؟؟؟

شادی کی پہلی رات ہی تم سے کہہ چکا تھا میں کہ معاذ شاہ تب تک رشتہ نہیں بنائے گا جب تک اس کی بیوی نہیں چاہے گی میں اپنے کہے پر عمل کر رہا ہوں تمہیں سپیس دے رہا ہوں تم میرے ساتھ ہو میرے تحفظ میں ہو میرے نام کے ساتھ تمہارا نام جڑا ہے ، ان سب میں خوش ہوں میں--- تمہاری روح سے محبت ہے مجھے عنایہ !!!جسم کی خواہش نہیں !ہوتی تو عملی مظاہرہ تمہارے سامنے ہوتا----

لیکن شاید تم مجھے نہیں سمجھی----

آج دوسری شادی کا کہتے تم مجھے یہ احساس دلا رہی ہو کہ میرے اور" ، تمہارے درمیان شاید اعتماد کا وہ رشتہ بنا ہی نہیں جو میں سمجھ رہا تھا سمجھ لیا نا تم نے مجھے باقی مردوں کی طرح جو بیوی سے ایک ہی چیز کی "!!! خواہش رکھتے ہیں

لیکن تم اس بار غلط ہو عنایہ معاذ تم "معاذ شاہ "کو غلط سمجھ چکی ہو۔۔۔

www.novelsclubb.com

رات سے اس کے لیے خوار ہوتا اس کے ہوش میں آنے کا منتظر وہ جو ہوش میں آنے پر سکون کا سانس بھی نہ لے سکا تھا عنایہ نے اسے مایوس کر دیا تھا۔۔۔

بولنے پر آیا تو وہ اس سے بہت کچھ بول گیا۔۔۔

عنایہ اسے بے یقینی کی کیفیت میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

معاذ کرسی سے اٹھتے کھڑکی کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

اس سے رخ موڑے وہ خاموش کھڑا تھا یا شاید خود پر ضبط کر رہا تھا۔۔۔

معاذ !میرا وہ مطلب نہیں تھا آپ تو دنیا کے سب سے خاص مرد ہیں۔۔۔۔

معاذ خاص ہے تو عنایہ معاذ عام یا بُری کیسے ہو گئی عنایہ؟؟؟؟

اس کی بات کا جواب اس نے وہیں کھڑے کھڑے دیا تھا۔۔۔

اور اس کی اس بات پر اس کو چُپ لگ گئی تھی۔۔۔

کچھ دیر تک ڈسچارج کر دیں گے تمہیں۔۔ پھر گھر چلتے ہیں۔۔۔

وہ اس وقت بہت ہی رَف حلیے میں تھا بال ماتھے پر بِکھرے ہوئے تھے اور اس کی آنکھوں میں بہت درد تھا کوئی دیکھ لیتا تو دُکھ میں مبتلا ضرور ہو جاتا۔۔۔

ہلکی بیئرڈ والا معاذ شاہ صرف شکل سے نہیں دل سے بھی خوبصورت کردار کا حامل تھا۔۔۔

کلائی میں گھڑی اس کی شخصیت کو مزید پروقار بناتی تھی۔۔۔

براؤن شرٹ اور وائٹ پینٹ میں ملبوس بازو کہنیوں تک فولڈ کیے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ کسی گہری سوچ میں مبتلا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اگر ساتھ کھڑے ہو جاتے تو لوگ عنایہ کو دنیا کا خوش قسمت" انسان تصور کرتے ، عنایہ بھی خوبصورت تھی لیکن معاذ کے ساتھ

کھڑے ہوتے وہ خود کو کم سمجھتی تھی وجہ اس کے ساتھ زیادتی تھی جو "وہ کر رہی تھی اور ندامت کا احساس کہ وہ اسے کچھ نہیں کہتا تھا۔۔۔

وہ دونوں خاموش اپنی اپنی سوچوں میں گُم تھے جب ڈاکٹر نے ڈور ناک کرتے معاذ کے "کم ان "کہنے پر اندر آتے عنایہ کا چیک اپ کیا تھا اور عنایہ کی ڈرپ ختم ہونے کی وجہ سے اس کی سوئی ہاتھوں سے نکالتے کچھ ہدایات دیتے ڈسچارج پیپرز کا بتا رہے تھے۔۔۔

معاذ نے ان کی طرف بڑھتے شکریہ کہا تھا اور پیمنٹ اور باقی معاملات کو طے کرنے کے لیے وہ کاؤنٹر کی جانب بڑھا تھا۔ تب تک ڈاکٹر کے ساتھ موجود نرس کو اس نے عنایہ کے پاس رُکنے کی درخواست کی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

سب کاموں سے فراغت ملتے وہ دوبارہ عنایہ کے پاس آیا تو ہاتھ میں اس کے لیے ناشتہ اور دوائیوں کا شاپر تھا۔۔۔

میڈیسن کی ایک ڈوز اسے ابھی لینی تھی جس کے لیے ناشتہ کرنا ضروری تھا۔۔۔

شکریہ سسٹر !آپ جا سکتی ہیں۔۔۔

اینی ٹائم سر !نرس کہتے آگے بڑھ چکی تھی۔۔۔

اٹھو عنایہ !کچھ کھا کر میڈیسن لے لو پھر گھر چلتے ہیں۔۔۔

سب کچھ پاس پڑے ٹیبل پر رکھتے وہ اسے سہارا دے کر اٹھا رہا تھا ایک ہی رات میں وہ کمزور سی ہو گئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے ابھی کچھ کھانے کی طلب نہیں۔۔۔۔۔۔

چپ کر کے کھاؤ عنایہ میں نے تم سے پوچھا نہیں ہے صرف بتایا ہے کہ تمہیں یہ کھانا ہے----

اس کی بات کاٹتے وہ اس سے ذرا سخت لہجے میں مخاطب ہوا تھا---

اور وہ اس کے ڈانٹنے پر نظریں گُھما کر اسے دیکھ رہی تھی---

مجھے گُھورنے کی ضرورت نہیں ہے چپ کر کے کھاؤ-- پھر گھر بھی جانا ہے !بابا اور مایا بھی فکرمند ہونگے---

آپ نہیں کھائیں گے؟

نہیں---

www.novelsclubb.com

عنایہ کے پوچھنے پر اس نے یک لفظی جواب دیا تھا---

کیوں؟؟؟

اس کے پھر سے سوال پوچھنے پر معاذ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

اور اس کی نظروں کے مفہوم کو سمجھتے وہ چپ چاپ کھانا شروع ہو چکی تھی۔۔۔

سینڈوچ کھا کر چائے پیتے ہوئے وہ باغور اسے دیکھ رہی تھی ، وہ جان چکی تھی کہ انجانے میں ہی سہی وہ اس کا دل دُکھا چکی ہے ایک نئ فکر بھی لاحق تھی وہ ناراض ہو چکا تھا عنایہ کیسے منائے گی اسے !!!!! اسے تو منانا بھی نہیں آتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور یہی سب سوچتے وہ ایک اہم فیصلے پر پہنچی تھی کہ آر یا پار اب ہو جانا چاہیے !اس سے بات کرنے کے لیے وہ اب ایک اہم موقعے کی تلاش میں تھی۔۔۔

اس کے بعد وہ خاموش ہی رہی تھی۔ دوائی بھی وہ چپ کر کے لے چکی تھی اس کے سہارے کے زیر اثر چلتے وہ گاڑی میں بیٹھی تھی پورا راستہ خاموشی سے گزرا تھا گھر پہنچ کر بھی وہ اسے کمرے تک چھوڑتے نیچے چلا گیا تھا۔۔۔

یہ ناراضگی کا اظہار تھا۔۔۔۔

عنایہ کا دل بُری طرح اداس ہوا تھا کیا ضرورت تھی جذبات میں ایسی بات کرنے کی۔۔۔۔

دوسری شادی کا مجھے نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عنایہ رہ رہ کر خود کو کوس رہی تھی۔۔۔

لیٹے لیٹے وہ پتہ نہیں پھر کن سوچوں میں غرق ہو چکی تھی دوائی کا ہی اثر تھا کہ وہ پھر سے نیند میں جا چکی تھی۔۔۔

معاذ نیچے بیٹھا ارحم صاحب سے بات کر رہا تھا۔

انکل آج شاید میں آفس نہ آ پاؤں کیا آپ پلیز سب ہینڈل کر لیں گے؟؟؟

خیریت بیٹا؟؟؟

وہ پریشان ہوئے تھے معاذ نے پہلے کبھی ایسا نہیں کہا تھا۔۔۔

جی انکل وہ میری بیوی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ میں نے کسی کو نہیں بتایا کہ سب پریشان ہو جائیں گے اور اکیلا بھی نہیں چھوڑ سکتا کہ طبیعت پھر اچانک خراب نہ ہو جائے بس اسی لیے کل میں کوشش کرونگا کچھ دیر کے لیے چکر لگا لوں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

معاذ نے ان کے فکر مند ہونے پر انہیں تفصیل سے بتایا تھا وہ جانتا تھا وہ پریشان ہو جائیں گے---

بیٹا تم آرام سے گھر پر رہو اور عنایہ بیٹی کا اچھے سے خیال رکھو یہاں کی تم فکر نہ کرو میں سب سنبھال لونگا اور جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتی تم اسی کے پاس رہو میری طرف سے بھی اس کی عیادت کر لینا اب تم نہیں ہو تو شاید مجھے چکر لگانے کا ٹائم نہ ملے----

جی انکل کوئی بات نہیں آپ کا اتنا سب کرنا ہی بہت ہے---

ارحم صاحب نے اس کی مشکل آسان کر دی تھی---

www.novelsclubb.com

اب شکریہ ادا کر کے ایک دو اور کام کی باتیں کرتے وہ فون بند کر چکا تھا---

فون بند کر کے وہ وہیں بیٹھ چکا تھا---

اوپر وہ نہیں جانا چاہتا تھا عنایہ کی باتوں نے اسے بہت ہرٹ کیا تھا۔

اب مزید کوئی بات نہ ہو جائے اسی لیے وہ نیچے آگیا تھا۔۔۔

اسے بُرا لگا ہو گا کہ اس کے آتے ہی میں نیچے آگیا۔۔۔

پھر بھی اسے اسی کا خیال آ رہا تھا کسی چیز کی ضرورت بھی پڑ سکتی ہے دیکھ کے آنا پڑے گا۔۔۔

بابا اور مایا ابھی کام کر کے گیسٹ روم کی طرف گئے تھے معاذ نے انہیں کہا تھا کہ کچھ دن وہ یہیں رک جائیں ویسے بھی روم تو خالی ہی پڑے رہتے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب اس کا ارادہ روم میں جانے کا تھا روم میں جاتے اس کی نظر اسی موبائل پر پڑی تھی جو وہ عنایہ کے لیے لایا تھا۔ کمرے کی صفائی کرتے ہوئے شاید مایا نے اسے ڈریسنگ پر رکھ دیا تھا۔۔۔

عنایہ سو رہی تھی وہ اسی موبائل کو ہاتھ میں لیے عنایہ کی حالت کو سوچ رہا تھا۔۔

اسے یہ معمہ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا ایسی بھی آخر کیا بات کہ رد عمل اتنا شدید تھا !!!

اس کے سر میں درد کی ایک شدید لہر اٹھی تھی عنایہ کی حالت بگڑنا اتنی سی بات پر یہ کوئی عام بات نہیں تھی۔

وہ کسی نہج پر نہیں پہنچ پا رہا تھا سوچوں کا محور عنایہ پر سے نہیں ہٹ رہا تھا !کروٹ لیتے اس کی آنکھ کھلی تھی سامنے اسے معاذ کھڑا نظر آیا تھا نیند بھک سے اُڑی تھی ڈریسنگ کے شیشے سے اسے معاذ کے ہاتھ میں موبائل نظر آیا تھا وہ سوچ سکتی تھی کہ معاذ کے ذہن میں کیا چل رہا ہو گا۔

www.novelsclubb.com

عنایہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی معاذ کو پریشان دیکھ کر اسے بُرا لگ رہا تھا وہ اُٹھتے اس کے پاس جاتے اسے پکار بیٹھی تھی۔۔۔

! معاذ

اس کی آواز پر وہ سوچوں کے محور سے نکلا تھا۔ پلٹ کر اس کی طرف دیکھتے وہ اسے خالی خالی نظروں سے دیکھ رہا تھا موبائل کا ڈبہ اب تک اس کے ہاتھ میں تھا۔ عنایہ نے اس کے ہاتھ سے موبائل پکڑتے ڈریسنگ پر رکھا تھا۔

اور خود آگے بڑھتے اس کے سینے پر اپنا سر ٹکایا تھا۔ عنایہ جانتی تھی وہ اسے اگنور نہیں کرے گا۔ اور ایسا ہی ہوا تھا معاذ نے اس کا مان رکھتے اس کے گرد اپنے بازو حائل کیے تھے۔ ایسا پہلی بار ہوا تھا جب عنایہ نے خود سے اس کی جانب قدم بڑھایا تھا۔

معاذ مجھے کچھ کہنا ہے ، اس کے ساتھ لگے ہی وہ اس سے پھر سے مخاطب ہوئی تھی۔

!کہو کیا کہنا ہے

وہ ہمت مجتمع کر رہی تھی کہ اس سے کیسے کہے لیکن وہ معاذ کو انجان نہیں رکھنا چاہتی تھی !معاذ کا فیصلہ جو بھی ہو عنایہ اور نہیں سہن کر پا رہی تھی وہ تھک چکی تھی سب دل میں رکھتے رکھتے !اب معاذ جو بھی کہے عنایہ کچھ نہیں کہے گی لیکن یہ معاذ کا حق تھا کہ اسے اپنی بیوی کے بارے میں سب پتہ ہو۔۔۔

www.novelsclubb.com

عنایہ بولو بھی اس کے بالوں کو سہلاتے وہ پھر سے اسے پکار رہا تھا۔

عنایہ اس کی پکار پر سوچوں سے نکلی تھی وہ اتنی محبت کرنے والے انسان کو کھونا نہیں چاہتی تھی !اس کی آنکھیں ایک بار پھر نم ہوئیں تھیں۔ بخار کی تپش اب بھی اس کے وجود میں محسوس ہو رہی تھی---

معاذ آپ ایک بار مجھے سن لیجیئے گا پھر جو بھی آپ کا فیصلہ ہو گا مجھے قبول ہو گا۔

لیکن ایک بار بس ایک بار مجھے سُن لیجیئے گا۔

وہ اس سے التجا کر رہی تھی۔

ٹھیک ہے میری جان !جو بھی بات ہے کُھل کے بتاؤ مجھے !!!اور ایک منٹ یہاں زیادہ دیر کھڑی مت رہو آرام سے بیٹھ کر بتا دو---

نہیں نہیں ایسے ہی ٹھیک ہے میں آپ سے نظریں ملا کر نہیں بتا پاؤں گی اور شاید بتا ہی نہ پاؤں---

اتنا کہتے وہ خاموش ہو چکی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے ایسا ہی کر لیتے ہیں اس کے گرد حصار تنگ کرتے معاذ نے اس کے بالوں پر لب رکھے تھے تاکہ وہ ریلیکس ہو کر اسے بتا سکے۔۔۔

اس کے لمس کو محسوس کرتے عنایہ کا ضبط ٹوٹ رہا تھا۔۔۔۔

لیکن آج وہ پیچھے نہیں ہٹے گی شاید وہ پُختہ ارادہ کر چکی تھی۔۔۔

میں بُری نہیں ہوں معاذ آپ کو اپنی عنایہ پر یقین ہے نا کہ میں کچھ غلط نہیں کرونگی غلطی تو ہر انسان سے ہو جاتی ہے میں نے زندگی میں کبھی کچھ غلط نہیں کیا لیکن ایک صرف ایک بھول عنایہ وقار سے ہوئی تھی جو میں نے جان بوجھ کر نہیں کی تھی مجھے نہیں پتہ تھا معاذ کہ ایسا ہو جائے گا میں تو انجان تھی کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں دنیا

www.novelsclubb.com

میں جن کے لیے کسی کی عزت کوئی معنی نہیں رکھتی مجھ سے بھول ہوئی تھی لیکن میرے اللہ نے میری سزا بڑی نہیں رکھی تھی

معاذ۔۔۔۔

اس کے سینے سے لگی وہ ہولے ہولے اسے سب بتا رہی تھی۔۔۔

حاشر کے ساتھ ہوئی اپنی باتیں اور اس کا انجام۔۔۔

اس کی توقع کے برعکس معاذ تحمل سے اس کی تمام باتیں سن رہا تھا۔

یہ سچ تھا معاذ شاہ جزباتیت کا مظاہرہ کرنے والوں میں سے نہیں تھا"

"وہ بہت مستحکم مزاج مرد تھا باتوں کو سمجھ کر کوئی فیصلہ کرنے والا۔۔

www.novelsclubb.com

میں تو موبائل کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی تھی مجھے ان سب کے بارے میں کچھ علم نہیں تھا شاید میری بد قسمتی تھی کہ جاب کے سلسے میں مجھے موبائل کی ضرورت تھی۔ میں نے اسے بہت اگنور کیا تھا لیکن آخر میں شیطان کے بہکاوے میں آ ہی گئی۔ اللہ کا شکر روز ادا کرتی ہوں ہر نماز میں کہ اس نے مجھے گناہوں کے دلدل سے بروقت بچا لیا ہر نماز میں معافی مانگتی ہوں میں وہ رب تو معاف کر دیتا ہے نا ہم گنہگاروں کو !وہ اپنے بندوں کو ان کی برداشت سے زیادہ نہیں آزماتا مجھے بھی سجدوں میں پھر سے سکون ملنے لگا تھا لیکن میرے اندر کا خوف وہ مجھے کسی سے گُھلنے ملنے نہیں دیتا معاذ !میری لاکھ کوششوں کے باوجود میں کسی پر اعتماد نہیں کر پاتی۔ میں کمزور نہیں ہوئی لیکن ایسی باتوں پر میری ایسی حالت ہو جانا یہ میرے خود کے بس سے باہر ہے۔ میں نے سوچا تھا میں کبھی شادی نہیں کرونگی مجھے کسی پر یقین نہیں رہا

تھا مرد ذات میرے لیے ایک نفرت بھرا لفظ تھا امی مجھے سمجھاتی تھیں کہ ہر مرد ایک جیسا نہیں ہوتا انہیں میں آج تک کچھ نہیں بتا پائی لیکن اب اور یہ سب میں اپنے اندر نہیں رکھ پا رہی تھی میرے اندر کا غبار میں کب تک ایسے ہی رکھتی معاذ میں اور برداشت نہیں کر سکتی یہ سب مجھے معاف کر دیں معاذ مجھے معاف کر دیں آپ کی عنایہ سے بھول ضرور ہوئی تھی لیکن میری زات تک رسائی صرف "معاذ شاہ "ہی حاصل کر سکتا ہے۔۔۔

میں نے اپنے کردار کی آج تک بہت حفاظت کی ہے میں نے اس کے بعد کوئی رابطہ بھی نہیں کیا تھا اس سے۔۔ میں نے تو آج تک موبائل کو بھی نہیں چھوا میں صرف اپنے ہی خول میں سمٹ چکی تھی۔ ایک گناہ کی مرتکب ہو چکی تھی میں ، اپنے مجازی خدا سے یہ سب چھپا کر

دوسرا گناہ نہیں کر سکتی تھی عنایہ !اتنا سب دل میں رکھتے میں کسی کے ساتھ رشتہ نہیں بنا سکتی تھی۔۔۔

روتے روتے اس کو سب بتاتے اب وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی۔

معاذ بھی اس کے ساتھ ساتھ نیچے بیٹھا تھا۔

آپ سوچ سمجھ کر فیصلہ لیں معاذ کہ آپ کو میرے ساتھ رہنا ہے یا نہیں !میرے بارے میں سب کچھ میں بتا چکی ہوں یہ میرے نصیب ہی تھے کہ میں اتنا سب کچھ کرتی گئی بنا کسی کو بتائے۔۔۔

لیکن میں اپنی زندگی کی خاطر آپ کے ساتھ ناانصافی نہیں کر سکتی معاذ آپ کے ساتھ جھوٹا رشتہ قائم نہیں کر سکتی !آپ کا جو بھی فیصلہ ہو گا مجھے دل و جان سے منظور ہو گا۔۔۔

آنسو صاف کرتے اب وہ سب اس پر چھوڑ چکی تھی۔۔۔

"اپنے دل کے غبار کو نکالتے ، کسی کے ساتھ اپنی زندگی کے سب سے تلخ حصے کو بانٹتے اب عنایہ پرسکون تھی ، ایسے جیسے وہ کسی بہت بڑے بوجھ سے آزاد ہو چکی ہو۔۔۔"

"سب کچھ اس رب پر چھوڑتے وہ معاذ شاہ کو اپنے تلخ ماضی سے آگاہ کر چکی تھی ، یہ سوچتے کہ اللہ نے اس کے ساتھ اب تک کچھ برا نہیں کیا تو آگے بھی اس نے کچھ بہتر ہی سوچا ہو گا ، لیکن اتنے پُرخلوص انسان کے ساتھ وہ کچھ غلط نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

معاذ نے اس کی تمام باتیں سنتے کچھ پل خاموشی اختیار کی تھی ، وہ خاموش تھا عنایہ بھی اب خاموش ہو چکی تھی۔۔۔

وہ سُنا چکی تھی اب اس کی سننا باقی تھی۔۔۔

وہ اب اس کے چہرے کے تاثرات جانچ رہی تھی، لیکن اس کے چہرے سے کسی بھی بات کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔

اس کے چہرے سے کسی بات کا اندازہ وہ نہیں لگا پاتی تھی۔۔۔

وہ اب پھر سے سر جھکائے بیٹھی تھی اس کا دل بری طرح لرز رہا تھا۔

قسمت ناجانے اسے کہاں لے جانے والی تھی ، اس کا ذہن ہزاروں وسوسوں سے بھر چکا تھا۔ اپنی طبیعت کے باعث وہ کمزوری بھی محسوس کر رہی تھی اور اگر معاذ نے اسے چھوڑ دیا تو وہ کیسے رہے گی

www.novelsclubb.com

معاذ تو اسے اپنا عادی بنا چکا تھا اس بات پر آکر اس کی سوچ ختم ہو جاتی تھی اس کی جدائی کا وہ سوچ ہی نہیں پا رہی تھی۔

"معاذ شاہ سے جدائی عنایہ معاذ کے لیے موت سے کم نہ تھی۔۔۔"

تم نے بول لیا عنایہ !اب تم میری سنو گی۔۔۔

آخر کار وہ بول ہی پڑا تھا۔۔۔

ہمممم آپ بولیں میں سن رہی ہوں اور آپ کی بات بھی نہیں کاٹوں گی میں۔۔۔

عنایہ نے ویسی ہی حالت میں بیٹھے اسے جواب دیا تھا۔۔۔

، ہر انسان بھٹک جاتا ہے اس بات سے اختلاف نہیں ہے مجھے"
لوگ ماضی کو بھول کر آگے بھی بڑھ جاتے ہیں لیکن اسی ماضی کو پکڑ کر اپنی ذات کو ختم نہیں کر دیتے ، اور تم تو اللہ پاک کی رضا میں راضی رہنے والی تھی نا عنایہ پھر کیوں اس افتاد کو بھی رب کی رضا سمجھتے تم آگے کیوں نہیں بڑھی ، کیوں ایک انجان اور دھوکے باز انسان کے پیچھے تم ایک ہی جگہ پر اٹک کر رہ گئی؟ اللہ پاک نے تمہیں آزمائش میں ڈالا نہیں تھا عنایہ اللہ پاک نے تمہیں آزمائش میں ڈالتے ڈالتے بچا لیا تھا ! آزمائش تب ہوتی جب اللہ نہ کرے تمہارے ساتھ کچھ غلط ہوتا لیکن

"ایسا نہیں ہوا---

www.novelsclubb.com

ایک پل کو سانس لینے کو وہ رکا تھا---

ہاں تم نے معافی مانگی اور مانگتی رہی شکر بھی ادا کیا یہ بہت اچھی" بات ہے لیکن جب اللہ پاک نے تمہارے ساتھ کچھ غلط کیا ہی نہیں تو

کس بات کا سوگ منا رہی تھی تم کس بات کا تمہیں اتنا غم تھا کہ تم صرف اور صرف اپنی ذات تک محدود رہی ، کبھی سوچا ہے تمہاری فیملی کی کیا حالت ہوتی ہو گی عنایہ ایک دن میں کتنی اذیت برداشت کی میں نے تمہاری یہ حالت دیکھ کر اور سوچو ان کی کیا حالت ہوتی ہو گی پل پل تمہیں اذیت سہتے دیکھ کر۔۔۔

اللہ کا شکر ادا کرو معافی مانگو وہ رب معاف کرنے والا ہے لیکن کسی دوسرے کے لیے اپنی زندگی کو آگے نہ بڑھانا ایک ہی جگہ تک خود کو محدود کر لینا یہ کوئی عقلمندی کی بات نہیں ہے عنایہ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

جب اللہ پاک نے تمہاری عزت محفوظ رکھ لی ہے تمہارا کردار محفوظ ہے"
"تم پاک ہو عنایہ تو "معاذ شاہ "کوئی نہیں ہوتا تمہیں "ناپاک یا بدکردار ،
"کہہ کر "دربدر "کرنے والا۔۔۔۔

اور مجھے اپنے اللہ پاک پر پورا یقین ہے وہ میرے لیے غلط شخص کا"
"انتخاب بلکل نہیں کرے گا۔۔۔

جب معاذ شاہ کا کردار "پاک "ہے تو عنایہ معاذ شاہ کا کردار بھی"
"پاک "ہی ہو گا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اور کیسے اپناتا وہ شخص تمہیں جب کہ اللہ پاک نے تو تمہیں میرے لیے منتخب کیا ہوا تھا۔۔۔

اس کے جھکے سر کو اوپر اٹھاتے یہ الفاظ کہتے معاذ شاہ اسے دنیا کا حسین ترین مرد لگا تھا۔۔۔

تم تو اس جیسے انسان کو ڈیزرو ہی نہیں کرتی تھی۔ عنایہ ایک زانی شخص کیسے تمہارا مقدر بنتا؟ تمہیں تو عنایہ وقار سے عنایہ معاذ بنانا تھا نا اللہ نے۔۔۔

تم کیوں خود کو اذیت دیتی رہی ، تم ٹھیک ہو کچھ نہیں ہوا۔

انسان کی زندگی میں بہت سے فیز آتے ہیں انہیں خود پر سوار نہیں"
کرتے ، ان سے کچھ سیکھ کر آگے نکل جاتے ہیں۔ تاکہ اپنی آنے والی
زندگی میں آپ دوبارہ وہ قدم نہ اٹھائیں بلکہ پچھلے سے سیکھ حاصل
"کرتے آنے والی پریشانی کا ثابت قدمی سے مقابلہ کریں۔۔۔

اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے اسے محبت سے خود سے لگاتے وہ اب
اسے سمجھا رہا تھا اس کو اس فیز سے نکالنا بہت ضروری تھا۔۔۔

عنایہ کو اس انسان سے بہترین کوئی نہیں لگا تھا اس کے ساتھ لگتے وہ
بہت سکون محسوس کر رہی تھی اس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا اس
کے پاس تو الفاظ ہی ختم ہو گئے تھے وہ اس پل بس اسے سننا چاہتی
تھی محسوس کرنا چاہتی تھی اور وہ وہی کر رہی تھی۔۔۔

وہ دونوں بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے نیچے زمین پر بیٹھے تھے۔۔۔

تم اب مجھ سے ایک وعدہ کرو آئندہ کوئی بھی پریشانی آ جائے تم اسے خود پر سوار نہیں کرو گی۔۔۔

مسئلوں کا حل نکالا جاتا ہے انہیں پکڑ کر بیٹھا نہیں جاتا !ماضی سے سیکھ حاصل کرتے اسے حال اور مستقبل پر اپلائی کرنا چاہیے۔۔۔"

ان تین الفاظوں کو اپنی زندگی کا اصول بنا لو عنایہ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

Astagfirullah

Alhamdulillah

In Shaa Allah

ماضی اگر بُرا اور گناہوں سے جکڑا ہوا ہے تو اللہ سے استغفار کریں۔ اور توبہ کے ساتھ ساتھ زندگی کو وہیں پر سٹاپ نہ کر لیں۔ اچھے کام کرتے رہیں اور پچھلے بُرے کاموں کی معافی مانگتے رہیں۔۔۔

حال آپ کا جیسا بھی ہے شکر ادا کرتے رہیں اس پاک رب کا جس نے آپ کو سب کچھ عطا کیا سب سے بڑی مہربانی تو آپ کا صحیح سلامت ہونا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور آنے والی زندگی کے لیے کسی چیز کا ارادہ کریں تو ان شاء اللہ لازمی "کہیں یعنی "اللہ نے چاہا تو

جس کام میں رب کی رضا شامل ہو جائے نا وہ کبھی بُرا اور آپ کے حق میں غلط ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔ سمجھیں۔۔۔"

اسے سمجھاتے وہ اس سے پوچھ رہا تھا جس پر اس نے مسکراتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

لیکن وعدہ جو مجھے چاہیے وہ یہ ہے کہ جو یہ تحفہ میں تمہارے لیے لایا ہوں اسے تم استعمال میں ضرور لاؤ گی۔

اس کے پاس سے اٹھتے وہ موبائل والا باکس واپس اٹھا لایا تھا۔

زندگی کو انجوائے کرنا سیکھیں عنایہ معاذ اسے بور مت بنائیں اس موبائل میں صرف وہی پہلو نہیں ہے اور بھی بہت کچھ ہے۔

www.novelsclubb.com

فرض کرتے ہیں اگر ایسا کچھ ہو بھی جاتا ہے تو میں ہوں نا مجھے بتانا میں خود ہی کوئی حل نکال لونگا۔۔۔ اور اس میں ایک سم کارڈ ہے جو میرے

نام پر رجسٹرڈ ہے کوئی پریشانی ہو گی بھی نہیں ویسے تو لیکن ہوتی بھی ہے تو ہم اس کا حل نکال لیں گے نا مسئلے شیئر کرنے سے ہی تو حل ہوتے ہیں۔۔۔

میری بات مانو گی نا؟؟؟؟

اس کی طرف باکس بڑھاتے وہ آس بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ اب بھی ہچکچا رہی تھی۔۔۔

لیکن اس نے اس کے ہاتھوں سے وہ باکس لے لیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں کوشش کرونگی کہ اپنی زندگی کو کسی کی وجہ سے برباد نہ کروں۔ میں اس کو استعمال کرونگی آپ کے کہنے پر اور ماضی سے سیکھ حاصل

کرتے کوشش کرونگی کہ اب ایسا کوئی کام نہ کروں جو مجھے اذیت میں مبتلا کرے۔۔۔

آپ کا بہت بہت شکریہ معاذ مجھے سمجھنے کا۔۔۔

عنایہ معاذ خود کو بہت خوش قسمت تصور کر رہی ہے معاذ بہت خوش "قسمت۔۔۔

ہاں اللہ پاک کی رضا میں راضی رہنے والوں کو وہ رب کبھی اکیلا نہیں" چھوڑتا ، عنایہ کو اپنے اللہ سے بہت محبت ہے ، اور پتہ ہے معاذ اللہ کو بھی مجھ سے محبت ہے۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے وہ پُرجوش لہجے میں بولی تھی۔

کیونکہ اللہ نے مجھے کبھی اکیلا نہیں چھوڑا چاہے خوشی ہو یا غمی یا چاہے میری ازدواجی زندگی کی بات ہو ، اس رب نے میرے لیے ہمیشہ بہتر سے بھی بہترین سوچا ہے ، اللہ نے میرا نصیب آپ جیسے خوبصورت مرد کے ساتھ جوڑا ہے جس کا ہر پہلو خوبصورت ہے، اللہ کے بعد مجھے آپ سے محبت ہے معاذ کیونکہ اللہ پاک نے آپ کو میرے لیے منتخب کیا ہے اللہ کے انتخاب کو میں ناپسند کیسے کر سکتی ہوں میں نے تو ہمیشہ اللہ سے اپنے دل کو آپ کی طرف مائل کرنے کی دعا مانگی اور دیکھیں نا میری دعا قبول بھی ہو گئی !مجھے آپ سے انتہا کی عقیدت اور محبت ہے معاذ---

عنایہ کی زندگی آپ سے شروع اور آپ پر ختم ہے ، میں کبھی بھی آپ کو شکایت کا موقع نہیں دونگی معاذ !ساری زندگی آپ کی وفادار رہوں گی میں---

ان شاء اللہ---

اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے عنایہ اس سے اظہار کر رہی تھی۔

کتنے خوبصورت انداز میں عنایہ نے اظہار کیا تھا کہ معاذ کو اپنا اب تک کا انتظار بے مول لگا تھا اس اظہار کے سامنے---

عنایہ نے اس کی طرف پہلا قدم بڑھایا تھا۔ معاذ نے بھی اس کے ہاتھوں کو تھاما تھا---

www.novelsclubb.com

دل کے لُٹ جانے کا اظہار ضروری تو نہیں

یہ تماشہ سربازار ضروری تو نہیں

مجھے تھا عشق تیری روح سے اور اب بھی ہے

جسم سے ہو کوئی سروکار ضروری تو نہیں

میں تجھے ٹوٹ کر چاہوں تو میری فطرت ہے

تو بھی ہو میرا طلبگار یہ ضروری تو نہیں

www.novelsclubb.com

اے ستم گر ذرا جھانک میری آنکھوں میں

زباں سے ہو پیار کا اظہار ضروری تو نہیں

عنایہ کی طرف محبت پاش نظروں سے دیکھتے معاذ نے غزل کہی تھی۔۔۔

مجھے تم پر یقین ہے عنایہ اب سے نہیں شروع سے ہے تمہارے بنا میری خود کی ساری زندگی ادھوری ہے میں جانتا ہوں تم کبھی مجھ سے بے وفائی نہیں کر سکتی۔ اور میں خود بھی ساری زندگی تمہارا ہی بن کر رہوں گا ویسے اس کا تو تمہیں خود بھی اندازہ ہو گیا ہو گا۔۔۔

ساری بات کہتے آخر میں وہ شرارت سے بولا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

عنایہ نے اس کی بات پر مسکرانے پر اکتفا کیا تھا۔۔

اب وہ خود کو بہت ہلکا محسوس کر رہی تھی !سب ڈر اور خوف ختم ہو چکے تھے !معاذ کے ساتھ وہ کتنا خوش رہے گی اس کا عملی مظاہرہ وہ پچھلے کافی دنوں سے دیکھ رہی تھی۔

عنایہ نے محبت کا خود سے اعتراف کرتے معاذ کو خود سپردگی کا اشارہ دیا تھا۔۔۔

آج شاید ان دونوں کی زندگی سے مشکلات کا خاتمہ ہونے والا تھا۔۔

معاذ کی دعائیں رنگ لائیں تھیں یا عنایہ کی یا پھر یہ اللہ پاک کا انعام تھا ان دونوں کے لیے۔۔۔

www.novelsclubb.com

معاذ اور عنایہ کی زندگی کے خوبصورت سفر کا آغاز شاید آج ہونے والا تھا۔۔۔

محرم کے روپ میں ملنے والا وہ مرد عنایہ کے لیے بہت انمول تھا ہر" خوبی تو تھی اس میں اس نے تو عنایہ کو بھی اپنے ساتھ ساتھ معتبر کر "دیا تھا----

محرم اور نامحرم کا اصل مطلب اسے آج سمجھ میں آیا تھا---

اس کا محرم کتنا خوبصورت تھا عنایہ تو اسے ہی دیکھے جا رہی تھی------

اس نے اتنے خوبصورت انعام پر اوپر کی طرف نظریں اٹھا کر اللہ کا ایک بار پھر سے شکر ادا کیا تھا ، معاذ کو میری زندگی میں لانے کا بہت بہت !!!! شکریہ اللہ پاک

رب سے دل میں مخاطب ہوتے وہ پاس بیٹھے شخص کے لیے اس رب کا شکر ادا کر رہی تھی---

معاذ کے کندھے پر سر رکھتے عنایہ نے اپنے دونوں بازو اس کے گرد لپیٹے تھے اس کے ایسا کرنے پر معاذ بھی اپنی آنکھیں بند کرتے اسے محسوس کر رہا تھا۔۔۔

چہرے پر اطمینان تھا تو لبوں پر مسکراہٹ۔۔۔۔

معاذ شاہ نے آج عنایہ کو بہت ہی نرمی سے سب سمجھایا تھا وہ اس کے ساتھ کیسے سخت ہو سکتا تھا وہ تو اس کی جان سے بھی بڑھ کر تھی اور جب اس کی کوئی غلطی تھی ہی نہیں تو اسے چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا، معاذ شاہ تو اسے کسی بھی قیمت پر کھونے کا حوصلہ نہیں رکھتا تھا عنایہ جیسی بھی تھی اسے قبول تھی۔۔۔۔

****

**

وہ فجر کی نماز ادا کر کے بیٹھی تھی معاذ ابھی نماز ادا کر کے نہیں آیا تھا وہ نماز کے بعد جاگنگ کرنے جاتا تھا---

عنایہ اس کا انتظار کرتے کرتے اسی کی کہی باتوں کو سوچ رہی تھی---

ان کے درمیان اس موضوع پر بات کیے ایک ہفتہ گزر چکا تھا---

معاذ نے اس سے رات کو ہی پوچھا تھا کہ اب ولیمہ کی تقریب رکھ ہی لینی چاہیے کافی ٹائم گزر چکا ہے ویسے بھی---

www.novelsclubb.com

!!! عنایہ نے اس سے کہہ تو دیا تھا کہ جیسے آپ کو ٹھیک لگے لیکن اب وہ لوگوں کے درمیان جانے سے ہچکچاہٹ محسوس کرتے پھر پریشان تھی---

!!!! اتنے لوگوں میں کیسے بیٹھوں گی میں

وہ ایک نیا موضوع سوچے بیٹھی تھی ابھی معاذ کو پتہ لگ جائے نا کہ میں کیسی باتیں سوچ رہی ہوں انہوں نے تو ناراض ہی ہو جانا ہے لیکن کیا کروں میں اپنی ان سوچوں کا---

وہ خود بھی اپنی اس عادت سے تنگ تھی---

افففففف جو ہو گا دیکھا جائے گا ابھی ناشتہ بنا لیتی ہوں---

وہ ناشتے میں مصروف ہوتے اس سوچ سے چھٹکارا پا ہی چکی تھی معاذ اس کے ساتھ ناشتہ کرتے اسے شام میں شاپنگ پر چلنے کو کہہ رہا تھا---

www.novelsclubb.com

کیا لینا ہے اب؟؟؟؟

عنایہ نے اس سے سوال کیا تھا---

ہم اپنی ریسیپشن کی شاپنگ کریں گے نا۔۔۔

نیکسٹ ویک تک رکھنے کا ارادہ ہے میرا۔۔۔

ان شاء اللہ ۔۔۔

معاذ نے اسے کافی پیتے بتایا تھا۔۔۔

لیکن ابھی تو ایک ہفتہ ہے نا ابھی سے کیوں؟؟؟

اتنے سوال اور وہ بھی بے فضول عنایہ !کیا تمہیں شاپنگ پر جانا پسند نہیں ہے لڑکیوں کو تو بڑا شوق ہوتا ہے اپنی چیزیں لینے کا۔۔۔۔

معاذ نے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں ہاں اب تو میرے سوال آپ کو فضول ہی لگیں گے اور نہیں ہے مجھے شاپنگ کا شوق میں باقیوں جیسی نہیں ہوں اچھا۔۔۔۔

برتن اٹھا کر سنک میں پٹختے عنایہ نے اسے جواب دیا تھا۔۔۔

برتن اتنی زور سے کیوں رکھ رہی ہو؟؟؟

معاذ اسے جان بوجھ کے تنگ کر رہا تھا لیکن جس طرح سے وہ چڑ رہی تھی اسے سچ میں اسے تنگ کرنے میں مزا آ رہا تھا۔۔۔

!!! میری مرضی

عنایہ نے بنا مڑے جواب دیا تھا۔۔۔

اچھا پھر شام کو ریڈی رہنا تم شاپنگ پر جانے کے لیے۔۔۔

کیوں !میں نہیں جاؤں گی۔۔۔

کیوں نہیں جاؤ گی؟؟؟

www.novelsclubb.com

ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ہی وہ اس سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

کیونکہ میں ایک بور قسم کی لڑکی ہوں ان سب میں دلچسپی نہیں رکھتی۔۔۔

عنایہ نے اب بھی بنا مڑے ہی جواب دیا تھا اب وہ ساتھ ساتھ برتن دھونے میں بھی مصروف تھی۔۔۔

اچھا !پھر بھی شوہر کا کہا مان کر چل پڑنا۔۔۔

!!!!! نہیں

اب تم شوہر کی نافرمانی کرو گی؟؟؟

معاذ نے لہجے کو سنجیدہ بناتے کہا تھا جبکہ اس کی اس بات پر عنایہ نے مڑ کر اسے گھورا ضرور تھا۔۔۔

اب تم اپنے مجازی خدا کو گھور بھی رہی ہو۔۔۔

www.novelsclubb.com

معاذذذذذذذذذذ۔۔۔۔۔

اس کی اس بات پر عنایہ نے زور سے اسے پکارا تھا وہ جو اس کے پیچھے ہی آ کھڑا ہوا تھا اس کے پکارنے پر اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے تھے۔۔۔

ارے یار !اب شوہر کے کان کے پردے بھی پھاڑنے ہیں کیا؟ کیا کرو گی پھر بہرے شوہر کا۔۔۔

اب عنایہ کی برداشت سے یہ سب باہر تھا !اس نے معاذ کے کندھے پر ایک تھپڑ مارا تھا۔۔۔

کیا ہے معاذ کیوں تنگ کر رہے ہیں آپ مجھے؟؟؟

وہ اس کی شرارت سمجھ چکی تھی۔۔۔۔

اور اتنی دیر بعد اس کے سمجھنے پر معاذ کا قہقہہ بے ساختہ گونجا تھا اسے عنایہ کی شکل دیکھتے ہنسی آ رہی تھی جو منہ پھلائے سینے پر ہاتھ باندھے اسے پھر سے گھورنے میں مصروف تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا اچھا نہیں کرتا اب !افففف شکل دیکھو اپنی ذرا۔۔۔ غصے سے چہرہ سرخ پڑ چکا ہے تمہارا۔۔۔۔اس کے پھولے ہوئے گالوں کو کھینچتے وہ پھر سے مسکرا رہا تھا۔۔۔

عنایہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا اس کے پاس سے گزرتے وہ جانے لگی تھی جب معاذ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔۔

!!! سنو نا

!!! جی بولیں

وہیں رکے منہ بسورے وہ بولی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ میں کہہ رہا تھا کہ شام کو پھر ریڈی رہنا۔۔۔

وہ جو سمجھ رہی تھی کہ وہ اسے منائے گا اس کے پھر سے اسی انداز میں کہنے پر عنایہ پیر پٹختی جا چکی تھی۔۔۔

معاذ کا قہقہہ اسے سنائی ضرور دیا تھا۔۔۔

افففففف ۔۔۔کتنا چڑتی ہے عنایہ !بچوں کی طرح۔۔۔۔

اس کے جانے کے بعد وہ اپنی ہنسی کنٹرول کر رہا تھا۔۔۔

اور سر جھٹکتے وہ تیار ہونے کمرے کی جانب بڑھا تھا تاکہ تیار ہو کے کام پہ جا سکے۔۔۔

عنایہ سر تک کمفرٹ تانے لیٹی ہوئی تھی وہ جانتا تھا ایسا ہی کوئی سین ہو گا لیکن فلحال اسے دیر ہو رہی تھی بیوی کو شام میں آ کے منائیں گے۔۔۔

www.novelsclubb.com

معاذ دل میں سوچتے کپڑے لیتے ڈریسنگ روم کی طرف جا چکا تھا ریڈی ہو کے وہ عنایہ کو اللہ حافظ کہتے جانے ہی لگا تھا جب عنایہ کی آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی۔۔۔

میں نہیں جاؤں گی معاذ۔۔۔

اوکے لیٹس سی۔۔۔

اسی کے انداز میں جواب دیتے وہ جا چکا تھا۔۔۔۔

****

**

دوپہر تک آسماء اس سے ملنے آئی تھی اور اسے دیکھتے عنایہ بہت خوش ہوئی تھی اس سے گلے ملتے عنایہ نے اس کا حال احوال پوچھا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں ٹھیک الحمداللہ تم کیسی ہو؟؟؟

اسے جواب دیتے آسماء نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

میں بھی ٹھیک اللہ کا شکر بھابھی۔۔۔۔

اسماعیل بتا رہے تھے معاذ بھائی بہت جلد ریسیپشن پارٹی رکھنے والے ہیں---

وہ دونوں ساتھ چلتیں اب عنایہ کے روم میں جا رہی تھیں---

ہاں جی کہہ تو یہی رہے ہیں شاید اگلے ہفتے کا پروگرام ہے---

اچھا ما شاء اللہ !پھر شاپنگ بھی تو کرنی ہو گی تم دونوں نے---

جی کرنی تو ہے---

اس کے کہنے پر وہ صرف اتنا ہی کہہ پائی تھی---

اب وہ دونوں بیڈ پر آمنے سامنے بیٹھی تھیں---

www.novelsclubb.com

کیا سوچا ہے تم نے عنایہ کیا پہنو گی؟ اپنے ہی ولیمے کا جوڑا اپنی پسند سے لو گی تم کتنے مزے کی بات ہے نا---

آسماء تو اس سے زیادہ پُرجوش تھی---

!!!پتہ نہیں کچھ بھی پہن لوں گی بھابھی

ایسے کیسے کچھ بھی پہن لو گی یاررر اتنا زبردست موقع ملا ہے تمہیں اپنی ساری خواہشیں پوری کرو ہر چیز اپنی پسند کی لو اور کہاں سب لڑکیوں کو یہ موقع ملتا ہے تمہیں مل رہا ہے تو تمہیں اس کا ایڈوانٹیج لینا چاہیے---

آسماء تو اسے دلیلیں ہی دینے بیٹھ گئی تھی---

مجھے کیا پتہ بھابھی کیسا ڈریس لوں میں نے تو کبھی اس بارے میں سوچا ہی نہیں---

!!! افففف عنایہ کتنی بور ہو تم

www.novelsclubb.com

آسماء کے خود کو بور کہنے پر اسے صبح معاذ سے ہوئی بات یاد آئی تھی اور اس نے سر جھٹکا تھا---

اچھا چھوڑو تم شاپنگ پر جب جاؤ گی تو معاذ بھائی تمہارے ساتھ ہی ہونگے وہ خود ہی پسند کر لیں گے ان کی پسند بھی بہت اچھی ہے---

ہمممممم صحیح کہا آپ نے---

وہ صرف اتنا ہی کہہ پائی تھی۔

اچھا بھابھی بتائیں آپ کیا لیں گی؟ اور آپ نے اب کھانا کھا کے ہی جانا ہے---

نہیں مجھے کسی چیز کی طلب نہیں ہے یار عجیب سی طبیعت ہے بس تم سے ملنے کو دل کر رہا تھا تو آگئی---

www.novelsclubb.com

آسماء ماں بننے والی تھی اور اسی وجہ سے اس کی طبیعت بوجھل سی تھی---

ارے بھابھی اس حالت میں خالی پیٹ رہنا بھی تو ٹھیک نہیں ہے آپ بیٹھیں میں جوس لے کر آتی ہوں---

عنایہ کہتے جوس لینے چلی گئی تھی---

آسماء کے ساتھ اس نے بہت سی باتیں کی تھیں اور اس کا آج کا دن بہت اچھا گزرا تھا شام میں ہی اسے اسماعیل لینے آ چکا تھا عنایہ انہیں کھانے کے لیے روکتی رہی لیکن انہوں نے پھر کبھی آنے کا کہہ کر اجازت چاہی تھی جس پر عنایہ نے دوبارہ لازمی آنے کا کہتے انہیں اجازت دی تھی---

ان کو رخصت کرتے وہ اب فارغ بیٹھی تھی سارا دن گھر میں وہ بور ہو جاتی تھی موبائل پر بھی کتنی دیر وقت گزارتی وہ---

معاذ کے آنے کا وقت ہونے والا تھا نہ چاہتے ہوئے بھی وہ شاپنگ پر جانے کے لیے تیار ہوئی بیٹھی تھی۔۔۔

معاذ نے اسے گاڑی میں بیٹھے ہی کال کرتے باہر آنے کو کہا تھا۔۔۔

عنایہ بھی اوکے کہتی باہر آ چکی تھی۔۔۔

مال میں پہنچتے معاذ اسے پچھلے ایک گھنٹے سے گھما رہا تھا لیکن مجال ہے اسے کچھ پسند آجاتا ہر ڈریس کو دیکھتے وہ ریجیکٹ کر رہا تھا۔۔۔

معاذ کچھ تو لے لیں میں تھک چکی ہوں اور اب مجھے بھوک بھی لگنے لگی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس کے ساتھ گھومتے عنایہ نے تھکن سے کہا تھا۔

ہاں اب دیکھ کے ہی لینا پڑے گا نا آخر ریسیپشن کا ڈریس ہے اور مجھے تمہارے ساتھ میچنگ بھی تو کرنی ہے۔۔۔

مجھے نہیں پتہ بس اب کچھ لیں ورنہ گھر چلیں۔۔۔

عنایہ نے اکتاہٹ سے کہا تھا۔۔۔۔

اچھا اب اس شاپ سے دیکھتے ہیں کچھ تو پسند آ ہی جائے گا۔۔۔

معاذ کہتا اسے ساتھ لیے شاپ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

کافی کوششوں کے بعد بالآخر معاز صاحب کو ایک ڈریس پسند آ ہی گیا تھا اسے پیک کرواتے معاذ اب اپنا ڈریس لینے کے لیے بڑھا تھا کچھ دیر میں اب وہ شاپنگ کر کے فارغ تھے اس کے بعد باہر سے ہی کھانا کھاتے وہ گھر کی جانب روانہ ہوئے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

معاذ شاپنگ کرنے کے بعد بھی فارغ نہیں ہوا تھا گھر آ کر وہ فنکشن کے لیے جو جو تیاریاں کرنی تھیں ان سب میں مصروف ہو چکا تھا۔۔۔

اب معاذ شاہ کی ریسیپشن ایسے عام سی تو نہیں ہو سکتی تھی نا۔۔۔

عنایہ اس کی خوشی کا اندازہ لگا سکتی تھی وہ جتنا ایکسائیٹڈ تھا عنایہ نہیں تھی کیونکہ وہ لوگوں میں جانے سے گھبرا رہی تھی سب کے سامنے جانا لوگوں سے باتیں کرنا اور وہ بھی معاذ کے ساتھ اسے تو ابھی سے سوچ کے شرم آ رہی تھی---

لیکن معاذ کو بہرحال اس بارے میں نہیں بتا سکتی وہ جانتی تھی وہ غصہ ہو گا---

معاذ نے اسے بتایا تھا کہ ایک سرپرائز اسے ولیمہ والے دن بھی ملے گا اور وہ کیا ہو گا یہ تم اسی وقت خود دیکھ لینا عنایہ نے بھی زیادہ بحث نہیں کی تھی---

www.novelsclubb.com

ایک ہفتہ سب تیاریوں میں اور لوگوں کو دعوت نامہ دینے میں کیسے گزرا پتہ ہی نہ چلا---

اس تقریب میں وقار صاحب کی فیملی ، شاہنواز صاحب کی فیملی ، اور ارحم صاحب کی فیملی کے علاوہ معاذ کے کچھ بزنس کے لوگ بھی شامل تھے۔۔۔

زیادہ لوگ نہیں تھے تو کم بھی نہیں تھے۔۔۔

نادیہ بیگم اور وقار صاحب بیٹی کے لیے بہت خوش تھے اتنا چاہنے والا شوہر ملا تھا ان کی عنایہ کو !!!

معاذ نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اسے خوش رکھنے میں اور وقار صاحب کی فیملی کی بہت خاموش طریقے سے مدد کرتا تھا وہ کہ ان کی خود داری بھی قائم رہے اور معاذ کا کام بھی ہو جائے۔۔

www.novelsclubb.com

"وہ یقیناً سب کا احساس کرنے والوں میں سے تھا۔۔"

عنایہ پارلر سے تیار ہو کر سیدھا ہال میں آئی تھی اسے لینے معاذ ہی آیا تھا اور اب وہ ویٹنگ روم میں بیٹھی تھی۔

عنایہ سلور کلر کی انتہائی نفیس قسم کی میکسی میں ملبوس تھی جس پر" بہت ہی نفاست سے کام کیا گیا تھا ڈوپٹہ پیچھے سر پر سے لے کر سیٹ کیا گیا تھا فل سلیوز ہونے کے باعث کلائیوں میں کچھ نہیں پہنا تھا لیکن ایک کلائی میں اس نے معاذ کی طرف سے دیا گیا بریسلیٹ پہنا تھا جس پر ان دونوں کا نام لکھا ہوا تھا، ریسیپشن کے حساب سے لائٹ سا میک اپ کیے ہاتھوں میں پھولوں کا بوکے پکڑے وہ بلاشبہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔"

معاذ اسے لینے آیا تو کچھ پل تو وہ اسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا عنایہ تو پہچانی ہی نہیں جا رہی تھی۔۔۔

معاذ نے وائٹ شرٹ پر ڈارک بلیو کلر کا تھری پیس پہنا تھا بلیو ہی ٹائے لگائے ، جیل سے بالوں کو سیٹ کیے ، مخصوص انداز میں کلائی میں گھڑی ڈالے چہرے پر دلکش مسکراہٹ لیے وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ان کی اینٹری کچھ ٹائم بعد ہونی تھی جس کی وجہ سے معاذ نے عنایہ کو ویٹنگ روم میں بٹھایا تھا۔۔۔

معاذ نے اینٹری کے لیے کچھ تیاریاں کی ہوئی تھیں اور اب وہ سب تیاریاں ٹھیک سے ہوئیں یا نہیں یہ دیکھنے کے لیے گیا تھا، اپنی تسلی کرنے کے بعد اب وہ عنایہ کو ساتھ لیے انٹرنس پر موجود تھا۔۔۔

ان کے آتے ہی ہال کی ساری لائیٹس آف ہو چکی تھیں سپاٹ لائٹ سے ان دونوں کو فوکس کیا گیا تھا جو ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے کھڑے تھے ان کے سامنے چاند کی سواری موجود تھی، عنایہ نے بے یقینی سے معاذ کی طرف دیکھا تھا اور معاذ اسے دیکھتے مسکرایا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

چلیں ؟؟؟؟

معاذ نے عنایہ کی طرف جھکتے پوچھا تھا۔۔۔

عنایہ نے سر جھکاتے اس کے قدم کے ساتھ قدم ملائے تھے دو چار قدموں کا فاصلہ طے کرتے وہ چاند کی بنی سواری پر بیٹھے تھے اس سواری کو بھی پھولوں سے سجایا گیا تھا اور ان دونوں کے اوپر بھی پھولوں کی دھیمی سی پھُوار جاری تھی ہلکی سی آواز میں میوزک بھی چل رہا تھا وہ سواری تھوڑی آگے بڑھتی اور پھر گھوم جاتی تالیوں اور چیخوں کی آوازوں سے ماحول اور خوبصورت بن گیا تھا۔۔۔

عنایہ خود کو خوش قسمت تصور کر رہی تھی اور یہی حال وہاں بیٹھے لوگوں کا بھی تھا وہ عنایہ کو رشک کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے نادیہ بیگم کی آنکھوں کے کنارے خوشی سے نم ہوئے تھے بیٹی کو ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دیتے انہوں نے آنکھ کا کنارہ صاف کیا تھا جبکہ وقار صاحب نے بیگم کا کندھا تھپکا تھا۔۔۔

ایسے ہی وہ چاند کی سواری اسٹیج کی جانب بڑھ رہی تھی اور اس سواری" "کے سوار مسکراتے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے---

اسٹیج کے قریب پہنچتے ہی وہ سواری رک گئی تھی اور ان کے استقبال کے لیے لائیٹوں کی پھُواریں پھوٹی تھیں---

جن کو دیکھتے عنایہ کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا معاذ کا ہاتھ تھامے وہ اسٹیج پر گئی تھی---

اسٹیج پر پہنچتے معاذ نے اسے بٹھایا نہیں تھا بلکہ وہیں ایک ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھامے اپنی پینٹ کی جیب سے کچھ ٹٹول رہا تھا۔ جیب سے ایک مخملی سیاہ رنگ کی ڈبی نکالتے اب وہ اسے کھولنے میں مصروف تھا اور عنایہ صرف حیرت سے اسے دیکھے جا رہی تھی--- ڈبی سے اس نے

www.novelsclubb.com

ایک ڈائمنڈ کی نفیس سی رنگ نکالی تھی جس پر دل کا ڈیزائن بنا ہوا تھا۔۔۔

یہ خوبصورت سا تحفہ میری پیاری سی بیگم کے نام۔۔۔

مے آئی؟؟؟؟

اپنی بات کہتے اس نے سوالیہ انداز میں عنایہ کا ہاتھ تھامے اس سے سوال کیا تھا۔

عنایہ کے اثبات میں گردن ہلانے پر معاذ نے وہ انگوٹھی عنایہ کے دائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں پہنا دی تھی اور معاذ کے انگوٹھی پہناتے ہی اردگرد تالیوں کا شور اٹھا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

دھیما سا میوزک اب بھی چل رہا تھا۔۔۔

عشق کی دھونی روز جلائے

اٹھتا دھواں تو کیسے چھپائے

من مست مگن ، من مست مگن

بس تیرا نام دوہرائے

من مست مگن ، من مست مگن

!!! بس تیرا نام دوہرائے

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اب آگے بڑھتے اپنی جگہ پر بیٹھ چکے تھے۔۔۔۔

کیمرے میں ان کے یہ تمام لمحات بہت خوبصورتی سے قید کیے گئے تھے۔۔۔

سب لوگ انہیں خوش رہنے اور نئی زندگی کے لیے ڈھیروں خوشیوں کی مبارکباد دے رہے تھے جنہیں وہ مسکراتے وصول کر رہے تھے۔۔۔

تو کیسا لگا میرا سرپرائز؟؟؟؟

سب اپنی اپنی باتوں میں مصروف تھے جب معاذ نے عنایہ کی طرف جھکتے سرگوشی کی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

I Am Just Speechless !!!!

سمجھ رہی ہو معاذ کیونکہ اللہ پاک نے Lucky میں خود کو بہت بہت میرا نصیب آپ جیسے خوبصورت شخص کے ساتھ جوڑا ہے جس کا ظاہر و باطن دونوں بہت خوبصورت ہیں---

اور سب سے بڑھ کر "معاذ شاہ "صرف "عنایہ معاذ شاہ "کا ہے۔ یہ بات میرے لیے بہت معنی رکھتی ہے---

عنایہ نے خوشی سے بھرپور لہجے میں سچے دل سے اس کی تعریف کی تھی---

ہمممممم !میری بیگم تو بہت اچھی اچھی باتیں کرتی ہے-- ویسے ایک بات تو بتاؤ؟

www.novelsclubb.com

کیا؟؟

عنایہ نے نا سمجھی سے جواب دیا تھا---

تم اتنی سمجھدار پہلے سے تھی یا میرے ساتھ رہتے رہتے ہو گئی ہو؟؟؟

معاذ نے مسکراہٹ دباتے سنجیدگی سے عنایہ سے سوال کیا تھا۔۔۔

!!!!! میں بچپن سے ہی بہت سمجھدار ہوں معاذ شاہ

اس کی باقی کی بات کو اگنور کرتے مطلب کی بات کا جواب دیتے عنایہ نے اتراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اور عنایہ کے اس انداز پر معاذ مسکرائے بنا نہیں رہ سکا تھا۔۔ عنایہ کو اس کی ہنسی بہت پیاری لگی تھی زیر لب ماشاءاللہ پڑھتے عنایہ نے اس کی جانب سے نظریں ہٹا لیں تھیں کہ کہیں اسی کی نظر ہی نہ لگ جائے۔۔۔

www.novelsclubb.com

معاذ کے ساتھ سے عنایہ کو لوگوں میں بھی کوئی پریشانی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

ایسے ہی ان کی خوشیوں سے بھری یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی تھی---

****

**

After One And Half Year.....

معاذ کہاں رہ گئے میں نیچے آپ کا انتظار کر رہی تھی---

www.novelsclubb.com

اپنی ہی لے میں بڑبڑاتے وہ کمرے میں داخل ہوئی تھی جب نظر سامنے بیڈ پر سوئے نفوسوں پر پڑی تھی---

سامنے ہی معاذ آفس والے کپڑوں میں ہی "ماہا معاذ شاہ "کو سینے پہ لٹائے سو رہا تھا۔۔۔

اچھا تو یہ جناب سو بھی گئے اور میں نیچے کھانے پر انتظار ہی کرتی رہ گئی ان دونوں کو دیکھتے وہ مسکراتے سوچ رہی تھی۔۔۔ !

اللہ نے معاذ اور عنایہ کو ایک پیاری سی بیٹی سے نوازا تھا۔

Maha Maaz Shah ❤️

www.novelsclubb.com

یہ نام عنایہ نے رکھا تھا معاذ کے نام سے ملتا ہوا۔ ماہا ابھی 6 ماہ کی تھی عنایہ اسے ابھی سُلا کر گئی تھی اور معاذ چینج کرنے کا کہہ کر آیا تھا

اور اوپر آتے وہ ماہا کو دیکھ کر اسے پیار کرتے شاید ساتھ لیٹے لیٹے خود بھی سو گیا تھا۔۔۔

وہ ماہا کے معاملے میں ایسا ہی تھا اس کے سامنے وہ سب کچھ بھول جاتا تھا۔۔۔

، ماہا معاذ شاہ خوبصورتی میں باپ پر تو معصومیت میں ماں پر گئی تھی"
ماں باپ جیسی براؤن خوبصورت آنکھیں اور معاذ جیسی کھڑی ناک بلاشبہ
وہ بہت کیوٹ تھی ، وہ تھی تو صرف چھ ماہ کی لیکن اس کی حرکتیں
"ایک سال کے بچوں جیسی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

معاذ عنایہ کو اللہ پاک نے بیٹی سے نوازا تھا تو اسماعیل آسماء کو اللہ پاک "نے ایک پیارے سے بیٹے سے نوازا تھا جس کا نام "عماد اسماعیل تھا۔۔۔

عنایہ کو اللہ پاک نے سب کچھ عطا کیا تھا جس کی وہ اپنے رب کی شکر گزار بھی تھی ، معاز اور عنایہ کی زندگی میں ماہا شاہ کا اضافہ ہونا رب کی خاص عنائیتوں میں سے ایک عنایت تھی اور ان کی زندگی میں مزید خوشیوں کا اضافہ ہوا تھا۔ معاذ نے عنایہ کا بہت خیال کیا تھا اور اب ان دونوں باپ بیٹی کو محبت سے ایک دوسرے کی آغوش میں سویا دیکھ وہ خود بھی بہت سکون محسوس کر رہی تھی رب نے اس پر بہت مہربانیاں کی تھیں۔ نیچے جا کر سب کچھ سمیٹتے وہ واپس سے اوپر آتے

خود بھی ان دونوں کے ساتھ لیٹ چکی تھی ان دونوں پر اپنی بازو کا حصار قائم کیے وہ خود بھی آنکھیں موند چکی تھی !!!!!

خوشیوں نے ان کے گھر کی راہ تک لی تھی جنہیں شاہ وِلا کے مکینوں نے خوش آمدید کہا تھا شاید اب خوشیوں نے یہیں بسیرا کرنا تھا ، وہ تینوں سکون سے نیند کی وادیوں میں کھوئے ہوئے تھے قسمت ان کو دیکھ کر مسکرائی تھی اور ان کے ہمیشہ خوش رہنے کی دعا کرتے اپنی منزل کی طرف جا چکی تھی-----

www.novelsclubb.com

(ختم شد)

****

**

So , The Tale Of Anaya Ends Here !!!

Thank You So Much For Reading

NASEEBOON SY HAARI PIYA

WRITTEN BY RAMNA MALIK

www.novelsclubb.com

نصیبوں سے ہاری پیا ایک ایسی لڑکی کی کہانی جو نامحرم کی جھوٹی محبت میں گرفتار ہوتے اور اس سے دھوکہ ملنے کے بعد ایسی ہو جاتی ہے کہ جیسے دنیا رک سی گئی ہو وہ اپنے کیے پر شرمندہ تو تھی لیکن آگے بڑھ جانا اس کے لیے ناممکن سا ہو کر رہ گیا تھا نا محرم کبھی نہیں اپنا سکتا آپ کو !اور جو اپنائے گا وہ ایسے مطالبات بھی نہیں کرے گا جیسے حاشر نے کیا۔ حاشر زمان کا کردار ایک ایسے مرد کا ہے جو دنیا میں ہی عبرت کا نشان بنا دیا گیا اور محرم کے روپ میں معاذ شاہ جیسے خوبصورت انسان کا کردار دکھایا ہے یہ کہانی پڑھ کر آپ کو محرم ، نامحرم کا فرق بخوبی سمجھ آ جائے گا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور معاشرے کا یہ آنلائن محبت کا پہلو !خدارا اس سے بچیں !اپنی عزتوں کو محفوظ رکھیں کسی بھی مرد پر بھروسہ کر کے اس کو اپنی ذات تک رسائی قصعاً مت دیں۔ یاد رکھیں ایک نامحرم آپ کے لیے ایک

ایسے زہریلے سانپ جیسا ہے جو کسی بھی وقت آپ کو ڈس سکتا ہے

!!!

امید ہے اس کہانی سے آپ کو کچھ سیکھنے کو ضرور ملے گا پڑھ کر اپنی رائے کا اظہار ضرور کیجیئے گا !دعاؤں میں یاد رکھیں جزاک اللہ---

❤️ رائٹر :رمنا ملک

www.novelsclubb.com